

تاریخ جنگ طرابلس مصور

﴿ حصۂ اول ﴾



جسمین جنگ طرابلس یعنی جنگ اٹلی و ترکی کے

صحیح و چشم دید واقعات ابتدائے جنگ سے

آخر مارچ سنہ ۱۹۱۲ تک

مورخانہ انداز پر قلمبند

کئے گئے ہیں





مولفہ

قاضی عبداللطیف ، ایم — اے



سابق ایڈیٹر اخبار دارالسلطنۃ کلکتہ و اردو گائیڈ

حال مترجم حبل المتین کلکتہ



مطبع حبل المتین کلکتہ

۱۳۳۰ ہجری



نقشه كل ممالك متعلقه جنگ ايتاليا و توركيه

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تاریخ جنگ طرابلس



جغرافیائی طرابلس

شمالی افریقہ میں طرابلس ترکوں کی ایک مشہور ولایت ہے جو ایک طرف مصر سے شروع ہوکر تونس کی سرحد تک جاکر ختم ہوتی ہے ۔ شمال میں بحیرہ روم واقع ہے ۔ ساحل کی لمبائی (۱۱۰۰) میل سے زاید ہوگی ۔ اس صوبہ مین پانچ ضلع ہیں ۔ طرابلس خاص ۔ بارقہ یا برقۃ الحمرا یا سرنیکا ۔ نخلستان ازلہ ۔ فیزان ۔ غدامس وغات ۔ کل رقبہ تقریباً ٤ لاکھ مربع میل اور آبادی تقریباً ۱۳ لاکھ ہے ۔ بعض خاص نخلستانی مقامات اور شاداب حصص کے ماسوا یہ ملک زیادہ تر ریگستان ہے ۔ بارقہ البتہ بہت شاداب ہے ۔ پانچ پانچ بڑے بڑے پہاڑ بھی اس ملک میں واقع ہین ۔ غات اور غدامس مین کھجور و دیگر میوہ جات بافراط پیدا ہوتے ہین ۔ طرابلس خاص ساحل بحیرۂ روم پر ایک چھوٹا سا مشرقی شہر ہے کچھہ عمارتین یوروپین وضع کی بھی تعمیر ہین ۔ بازارون مین بہت چہل پہل رہتی ہے ۔ ریشم بافی اور قالین سازی کی تجارت مختصر پیمانہ پر موجود ہے ۔ شہر خاص کی کل آبادی تقریباً ٦٠ ہزار ہے جسمین بربری ۔ عرب ۔ ترک یہودی ۔ مالطوی ۔ ایطالوی اور حبشی شامل ہین ۔ یہودی آٹھہ ہزار اور ایطالوی ایک ہزار ہین ۔ شہر میں زیادہ تر تجارت جو ۔ انڈون ۔

(۴)

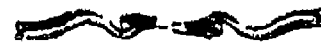
Elephant
Leath
animals

دمشقی - اسفنج - هڈیاں - چمڑا - ہاتھی دانت - شتر مرغ - بکری
Tea Sugar Rice
کا چمڑا - رنگ اور طلا کی ہوتی ہے - باہر کی اشیائے تجارت حسب ذیل
ہیں - آٹا - چاول - شکر - چاء - پارچہ - تمباکو - لوشٹ اور تانبے
کی چیزیں - یونان اور مالٹا سے اسلحہ اور باروت کا بھی لین دین بہت
ہوتا ہے - زیادہ عرصہ نہیں گزرا سلطان کی طرف سے جو گورنر
جنرل مقرر ہوتا تھا وہ دیوانی و فوجداری کے تمام اختیارات رکھتا
تھا - لیکن حال میں بعض پولیٹکل معاملات کی وجہ سے دیوانی و
فوجداری کے عہدے الگ کردیے گئے - حکومت کا طریقہ یہاں بھی
قلمرو عثمانیہ کی طرح ہے لیکن کسیقدر حکومت خود اختیاری حاصل
ہے - بن غازی یا برقۃ الحمرا کا تعلق براہ راست قسطنطنیہ سے ہے *
تاریخی طور پر طرابلس کی مخصوص کیفیت یہ ہے کہ یہ صوبہ پہلے
یونانیوں کا تھا - یونانیوں کے بعد روما والوں کے ہاتھ آیا - مختلف
حکومتوں میں آنے کے بعد ساتویں صدی عیسوی میں اسلام کے تصرف
میں آیا اور تونس کے مختلف خاندانوں کی حکومت میں رہا - سنہ
۱۲۲۱ء میں بنی حاصر نے یہاں اپنی خود مختار سلطنت قایم کی جو
سنہ ۱۴۰۱ء تک قایم رہی - تونس والوں نے پھر طرابلس کو فتح
کرلیا - سنہ ۱۵۱۰ء میں ہسپانیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ نے طرابلس پر
قبضہ کرلیا تھا لیکن سنہ ۱۵۵۳ء میں ترکوں نے اپنا قبضہ جما لیا -
سنہ ۱۷۱۴ میں احمد پاشا قرمانلی خود مختار بن گیا تھا مگر اسکے
جانشینوں نے قسطنطنیہ کی اطاعت اختیار کی - گورنمنٹ امریکہ نے اپنی
تجارت کی حفاظت کے لئے طرابلس کے پاشا کو (۸۳۰۰۰) ڈالر سالانہ
سنہ ۱۷۹۶ء سے دینے منظور کئے تھے مگر سنہ ۱۸۰۱ء میں پاشا
نے اسمیں اضافہ کی خواہش ظاہر کی مگر امریکہ نے منظور نہ کیا اور
جنگ کی نوبت پہنچی - تقریبا چار سال تک جنگ ہوتی رہی اور نتیجہ

ہ ہوا کہ امریکا کے تمام بحری سپاہی مع کمانڈر قید کر لیئے گئے۔ اسکے بعد
امن قائم ہوا اور پاشا نے (۱۲) ہزار پونڈ معاوضہ لیکر قیدیوں کو
چھوڑ دیا۔ سنہ ۱۸۳۵ء میں ترکوں نے اپنی حکومت از سرنو
مضبوطی سے طرابلس میں قائم کی اور طرابلس ترکی عثمانی کا جزو اعظم
قرار پایا۔ ۱۸۸۱ء میں جب فرانسیسیوں نے تونس پر قبضہ کرلیا تو ترکوں
نے بھی اپنی فوج طرابلس میں زیادہ کردی تھی *

****

واقعات



ایطالوی الٹیماٹوم

۲۸ - ستمبر سنه ۱۹۱۱ع کو اطالوی گورنمنٹ نے ٹرکی کو ذیل کے مضمون کا الٹیماٹوم (اتمام حجت) بہیجا --

گورنمنٹ ایطالیه نے سالہا سال سے باب عالی سے یه درخواست کی که طرابلس اور بارقه کے متعلق جو بدامنی اور غفلت ٹرکی کی طرف سے ظہور میں آئی ہے اسکا خاتمه ہو جانا چاہیے اور ان ممالک میں بہی ویسی ہی ترقی و تہذیب پہیلنی چاہیے جیسی که افریقائے شمالی کے دیگر حصوں میں موجود ہے - تہذیب و تمدن کی عام ضروریات کے باعث اسی کایاپلٹ کی ضرورت ہے اور جہاں تک اٹلی کا تعلق ہے اسکے لئے یه امر نہایت اہم ہے کیونکه ایطالوی سواحل سے ان ممالک کا فاصله بہت کم ہے *

باوجود اسکے که گورنمنٹ اٹلی نے گورنمنٹ عالیه ٹرکی کو ہمیشه مختلف پولٹیکل مسائل پر جو زمانهٔ حال میں ظہور پذیر ہوئے خیرخواہانه مدد دی ہے اور باوجودیکه اب تک گورنمنٹ اٹلی نے اعتدال اور صبر سے کام لیا ہے مگر نه صرف یه ہی که اٹلی کے خیالات کو طرابلس کے متعلق گورنمنٹ عالیه ٹرکی نے غلط سمجہا ہے بلکه ممالک طرابلس اور بارقه میں برابر ایطالیوں کے تمام تجارتی و اقتصادی

معاملات کی نسبت بہت سخت اور نامناسب مخالفت رہی ہے *

گورنمنٹ عالیۂ ترکی جو اس وقت طرابلس میں برابر ایطالویوں کے سد وجہہ سے مانع آئی ہے وقت آخر میں یہ تحریر کرتی ہے کہ وہ تمام اقتصادی امتیازات جو واجب العمل معاهدون اور ترکون کے فوائد اور مرتبہ کے موافق ہون دینے کے لئے آمادہ ہے لیکن اپنی اپنے گزشتہ تجربہ کی بنیاد پر اس امر پر مخابرات پیش کرنا چاہتی کیونکہ ان معاهدون سے آیندہ نہ لئے کوئی ضمانت نہ ہوگی بلکہ ہمیشہ کے لئے جھگڑے بکھیڑے کا موقع پیدا ہوجائیگا *

مزید برآن طرابلس اور بارقہ کے ایطالوی کونسلون نے یہ رپورٹ کی ہے کہ وہان کی حالت ایطالویون کے خلاف میں ہیجان پہیل جانیکے باعث نہایت خوفناک ہوگئی ہے اور یہ ہیجان ترکی افسرون اور دیگر حکام کے کارکنون کی طرف سے مشتعل کیا گیا ہے - اس ہیجان سے نہ صرف ایطالوی رعایا کی جان کا خوف ہوگیا ہے بلکہ دیگر ملک کے باشندون کے لئے بھی اور یہ لوگ بجا اور صحیح طور پر عجلت سے طرابلس کو چھوڑ رہے ہیں - طرابلس میں ترکون کے جنگی سامان کے پہونچ جانے سے طرابلس کی حالت اور خوفناک ہوجائیگی - اسکے قبل گورنمنٹ ترکی کو خوفناک نتایج کی اطلاع دیجا چکی ہے اور اب اس امر کی سخت ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ گورنمنٹ اٹلی ایسے خوفناک نتایج کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہوجائے *

لہذا گورنمنٹ اٹلی نے اپنے مرتبہ اور فوائد کی حفاظت کا خیال کرکے طرابلس اور بارقہ پر جنگی قبضہ کرلینے کا تصفیہ کرلیا ہے اور صرف یہی ایک ترکیب ہے جسکو اٹلی نے حل مشکلات سمجھا ہے - گورنمنٹ اٹلی یہ امید کرتی ہے کہ گورنمنٹ عالیہ ترکی اپنے نمایندون کے نام احکام اس مضمون کے صادر کریگی کہ ایطالویوں کی مخالفت کسی

قسم سے نہ کی جائے اور ضروری معاملات بغیر کسی تکلیف کے انجام
پاجائیں - اٹلی کے سفیر کبیر مقیم قسطنطنیہ کو احکام اس مضمون کے
صادر ہوئے ہیں کہ وہ گورنمنٹ عثمانیہ سے اس تحریر کی رسید سے
۲۴ گھنٹہ بعد جواب شافی طلب کرے ورنہ گورنمنٹ اٹلی مجبور ہوکر
قبضہ کرنے کی کاروائی اختیار کریگی - براہ عنایت یہ ہدایت کی جائے کہ
مذکورہ (۲۴) گھنٹہ کے اندر اس مراسلہ کا جواب ترکی سفیر مقیم روما
کے ذریعہ سے بھی ہمکو دیا جاوے *

دستخط سان گیلانو

وزیر خارجہ اٹلی

اس کا جواب حسب ذیل گورنمنٹ ترکی کی طرف سے ۲۹ ستمبر
سنہ ۱۹۱۱ء کو دیا گیا *

جواب

سفارت خانہ شاہی اٹلی کو وہ مزید دشواریاں معلوم ہیں جن
کے باعث طرابلس اور بارقہ ترقی کے فواید حاصل نہ کرسکے -
اگر معاملات کو انصافاً دیکھا جاوے تو معلوم ہوگا کہ گورنمنٹ
مشروطۂ عثمانی حکومت قدیم کے باعث جو خرابیاں پیدا ہوئیں اسکی
ذمہ دار نہیں ہے - گزشتہ ۳ سال کے واقعات کے اندر کوئی بات بابعالی
کو ایسی معلوم نہیں ہوتی جسمیں ایطالوی تجارت کے ساتھہ بارقہ اور
طرابلس مین مخالفت برتی گئی ہو - بلکہ برخلاف اسکے باب عالی نے
ہمیشہ اس امر کو مناسب سمجھا کہ اٹلی اپنے سرمایہ اور صناعی
جد و جہد سے اس ملک کی اقتصادی ترقی مین کوشاں ہو اور جب کبھی
اٹلی کی طرف سے اس امر کی تجویز پیش ہوئی ہمیشہ اسکا مناسب
لحاظ کیا گیا - سفارت خانہ اٹلی کی طرف سے جو کچھہ مطالبات اور
معاملات پیش ہوئے گورنمنٹ عثمانیہ نے اسکی نسبت ہمیشہ عمدہ سلوک
کیا ہے اور یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ ہر مرتبہ اٹلی کی خواہشات

جو قبول کی گئیں ان سے صاف طور پر یہ امر ظاہر ہوسکتا ہے کہ گورنمنٹ ٹرکی کہاں تک اتحاد و دوستی کے تعلقات کو اٹلی کے ساتھہ بڑھانا چاہتی ہے - فی الحقیقت اخیر موقع پر بھی گورنمنٹ نے جو یہ تحریر کی کہ اٹلی کو طرابلس اور بارقہ میں زیادہ اقتصادی مراعات دے جائیں یہ محض اتحاد و ارتباط جاری رکھنے کے خیال سے تھا اور یہ بھی ظاہر کر دیا گیا تھا کہ ایسے مراعات دینے میں سلطنت عثمانی اپنے مرتبہ اور اعلی منافع اور نیز معاہدات بین الدول کا خیال رکھیگی خصوص ان معاہدات کا جو سلطنت ٹرکی نے دیگر دول کے ساتھہ کئے ہیں کیونکہ محض ایک فریق کی مرضی پر معاہدہ کی بین المللی قوت برباد نہیں کی جاسکتی *

جہاں تک کہ طرابلس اور بارقہ کی نسبت امن کا تعلق ہے گورنمنٹ اٹلیہ اس معاملہ کو بہتر جان سکتی ہے اور جیسا کہ ہماری گورنمنٹ پہلے لکھہ چکی ہے طرابلس اور بارقہ میں کوئی وجہ اس امر کی پائی نہیں جاتی جس سے وہاں ایطالوی یا دیگر ممالک کی رعایا کی جان و مال کا خوف ہو - ان ممالک میں نہ صرف یہ کہ فی الحال کوئی ہیجان نہیں ہے بلکہ کسی قسم کی اشتعال انگیز جد و جہد بھی نہیں ہے اور وہاں کے عثمانی حکام کے نام امن قایم رکھنے کے احکام صادر ہوئے ہیں جو نہایت وفاداری سے اپنے فرایض کو انجام دے رہے ہیں *

جنگی سامان کے بھیجے جانے کے متعلق جو اشارہ کیا گیا ہے اسکے متعلق ٹرکی یہ بیان کرنا چاہتی ہے کہ فی الوقت ایک ہی بار سامان بھیجا گیا اور وہ بھی ۲۶ ستمبر کے مراسلہ کے کئی دن قبل - مزید براں سامان جنگ کے ساتھہ کوئی فوج نہیں بھیجی گئی اور اس سے سلطان کے دل میں سوا امن کے اور کسی چیز کا تیقن نہیں ہوسکتا *

اعلان جنگ

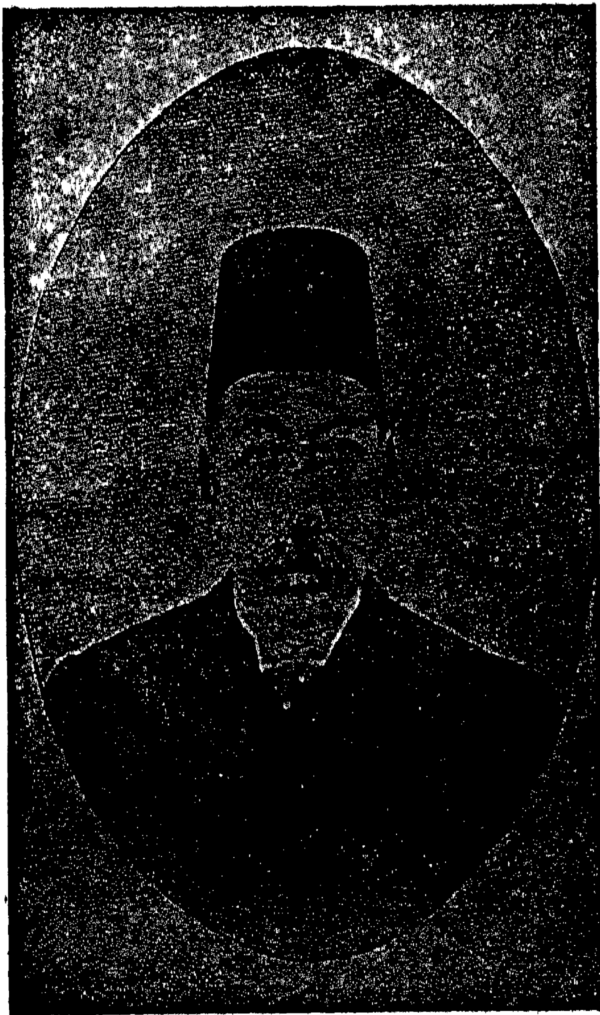
۲۹ ستمبر سنہ ۱۹۱۱ ع کو سفارت خانہ اٹلی نے ذیل کا اعلان جنگ باب عالی کو بھیجا *

حسب الامر شاہ اٹلی وزیر مختار اٹلی اس امر کا اعلان کرتا ہے کہ گورنمنٹ اٹلی نے جو مہلت باب عالی کو بعض ضروری امور کے متعلق دی تھی منقضی ہوگئی ہے اور اسکا کوئی جواب شافی گورنمنٹ ایطالیہ کے پاس نہیں پہونچا ہے - ایسے جواب کے نہ آنے سے گورنمنٹ ٹرکی کی بدنیتی یا اسکی اور اسکے حکام کی کم قوتی کی تصدیق ہوتی ہے جسکا بارہا ثبوت مل چکا ہے خصوصا طرابلس اور بارقہ میں ایطالویوں کے حقوق کے متعلق - لہذا گورنمنٹ عالیہ اپنی عزت و منافع کو اپنے حتی الوسع محفوظ رکھنے کے لئے مجبور ہوگئی ہے اور جو نتائج اس سے پیدا ہونگے وہ گویا ٹرکی حکام کی گزشتہ روش کا نتیجہ ہونگے - دوستی اور امن کے تعلقات پس ٹرکی اور اٹلی میں منقطع ہوگئے - اٹلی اسی وقت سے ترکی کے ساتھہ برسر جنگ ہے - دستخط کنندہ ذیل جناب عالی کی خدمت میں یہ اطلاع دیتا ہے کہ ترکی وزیر مختار مقیم روما کو پاسپورٹ دیدیا جائیگا اور میں بھی یہ درخواست کرتا ہوں کہ میرا پاسپورٹ بھی صادر کیا جاے - گورنمنٹ عالیۂ اٹلی نے مجھے یہ مطلع کرنے کی ہدایت کی ہے کہ عثمانی رعایا قلمرو اٹلی میں بلا خوف جان و مال و کاروبار رہ سکتی ہے *

دستخط ڈی مارٹیو

ایطالوی عذرات

اٹلی کی شکایتوں کے متعلق ۳۰ ستمبر کے لندن ٹائمس میں واقعہ موبعانہ درجہ سے یہ بیان کیا گیا ہے کہ اٹلی کی رعایا کے ساتھہ حلہ انصاف نہیں کیا جاتا بلکہ ان پر ظلم کیاجاتا ہے علاوہ خفیف اور شدید تکالیف کے اطالوی قونسل خانہ کے ملازمین کے ساتھہ چھیڑخانی کی جاتی ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایطالویوں کو بعض مخالفین نے گھیر لیا تھا - دور جدید کے قایم ہونے سے اٹلی کو بہت کچھہ امید تھی لیکن اسکی تکالیف اس عہد میں اور دونی چوگنی ہوگئیں *



اعلی حضرت خلیفة المسلمین سلطان محمد خامس

مس جولیا فرانزونی

علاوہ اسکے ایک نوجوان لڑکی مسماۃ جولیا فرانزونی جو
ترکی ریلوے کے کارخانۂ ادانہ کے کسی مزدور کی لڑکی
ہے اغوا کرکے جبراً مسلمان بنا لیگئی اور پھر ایک مسلمان
کے ساتھہ اسکی شادی کردی گئی اور ہرچند کہ لڑکی کے ماں باپ
اور دیگر غیر ایطالوی اشخاص حتی ایطالوی قونسل و سفارت خانہ
سے اعتراض کیا گیا مگر کچھہ کارگر نہ ہوا - اٹلی کی نظر میں
یہ امر اسلئے اور بھی بہت ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے بہت
سے مزدور ایشیای کوچک میں ریلوں پر کام کرنے کے لئے جلاوطن ہوتے
ہیں اور اگر اس معاملہ پر زیادہ توجہ نہ کی گئی تو اٹلی کے
مزدوروں کا ایشیای کوچک وغیرہ میں رہنا مشکل ہو جائیگا اور ایسے
ہی واقعے پھر پیش آئینگے - مزید براں بحر احمر اور طرابلس میں
اٹلی والوں کے ساتھہ دشمنی برتی جاتی ہے اور اریطیریا (افریقہ میں
اطالوی مستعمرات میں سے ہے) کے محاذی سواحل پر ترکی حکام کا
رویہ بہت سخت رہا ہے چنانچہ بطور نمونہ ایک واقعہ کا ذکر کیا
جاتا ہے - ۵ جون سنۂ ۱۹۰۹ کو ترکی توپ والی کشتی موسومۂ نور احد
نے ترکی ساحل سے (۴۰) کیلومٹر کے فاصلہ پر ایک ایطالوی سمبوق سے
(۲۳۴۰) ڈالر چھین لیا - اسیطرح جنوا نامی جہاز کو بھی ترکوں
نے گرفتار کرلیا اور اسکو حدیدہ لے گئے اور ۵ دسمبر ۱۹۱۰ کو
سمبوق موسومۂ ملما پر ترکی کمان افسر زبردستی چڑھہ آیا اور ماصوع
کے تاجروں کے خطوط کا مطالعہ کیا - اسیطرح اریطیریا کے دوسرے
سمبوقوں کے ساتھہ کاروائی کی گئی - طرابلس میں ایطالوی تجارت
و اقتدار سے مزاحمت کی جاتی ہے - ایک ایطالوی بنک یعنی (بانک
دی روما) کے ساتھہ جو طرابلس میں بعرص ترقی تجارت قائم ہوا
ہے اور جسمیں ایطالوی سرمایہ لگا ہے برابر سختیاں برتی گئی ہیں

اور ترکی حکام نے عربون کو اس بنک کے ساتھ لین دین کرنے کی ممانعت کردی تھی - آخرکار دو برس کے بعد ان دشواریون پر عبور حاصل هوا - لیکن اسکے بعد جدید والی ابراهیم پاشا نے ایطالویون کی مخالفت مین اور شدت برتی اور بتلا دیا که هماری گورنمنٹ کی پالسی هی اس قسم کی واقع هوئی هے - هر قسم کے ٹهیکه جات طرابلس مں ایطالوی باشندون کو نهین دے جاتے اور حمص بن غازی اور درنا مین ایطالوی رعایا کو زمین کی خریداری سے باز رکها جاتا هے اور جو عرب ایطالویون کے هاتهه زمین فروخت کرتا هے اسپر تشدد کیا جاتا هے اور ایطالوی محققین کو جو آثار قدیمه اور معادن کی تلاش میں جاتے هین انکے روبرو بهت دقتین حایل کی جاتی هین اور ایطالوی کارخانه جات عموماً روغن سازی اور خصوصاً ایطالوی جهازرانی کا سدباب کیا جاتا هے - اسکے علاوه ایك پادری مسمی ودرگستانو کو درنا میں قتل کردیا گیا اور ایك شخص مسمی گاسس ترستی کا بهی قتل وقوع میں آیا جسکی نسبت یه بیان کیا گیا که اسنے خودکشی کی حالانکه واقعات ما بعد اور شهادت سے ایسی کوئی بات ظاهر نهین هوئی - ایك اخبار نویس ارسب کو ترکی پولیس نے زدوکوب کی اور اسکے متعلق بهی کچهه شنوائی نهین هوئی - مزید بران ایطالویون کے خلاف من عربی اخبارات نے نهایت شد ومد سے حمله کئے هین *

نیم سرکاری طور پر ترکون کی طرف سے حسب ذیل مضمون ایك مشهور اخبار مین شایع هوا جو گویا ایطالویون کے الزامات کا جواب هے

ترکی جواب

تهوڑے عرصه سے اٹلی کے اخبارات نے دنیا کو یه دکهلانا چاها هے که قلمرو عثمانیه مین ایطالوی رعایا کے ساتهه مظالم کئے جاتے هین اور انکی کچهه شنوائی نهین هوتی - لیکن ارباب بصیرت بخوبی جانتے هین که یه سب بهانے اس امر کے لئے تراشے

گئے ہین کہ اٹلی کو طرابلس پر قبضہ کرلینے کا کوئی بہانہ ہاتھہ آئے - ایك عرصہ سے اٹلی اس فکر میں تہی کہ طرابلس میں اسے کوئی پولیٹکل حیثیت حاصل ہو مگر گورنمنٹ عثمانیہ نے اپنے مرتبہ اور فوائد کے منافی کسی قسم کا امتیاز اٹلی کو دینے سے قطعی انکار کردیا اور فی الحقیقت ٹرکی کا انکار کردینا حق بجانب ہے اسلئے کہ اٹلی کو کوئی وجہ جایز اس امر کی نہین ہوسکتی کہ طرابلس مین اٹلی کو خواہ مخواہ ایسے مراعات دئے جائین جو دوسری سلطنتون کے لئے رشك اور عداوت کا باعث ہون - حقیقت یہ معلوم ہوتی ہے کہ مراکو کے مسئلہ کا جلد تصفیہ پاجانا ایطالوی حملہ آوری کی تشویق کا باعث ہوا - کیا اٹلی میں اور کیا طرابلس مین ہر جگہ ایطالوی اخبارات و سیاسیون نے طرابلس پر نہ صرف اپنا اقتصادی بلکہ پولیٹکل حق بہی کہلم کہلا دکہلایا ہے اور ایطالوی اہل الرایون نے تو اس باب مین اپنے خیالات کے اظہار میں کچھہ کمی نہیں کی - ایسی حالت میں ٹرکی کا اٹلی کیطرف سے مشکوك اور مشوش ہونا حق بجانب کیون نہ ہو ؟ اٹلی کو اگر طرابلس مین کوئی پولیٹکل اہمیت اپنی منظور نہ تہی تو آخر اسنے کیون یہ اصرار کیا کہ طرابلس میں اسکے ساتہہ خاص اقتصادی و صنعتی مراعات کئے جائین گویا طرابلس اسکے اجارہ میں دیدیا جاے - تقریباً آٹہہ برس کا عرصہ گذرا ایطالوی سفیرکبیر متیم قسطنطیہ نے باب عالی سے اس امر کا تحریری وعدہ طلب کیا تہا کہ طرابلس مین ہر قسم کے تعمیرات عامہ کے کام صرف ایطالویون کو دیے جائین گے مگر باب عالی نے ایسے امتیازات کے دینے سے جو بمنزلہ حکومت تحت الامری کے ہو انکار کردیا اور بیشك عثمانیون کا اطالویون سے مشکوك رہنا بیوجہ نہین ہوسکتا - لیکن باوجود اسکے ٹرکی نے مساوات کا برتاؤ اٹلی کے ساتہہ نہایت دوستانہ رکہا اور یہ اسی امر سے ظاہر ہوسکتا

ھے کہ اقتصادی قسم کے تمام امتیازات اسوقت طرابلس میں ایطالویون کو دیئے جا چکے ھیں اور سب سے تازہ اور نمایاں مثال بانک دی روما کی شاخ طرابلس ھے - بات یہ ھے کہ ترکی قانون کے مطابق ایسے کارخانہ جات آراضی خرید نہیں سکتے - اس قانون کی خلاف ورزی کرنے کے لئے بانک دی روما نے یہ ترکیب اختیار کی کہ اسلے ایطالوی رعایا کو روپیہ قرض دیکر زمین خرید نے پر متوجہ کیا جو بعد میں بنک کے ھاتھہ رھن کردی جاتی تھی - اس جائداد کو بنک اپنی جائداد سمجھتا تھا - یہ الزام کہ ایطالوی تجارت کے ساتھہ رکاوٹ پیدا کی جاتی ھے بالکل غلط ھے - حقیقت یون ھے کہ ایطالوی سوائے اپنی قوم کے اور کسی قوم کی تجارت کو دیکھہ نہ سکتے تھے - کچھہ زیادہ عرصہ نہیں گذرا کہ یہ افواہ مشہور ھوئی کہ بارقہ کے معادن کی کے امتیازات ایطالویون کے علاوہ کسی اور قوم کو دے گئے ھین - اس افواہ پر اٹلی کے اخبار ٹریبونا و دیگر اخبارات نے ٹرکی کے خلاف شد و مد کے مضامین لکھے حالانکہ یہ افواہ بالکل بے بنیاد تھی - یہ بات قابل غور ھے کہ ھر طرح کے ٹھیکہ جات قریب قریب سب کے سب طرابلس میں ایطالویون ھی کو دے گئے ھین - اٹلی والے قصداً اپنا رسوخ طرابلس میں بڑھانے کے لئے اپنے نرخ و شرایط کو بہت نرم رکھتے اور اپنے فایدہ کی پروا نہیں کرتے بلکہ نقصان بھی گوارا کرتے تھے - لھذا یہ تجویز سوچی گئی کہ امتیازات کے دینے مین کم سے کم نرخ کے قبول کرنے کی پابندی نہ کی جاے - جو الزامات اٹلی کی طرف سے پیش کئے گئے ھیں وہ نامبالغہ ھین - ھر ملک میں ایسی خفیف باتیں پیش آیا ھی کرتی ھین - ایطالوی ممنوعہ چیزون کے حمل و نقل میں مصروف رھتے تھے - باب عالی نے

گئی مرشہ ایک مرکب کمیشن سے اس کی تحقیقات کئے جانے کے متعلق تحریک کی مگر خود اطالوی سپہ کبیر متیم قسطنطنیہ نے تحقیقات سے گریز کیا ۔ موثقانہ اسارات میں دیکھا گیا ھے کہ حوالہ واندرونی کے قصہ میں صرف اس قدر اصلیت ھے کہ وہ بخوشی مسلمان ھوئی اور کوئی ثبوت اس امر کا پیش نہیں کیا گیا کہ وہ اپنے ترکی شوھر یا اپنے جدید مذھب سے آزردہ ھوئی ھو *

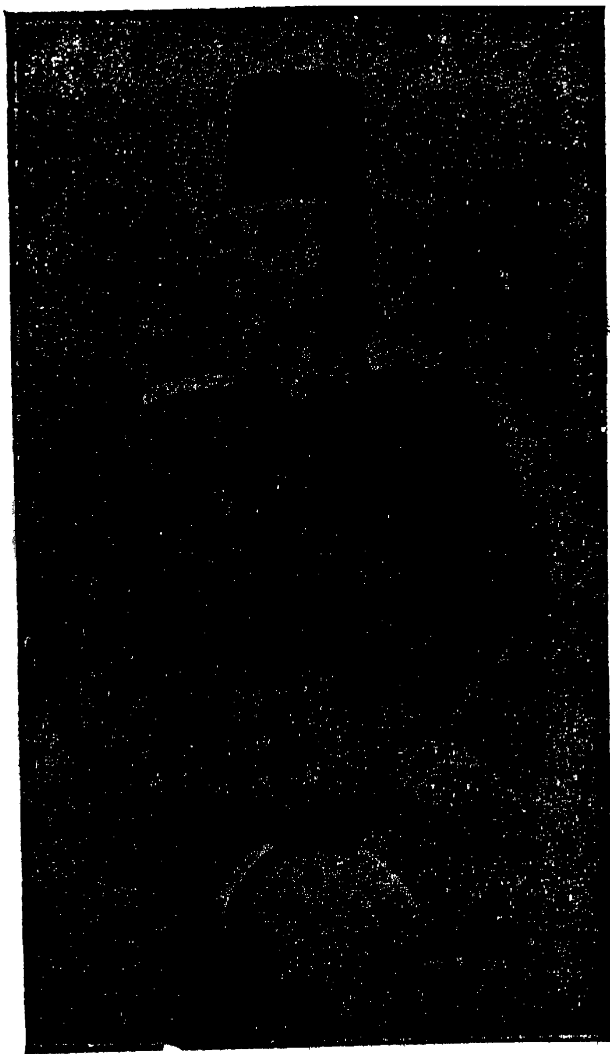
****

اگرچہ طرابلس سے ترکی فوج کا ایک بڑا حصہ یمن میں امام یحیی کے مقابلہ میں لڑنے کو روانہ کردیا گیا تھا جس سے طرابلس میں صرف دس ھزار و بروایت دیگر بیس ھزار قواعددان ترکی فوج باقی رھگئی تھی لیکن یہ خوش قسمتی تھی کہ جب یہ فوج یمن کو روانہ ھوئی تو طرابلس کے ذخائر جنگ کو اپنے ساتھ نہیں لے گئی ۔ علاوہ اسکے ترکوں نے موقع کی اھمیت سمجھکر درنا اسٹیمر میں سو سپاھی اور تیس ھزار رفلیں معہ گولی باروت وغیرہ کے بھیجدیں یہ اسٹیمر ایطالوی جہازوں کے سامنے سے گذرتا ھوا طرابلس میں لنگر انداز ھوا اور اپنے اپنا جنگی سامان اتار ھی دیا ۔ بیان کیا جاتا ھے کہ ترکوں نے اس اسٹیمر کو اس خیال سے کہ دشمنوں کے ھاتھہ میں نہ پڑے سامان جنگ اتارنے کے بعد ھی ڈبودیا اور جملہ جہازی تیر کر نکل گئے *

ایطالویوں نے اعلان جنگ کے دیتے ھی اپنے تمام جہازات سواحل عثمانی سے واپس طلب کر لئے ۔ اٹلی میں فوجوں کی نقل و حرکت پر اشتراکیوں کے جھگڑے ھوئے اور جنگ کے خلاف ھنگامے روکنے کو فلورنس میلان اور دیگر شہروں میں ایطالوی فوج تعینات کی گئی ۔ میلان مین بلوا برپا ھوگیا اور کئی سو گرفتاریاں عمل میں آئیں ۔ بعض مقامات پر تو جنگ کی اسقدر مخالفت کی گئی کہ ایطالوی فوج جب چھاؤنیوں سے جہازون پر

سوار ہونے کے لئے ریل میں جارہی تھی تو باشندے ریل کی سڑک پر لیٹ گئے تھے جنکو سواروں سے منتشر کرنا پڑا - باب عالی کی طرف سے ایک فرمان طرابلس میں عام طور پر پڑھا گیا جسمیں باشندوں کو عقلمندی اور سہولت سے کام لینے کی ہدایت کی گئی - وزیر داخلہ ٹرکی نے تمام صوبوں کے نام احکام اس مضمون کے شایع کئے کہ سلطنت عثمانیہ اپنی قومی عزت کو محفوظ رکھے گی - طرابلس سے تمام ایطالوی رعایا نکل چکی تھی اور طرابلس کے ایطالوی قونسل خانہ نے یورپیوں کو طرابلس سے چلے جانے کے لئے دو بڑے بڑے اسٹیمر رکھہ چھوڑے تھے کہ یورپین خواہ کسی قوم کا ہو اسمیں سوار ہوکر طرابلس کو چھوڑ دے *

ایطالوی الٹیماٹوم ۲۸ ستمبر کو ۲ بجکر ۳۰ منٹ پر پنجشنبہ کے دن حوسیدیوں کی ملاقات کا دن تھا دیا گیا - وزیر اعظم نے دربار برخاست کیا اور - یلدھے محل سلطانی کو گئے جہاں وزرا کا خاص مشورہ ہوا اور یہ طے پایا کہ ایطالویوں کے مطالبات ہرگز تسلیم نہ کئے جائیں اور دول یورپ کو ایک مراسلہ اسکے متعلق بھیجا جاے - ترکی وزارت مستعفی ہوگئی - سعید پاشا رئیس الوزرا مقرر ہوئے مگر محمود شوکت پاشا بدستور وزیر جنگ رہے - جب یہ افواہ مشہور ہوئی کہ طرابلس میں ترک اپنی فوج نہیں بھیج سکتے وہ اسکا بدلہ تھسلی پر قبضہ کرنے کے لے لینگے تو سفارت خانہ عثمانی لندن نے رسمی طور پر یہ ظاہر کردیا کہ سلطنت علیۂ عثمانی دیگر دول کی بد اخلاقیوں کی تقلید نہیں کرنا چاہتی - اعلان جنگ پاکر سلطنت عثمانیہ نے اٹلی کو یہ جواب دیا کہ اٹلی کی یکایک حملہ آوری پر ہمیں تعجب ہے - ہم امور متنازعہ فیہ کے تصفیہ کے لئے تیار ہیں اور جب تک معاملات طے نہ ہوں اٹلی کو جنگی کارروائی موقوف رکھنی چاہئے - ترکی نے دول یورپ سے



حضرت محمود شوکت پاشا وزیر جنگ عثمانی

مداخلت کی دوبارہ درخواست کی *

انجمن اتحاد و ترقی نے ایک اعلان نامہ اس مضمون کا شایع کیا کہ ہم زندگی کے مقابلہ میں عزت کو ترجیح دیتے ہیں اور جہاں تک ہمارے امکان میں ہے ہم دشمنون کے مقابلہ میں کوئی دقیقہ کوشش کا اٹھا نہ رکھیں گے - باشندون کو چاہئے کہ وہ ٹھنڈے دل سے رہیں اور گورنمنٹ کو ضروری کارروائی کرنے دیں اور یہ یاد رہے کہ ترک ایطالویون سے بدرجہا مہذب اور انصاف پسند ہیں - ترکون نے اعلان جنگ کے پاتے ہی اپنی سرحدون کو مضبوط کرنا شروع کیا - آس پاس کی سلطنتون کو بے چینی پیدا ہوئی مگر سرکاری طور پر انکو یقین دلایا گیا کہ یہ نقل و حرکت حفظ ما تقدم کے لحاظ سے ہے اور ترکی کسی کے ملک پر حملہ کرنا نہین چاہتی - اعلان جنگ کی خبر پاتے ہی قلمرو عثمانیہ میں ایک عام جوش پیدا ہوگیا تھا مگر حکام نے استقلال و مضبوطی سے کام لیکر باشندون کو تحمل و بردباری پر متوجہ کیا جسکا ثبوت اس امر سے بخوبی پایا جا سکتا ہے کہ اٹلی نے جب خلاف وعدہ جنگ کو طرابلس میں محدود نرکھا اور داردینلز پر حملہ کردیا اسوقت ایطالوی رعایا کو قلمرو عثمانی سے خارج کرنے کا حکم وزرا نے دیا - حالانکہ ایطالویون کے قلمرو عثمانیہ سے خارج کئے جانے کا پہلے بھی حکم صادر ہو چکا تھا مگر جرمنی کی سفارش سے حکم اخراج ملتوی رہا جرمنی نے ایطالوی رعایا کی نگرانی اپنے ذمہ لی تھی - قسطنطنیہ میں ایطالوی ڈاکخانہ پر حملہ آوری کا بہت خوف تھا مگر پولیس نے حملہ نہ ہونے دیا - ترکی پارلمنٹ کے سات معوثین جب سلطان المعظم کی خدمت مین باریاب ہوئے تو سلطان نے فرمایا کہ میں پارلمنٹ کو منعقد کرنا چاہتا تھا مگر حقی پاشا نے مخالفت کی اور پارلمنٹ منعقد نہ کیا جا سکا - مین نے تاریخ کا بہت مطالعہ کیا ہے لیکن جسطرح کہ اٹلی

نے حقوق کو پامال کرنا چاہا ہے ویسا کوئی واقعہ میری نظر سے نہیں گزرا - جب میں نے ادریانوپل و سلانیک کے قلعہ جات کا معاینہ کیا تو میری یہ خواہش ہوئی کہ تمام سلطنت میں ایسی ہی انتظام ہو لیکن افسوس ہے کہ حقی پاشا اور اسکے صلاح کاروں کی غفلت سے ایسا نہ ہو سکا اور طرابلس سے لاپروائی کی گئی *

اٹلی نے اپنے مقبوضات کے منارہ ہائے روشنی بجھا دئے اور ایساہی حکم باب عالی کی طرف سے جاری ہوا - چنانچہ درۂ دانیال بحیرۂ احمر بحیرۂ روم بحر یونان اور بحر ادریاتک کے تمام ترکی منارہ ہائے روشنی بجھا دے گئے - لندن کے سفارت خانۂ عثمانی میں والنٹیروں کی بہتیری درخواستیں آئیں - باب عالی نے از سرنو دول یورپ سے یہ خواہش کی کہ اب بھی اگر دول یورپ اس جنگ کو موقوف کرانا چاہیں تو بہت موقع ہے اور جب تک دول کی طرف سے کوئی جواب نہ آئیگا ٹرکی کی طرف سے کچھہ اقدام جنگ نہ کیا جائیگا گو اسکے اختیار کرنے کا ٹرکی کو پورا استحقاق حاصل ہوگیا ہے - باب عالی نے اسکے ساتھہ ہی تمام اخبارات کو مطلع کیا کہ جب تک آخری اپیل کا کوئی جواب نہ آئیگا اطالوی رعایا کے ساتھہ جو قلمرو عثمانیہ میں آباد ہیں کوئی کاروائی نہ کی جائیگی - انگریزی اخبارات میں اٹلی کے اس نامنصفانہ حملہ کے متعلق شدومد کے مضامین شایع ہوئے اور روس کے اخبارات نے یہ رائے دی کہ ٹرکی کی خراب بین الملی پالیسی نے اسے یورپ میں تنہا چھوڑ دیا ہے - سلطان المعظم نے بادشاہ انگلستان سے اس جنگ کے متعلق حمایت کی اپیل کی تھی جسکا جواب ملک معظم انگلستان نے یہ دیا کہ میں افسوس ہے اٹلی اور ترکی کے درمیان مداخلت نہیں کرسکتا - شہنشاہ جرمنی نے ایسے ہی تار کے جواب میں اپنی سچی دوستی اور سلطان کی وقعت کا اظہار کیا اور یہ بیان کیا کہ ہم نے اپنے سفیر

کبیر کو صلح کے متعلق ہدایت کی تھی مگر جرمنی کی تنہا کارروائی سے جسمیں دول دیگر شریک نہیں ہوئے یہ کوشش رائیگاں گئی - مسٹر سلطان المعظم کی خواہش کے مطابق دول سے بار دیگر جب موقع ہوا رفع جنگ کی تحریک کرونگا - جرمنی سفیر کبیر نے وزیر اعظم ترکی کو یہ بتلایا کہ قیصر جرمنی کی تجویز کا غالباً کوئی اثر پیدا نہ ہوگا - بقول نامہ نگار ڈیلی نیوز لندن جرمنی نے اٹلی کو دو مرتبہ سمجھایا - بار دوم بہت اصرار کیا لیکن اٹلی نے کچھ بھی سماعت نہ کی بلکہ یہ کہدیا کہ اگر پھر دخل دیا گیا تو اتحاد ثلاثہ سے اٹلی کنارہ کشی اختیار کریگی - لہذا جرمنی نے نہایت افسوس کے ساتھ بیان کردیا کہ اب صلح کی گفتگو لاحاصل ہے - دول یورپ نے اپنی بے طرفی کا اعلان کیا چنانچہ برٹش گورنمنٹ کی بے طرفی کا اعلان لندن گزٹ میں مشتہر ہوا اور گورنمنٹ ہند کی طرف سے اسی قانون کی تکرار کی گئی - اسی بے طرفی کے اعلان سے انگریزی افسر جو ترکوں کے بحری محکمہ میں تھے دارد لر میں پہونچے اور انہوں نے اطلاع دی کہ ہم سلطنت عثمانیہ کی خدمات انجام نہیں دیسکتے - یہ وہ افسر تھے جو انگریزی محکمۂ بحری سے حکومت عثمانیہ کو مستعار دے گئے تھے - اٹلی میں جنگ کی تیاریاں بڑے دھوم دھام سے ہونے لگیں اور شاہ عمانویل اٹلی نے یہ تاکید کی کہ تمام جنگی معاملات میں مجھسے ضرور مشورہ لیا جائے اور یہ جنگ اس طریقہ سے ہو کہ یورپ کی نظر میں ایطالوی سپاہ کی وقعت سما جائے - یہ تاکید غالباً اسوجہ سے ہوئی ہوگی کہ ایطالوی فوج کی وہ بدنامی جو اڈوا (حبشہ) میں ہوئی تھی جاتی رہے - دیگر دول عظمی کی دیکھا دیکھی اٹلی نے اس جنگ کے قبل افریقہ میں نوآبادیاں قایم کرنے کی بارہا کوشش کی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ باوجود بے اندازہ

اتلاف جان و ۱۶ کرڑور روپے کے خرچ کے حکومت اٹلی کو کبھی کامیابی حاصل نہین ہوئی - سب سے بڑی مصیبت اڈوا مین نازل ہوئی جبکہ اس نے اپنے ایك ناعاقبت اندیش کمانڈر کو ۲۰ ہزار فوج کی سرپرستی من شاہ میلاك کو شکست فاش دینے کے لئے روانہ کیا تھا - افواج حبشہ کی تعداد ۸۰ ہزار تھی - حبشی سپاہیون نے وہ جوہر مردانگی دکھلایا کہ اٹلی اسے نہین بھلا سکتی - اٹلی کا تمام لشکر تباہ و برباد اور تمام توپ خانہ ضایع ہوگیا تھا - ۲۰٤ افسر معہ دو جنرلون اور ٤٥٠٠ آدمی کے ہلاك اور ٤٥ افسر اور ڈیڑہ ہزار آدمی گرفتار ہوئے تھے - جب اس جنگ کا جوش اٹلی مین زور شور سے ہونے لگا تو جرمنی قونصلخانہ کے سامنے یہ نعرے لگائے جانے لگے کہ قیصر جرمنی اٹلی کا دوست ہے - کریمونا کے ایك پادری نے یہ اعلان کیا کہ تمدن کی فتح کے لئے ترکی کے ساتھہ لڑنا حق بجانب ہے - سلطان المعظم نے حکم دیا کہ تمام مساجد من ترکی فتحمندی کی دعائین مانگی جائین - ایطالوی مال کا بائیکاٹ شروع ہوگیا *

مشہور و معروف کرنل انور بے انجمن اتحاد و ترقی کے ایك رکن نے (آپ پہلے سفارت خانۂ عثمانی برلن مین اتاشہ تھے اور انقلاب کی خبر پاتے ہی برلن سے سلانیك اور وہان سے اسلامبول پہونچے تھے اور آپ گویا مشروطیت عثمانی کے پشت و پناہ ہین) ایطالویون کے مقابلہ میں کمر ہمت باندھی اور یہ اعلان کیا کہ وہ جنگ گروہ درگروہ کو ایطالوین کے مقابلہ مین جاری کرینگے - اگرچہ اسکے بعد اس خبر کی تکذیب ہوئی کہ آپ مصر ہوکر نہین گذرے لیکن بن عازی مین آپ کی موجودگی آخر کار یقین ثابت ہوئی - اٹلی نے جب اپنی فوج طرابلس من اتار دی تو اسنے اسکے ساتھہ ہی یہ اعلان کیا کہ ہم لوگ خونریزی کو طرح دینا چاہتے ہین اور طرابلس کے

معاوضہ میں ۲ ملیون اشرفی ترکون کی نذر کرتے ہیں (ایک ملیون - دس لاکھہ) اس خبر کا مشہور ہوا تھا کہ سفارت خانہ عثمانی نے حسب تلگراف ٤ - اکتوبر سرکاری طور پر یہ ظاہر کیا کہ دولت عثمانی کبھی مالی معاوضہ قبول نہ کریگی - یکم اکتوبر کو کامل ۲٤ گھنٹہ تک ممبران انجمن اتحاد و ترقی کا مشورہ ہوا اور یہ طے پایا کہ ذیل کے مضمون کا اعلان یورپ کو روانہ کیا جاے *

جنگ کے متعلق انجمن اتحاد و ترقی کا اعلان یورپ کے نام

ضروریات نے مجبور کیا ہے کہ ممبران انجمن اتحاد و ترقی، یورپ کے اون انصاف اور حریت پسندون کو جو اس رکیک و بیہودہ اور مجرمانہ حملہ پر جو مشروطیت و تمدن خواہی کے بنیادی حقوق پر ہوا ہے بے تعلق نہیں رہ سکتے مخاطب کرین • ہم لوگون کو امید ہے کہ یورپ اس معاملہ کو بنظر انصاف دیکھکر بحری دزدی کی موجودہ حرکت کو ناجائز قرار دیگا - ایسے حملون سے ہماری رعایا دور جدید سے بدظن ہوجائیگی اور پرانے دور حکومت کو سلطنت کی حفاظت کے لئے بہتر خیال کریگی - اٹلی نے اعلان جنگ کردیا ہے اور اپنے بیڑے ایسے صوبہ پر حملہ آوری کرنے کے لئے بھیجے ہین جہان کے باشندے اٹلی کی رعایا بنکر نہیں رہنا چاہتے - اعلان جنگ مین ہم پر یہ حکم نافذ کیا گیا ہے کہ محض اس لئے کہ ہماری خواہش ہے ہمارے لئے طرابلس چھوڑ دو - ایسے بڑے صوبہ پر قبضہ کرنے کا کچھہ بہانہ ہونا چاہیے چنانچہ ہم پر یہ غلط الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم انسانیت اور تہذیب وہان نہیں پھیلا سکے - اگر طرابلس مین وہ تہذیب جسکی اٹلی متمنی ہے نہین آئی ہے تو اسکا جواب صرف اسقدر کافی ہے کہ اٹلی تہذیب و شایستگی مین جرمنی اور انگلینڈ سے

مدرجها کم ہے - اگر سیبلیا پر انگلستان اسی بہانہ سے کہ وہاں تہذیب پھیلانے کی ضرورت ہے چڑھ دوڑے تو کیا سلطنت اٹلی اس عذر کو منظور کرلیگی ؟ - اور یہ عذر جو پیش کیا گیا ہے کہ یہ ملک اٹلی سے بہت قریب ہے اور یہ کہ طرابلس میں تجارتی معاملات غیر محفوظ ہیں یہ سب رکیک اور قابل مضحکہ عذرات ہیں - ہماری قوت مدافعت کو اٹلی نے بہت ناچیز سمجھا ہے - تمام سلطنت ترکی ایک دل ہوکر اس حملہ کو ناپسندیدہ خیال کرتی ہے اور جب تک کہ سابق کی سی حالت پیدا نہ ہولے وہ اپنے ہتھیار کبھی نہ ڈالیگی - ہمیں یقین ہے کہ ہمارا یہ استعانہ رایگاں نجائیگا اور یورپ تمدن اور انسانیت کا خیال کرکے اس جنگ میں ہمارا معین ہوگا - اسلئے کہ اٹلی نے ہم پر ایسا ہی اشتعال انگیز حملہ کیا ہے - اٹلی ہرچند کہ خود کو مہذب بتلاتی ہے مگر اسکے اقوال سے یہ بات پائی جاتی ہے کہ تہذیب کا کوئی عنصر اسمیں موجود نہیں *

باب دوم

جنگ کا اعلان اور حسیات مسلمانان

اعلان جنگ کی خبر پاتے ہی ہندوستان میں سب سے اول جو صدا بلند ہوئی وہ کلکتہ سے ہوئی - یعنی ایک میٹنگ نمبر ٤ مدرسہ کالج اسٹریٹ کلکتہ دفتر حبل المتین میں منعقد ہوئی جسمیں اس جنگ کے متعلق اعتراضی رزولیوشن پاس ہوئے اور انجمن ہلال احمر قائم کی گئی اسیطرح رنگون - کلکتہ - بمبئی - مدراس وغیرہ تمام مشہور شہروں میں ترکی کی ہمدردی میں جلسے ہوئے اور ترکی مجروحین کی امداد کا سلسلہ شروع ہوگیا - (اسکے مختصر حالات بطور ضمیمہ علیحدہ درج ہونگے) *

لندن میں اس جنگ کے متعلق ایک عظیم الشان اعتراضی جلسہ اوایل

آکتوبر میں منعقد ہوا - صدہا مسلمان و دیگر ہمدردان سلطنت ٹرکی شریک جلسہ تھے - لارڈ لمنگٹن سابق گورنر بمبئی نے کرسی صدارت کو زینت بخشی - رائٹ انرابل مسٹر امیر علی کا ایک خط اس جلسہ میں اس مضمون کا پڑھا گیا کہ مجھے یقین ہے کہ جب انگریزی قوم کو یہ بات معلوم ہوجائیگی کہ دنیا کے لکھوکہا مسلمان جو انگریزی رعایا ہیں سلطنت ٹرکی کی بہبودی سے دلچسپی رکھتے ہیں تو بیشك اسکی آواز انصاف اور ہمدردی کے لئے بلند ہوگی اور یہ اصرار کیا جائیگا کہ امور متنازعہ فیہ بذریعۂ ثالثی طے پائیں - لارڈ لمنگٹن نے فرمایا کہ اٹلی کی حملہ آوری نے تمام مہذب دنیا کو زلزلہ کی طرح اچانك اور غیر متوقع طور پر ہلا دیا ہے - میں اس انقلاب کے موقع پر اعتدال کلامی کی درخواست کرتا ہوں کیونکہ ترکوں نے خود اس انقلاب میں اپنے اعتدال کا نمونہ پیش کیا ہے - ہر شخص کو ٹرکی کے ایسے نازك موقع پر اسکے صبر اور مستقل مزاجی اور فیاضی کی تعریف کرنا چاہیئے - میں ہمیشہ اٹلی اور ایطالویوں کا دوست رہا ہوں اور اٹلی کے تعلقات بھی انگلستان کے ساتھہ دوستانہ رہے ہیں - لیکن جب ان واقعات پر جس کے باعث اٹلی نے یہ حرکت کی ہے غور کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے (جیسا اس ملك کے باشندوں اور انکے اخبارات نے بالاتفاق قرار دیا ہے) کہ اٹلی کے لئے کوئی وجہ معقول زبردستی کی نہیں ہو سکتی (اظہار مسرت) - یہ خیال کرنا کہ ایشیای کوچک میں کوئی مفروضہ ایطالوی لڑکی زورعلائی گئی یا یہ کہ اٹلی کی ایك کشتی جو بحیرۂ احمر میں راجایز اسلحہ کی تجارت میں مشغول تھی گرفتار کی گئی ایسے وجوہ طرابلس پر قبضہ کر لینے کے متعلق بالکل بیہودہ ہیں - ہم سے کہا جاتا ہے اٹلی کی تجارت کے ساتھہ

مزاحمت کی جاتی تھی لیکن جو کچھہ میرے سننے مین آیا ہے
وہ یہ ہی ہے کہ اٹلی کے ایک بنک کو ترکی عملداری مین سرکاری حکم
کے خلاف اراضی حاصل کرنے سے منع کیا گیا لیکن اگر حنوبی
اٹلی کی جانب توجہ کی جائے تو کیا بد امنی اور لوٹ مار کے
بہت واقعات آسانی سے نہ مل سکینگے ؟ - طرابلس مین انگریزی رعایا
اسیقدر آزاد ہے جسقدر ایطالوی - اگر واقعی کوئی شکایت کا
موقع تھا تو آخر مالٹوی نسل والون نے اب تک کوئی شکایت
کیون نہین کی - ایسی تمسخر انگیز وجہ پیش کرنے کے عوض
بہتر تھا کہ اٹلی صرف اس وجہ پر قناعت کرتی کہ طرابلس کے
حرص انگیز ساحلی مقامات پر قبضہ کرلینے کی اسکی نیت تھی اور
بس - یہ بات صاف ظاہر ہے کہ اٹلی نے بذات خود واقعات بوسینیہ
اور مراکو کو مدنظر رکھکر ایسی کارروائی اختیار کی ہے - غالبا
اٹلی نے عجلت کی ہے کیونکہ طرابلس اور تونس کی حدبندی کے
لئے عنقریب ایک کمیشن مقرر ہونے والا تھا - اٹلی کی کارروائی اسی
لئے ہوئی ہے کہ طرابلس میں ترکون کی فرمان روائی کی کہین
تصدیق نہ ہوجاے - یہ بحث کی جاتی ہے کہ انگلینڈ کو مصر پر
قابض ہوجانے کے باعث اعتراض کا کوئی حق حاصل نہین مگر
اسمین بات یہ ہے کہ مصر مین ہملوگ اسیوقت گئے جب کہ ہمکو
اس ملک کے حاکم نے بلایا تھا اور پھر یہ کہ ہملوگون نے دول
یورپ سے اس باب مین پورے طور پر مشورہ بھی کر لیا تھا
اور یہ امر عید ممکن ہے کہ نہر سویز مین جو کچھہ کہ واقع
ہو اس سے اپنی سلطنت ہند کے فواید کے خیال سے انگلستان
چشم پوشی کرلے - اگر مصر مین ہمارے قیام سے سلطنت ہند
کے فواید مدنظر نہ ہوتے تو میں ایک لمحہ کے لئے بھی یہ فرض

نہ کرنا کہ انگریزون کو مصر مین مقیم رہنا چاہیے - اٹلی کی حرکت سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ قوت بمنزلہ حق کے ہے - اگرچہ یورپ کی سلطنتون نے جنگ کی فضولی کو ثابت کرنا چاہا ہے اور یہ بھی انکو معلوم ہوگیا ہے کہ ایک ملک کے جو تعلقات دوسرے ملک کے ساتھہ ہوتے ہین انکے ٹوٹ جانے سے کہان تک مخاطرے واقع ہوتے ہیں مگر اسے مان لینا چاہئے کہ قوی ملک کمزور ملک سے فایدہ اٹھانے کا اب بھی خواہان ہے - لیکن اس نتیجہ کو ایسا نہ ہونا چاہئے کہ ہم بغیر امتحان اسکو صحیح مان لین (نعرہ ہای آفرین) - کمزور قومون کے لئے ایسا خیال کرنا بہت خطرناک ہوگا - یہ امر نہایت افسوس کا ہے کہ ایسے موقع پر جبکہ ٹرکی اپنے ملک کو مغربی ڈھنگ پر درست کررہی ہے تو اسکو حملہ پر حملہ کر کے اسطرح علیحدہ کردیا جاے کہ پھلے اکی قوت یورپ مین کم ہو اور پھر افریقہ مین بھی - میں ایک لمحہ کے لئے بھی اس بات کو یقین نہین کرتا کہ گورنمنٹ انگلستان یورپ میں امن قائم کرنے اور ٹرکی فواید کا خیال رکھنے کے لئے خاصکر ان واقعات سے کہ جس سے انگلستان کی لکھوکہا رعایا کو بہت سخت رنج پھونچا ہے متردد نہیں ہے *

میجر سید حسین بلگرامی نے گورنمنٹ ٹرکی اور ترکون کی موجودہ نازک حالت مین دلی ہمدردی کا رزولیوشن پیش کیا جسمین یہ بھی بیان کیا گیا کہ اٹلی نے اس جنگ مین قوانین بین المللی و اخلاق کو بالای طاق رکھکر فیصلۂ ثالثی کی طرف کچھہ بھی توجہ نہین کی اور یہ کہ تمام اسلامی دنیا کو اس حرکت سے سخت آزردگی پیدا ہوگئی ہے - میجر بلگرامی نے یہ بھی فرمایا کہ قانون بین المللی کا پارہ پارہ کردینا نہ صرف ٹرکی کے لئے

خرابی کا باعث ہے بلکہ تمام ممالک مشرقیہ کے لئے بھی اور کوئی یہ
نہین کہہ سکتا کہ اس مثال کی تقلید کہان جاکر ختم ہوگی - عنقریب
مشرقیون کی ایک کمیٹی اس لئے منعقد ہوگی کہ ایطالوی مال کا
بائیکاٹ نہ صرف مسلمانون میں محدود رہے بلکہ تمام مشرقی عالم
مین پھیل جاے - میجر موصوف نے جنگ کی نسبت اسطرح
بیان کیا ،، کہ گویا مرد علیل کے ترکہ کی خاطر ریل پیل ہو رہی
ہے ،، تو چارون طرف سے قطاع الطریقان قطاع الطریقان کی صدائین
بلند ہوئین - اسکے بعد خاتمۂ کلام اس فقرہ سے کیا کہ وہ
مرد علیل جسپر اٹلی نے بے سوچے سمجھے حملہ کردیا ہے کہین
اس مرد علیل کی طرح نہ ہو جائے جسکے نسبت بیان کیا جاتا
ہے کہ ایک پیر مین نقرس ہوجانے سے اسکے دوسرے پیر مین
اور زور آگیا تھا جس سے وہ بہت زور سے ٹھوکر رسید
کرتا تھا (قہقہ) - اسکے بعد مسٹر میسن ممبر پارلمنٹ نے بیان کیا
کہ لوگون کو کوئی دقیقہ کوشش کا اس امر مین فروگذاشت نہ کرنا
چاہیے کہ گورنمنٹ صلح کے لئے غور و فکر کرے - بیان کیا گیا
ہے کہ جب تاک طرابلس پر اٹلی کا قبضہ نہ ہوگا برطانیہ عظمی
بیچ بچاؤ نہ کریگی - لیکن اگر اٹلی کی طرف سے غاصبانہ کارروائی
عمل مین آتی ہے جیسا کہ ملک کے تمام باشندون کا خیال ہے
تو اسکے لئے صلح کا وقت یہی ہے (اظہار مسرت) - اسکے بعد
ڈاکٹر عبدالمجید نے ذیل کا رزولیوشن پاس کرتے وقت یہ بیان
کیا کہ ٹرکی کی دوستی سے صرف سلطنت عثمانیہ کی دوستی نہیں
بلکہ تمام مشرقی ممالک کی دوستی کا تعلق ہے * رزولیوشن - یہ
میٹنگ انگریزون کی انصاف پسندی اور نوع خواہی پر کامل بھروسہ
کرتی ہوئی اور نیز اس امر پر کہ انگلش گورنمنٹ اپنی ایک

سو ملیون (ایک ملیون - دس لاکھہ) رعایا کے مذھبی خیالات کو ملحوظ رکھتی ھے ، گورنمنٹ انگلستان سے بذریعہ وزیر خارجہ یہ استدعا کرتی ھے کہ وہ بہت جلد سلطنت ٹرکی کی بقا اور اسکی حالت اولیہ کو دوبارہ پیدا کراکر صلح کرا دے *

مشہور و معروف اخبار نویس مسٹر ھیرلڈ کاکس نے اس رزولیوشن کی تائید کرتے ھوئے بیان کیا کہ انگلستان کو اس مسئلہ کی طرف صرف اس ملک کے مادی منافع سے نہین بلکہ اس خیال سے دیکھنا چاھئے کہ اس ملک کے لئے اخلاق منافع کسقدر ھیں - ایک زمانہ تھا جبکہ اس ملک کے اھل الرائے اخلاق اصول پر بخوبی عملدر آمد کرنے میں کچھہ پس و پیش نہ کرتے تھے - کرامول کا قول ھے « ایسی جاروں سے الگ رھنا بہت گناہ ھے اور پالیسی یا طمع کے باعث اپنی آنکھیں بند کر لینا گناہ کبیرہ ھے (چیئر) - انگلستان کو بحیثیت ایک عیسائی سلطنت کے مداخلت کا استحقاق حاصل ھے اور عیسائیت کے اصول کا قائم رکھنا اسکے فرضیات میں سے ھے - میرا خیال ھے کہ خیالی طور پر جنگون کو بذریعہ فیصلۂ ثالثی موقوف کرانے کی گفتگو سے یہ بدرجہا بہتر ھے کہ ایک جنگ جو فی الحقیقت ھو رھی ھے اسکو روکا جاے - بحیثیت ایک بڑی اسلامی سلطنت ھونے کے انگلستان کو مداخلت کرنے کا اخلاقی حق حاصل ھے اور یہ اسکا فرض ھے کہ وہ اپنے اسکھوکھا مسلمانان ھند کی نظرون سے اس مسئلہ کو دیکھے - باشندگان دنیا کی حیثیت سے بھی ھم پر مداخلت فرض ھے - انگلستان کے عام قانون کا یہ منشاء ھے کہ اگر کوئی شخص کسی کو اپنی نظر کے سامنے جرم کرتا ھوا دیکھے تو اسکو روکدینے کا حق حاصل ھے - ھملوگ دنیا کے باشندے

هین اور هم دیکھه رهے هیں که ایك باشنده دوسرے باشندے کو قتل و غارت کر رها هے - جب جنگ صرف ملك گیری کی هوس سے کی جاتی هے تو یه قتل عمد کے سوا اور کچهه نہیں هے (چیرز) - بدقسمتی سے هم لوگون کی پالیسی جرمنی اور انگلستان کے درمیان رقابت مین معاوب هوگئی هے - لیکن اگر هم لوگ اس موقع پر جرمنی سے صاف صاف گفتگو کرین تو اس موقع پر جرمنی اچهل پڑیگا (چیرز) - خواه جرمنی هماری مدد کرے یا الگ رهے مگر بحیثیت ایك عیسائی اور ایك عظیم اسلامی سلطنت هونے اور نیز ایك راستباز قوم هونے کے باعث یه همارا فرض هے که هم اس شرمناك ترین قزاقی کو جو اس صدی مین واقع هورهی هے موقوف کرین (چیرز) -

مسٹر بلنٹ نے بیان کیا که محکمۂ ثالثی هیگ کے دستخط کنندگان کو نه صرف مداخلت کا حق حاصل هے بلکه انکا فریضه هے -

پروفیسر برون نے بیان کیا که اٹلی کی حمله آوری موجوده پالٹیکس کے بدترین افعال مین شمار هونے کے قابل هے اور هم لوگون کو یقین هے که انگریزی سلطنت کی مسلمان رعایا کے جذبات کا خیال ضرور ملحوظ هوگا - هر شخص کو افسوس هوگا که ایك قوم جو ملك گیری کی هوس سے علیحده رهی هو اس سے ایك حرکت اسی سال مین ظاهر هو جسمین اسنے اپنی حریت کا جشن منایا هے *

مسٹر بلنٹ نے بیان کیا که اگر انگلستان کی طرف سے مداخلت کیجائے تو جلد اور مضبوطی سے بلکه تنہا هوکر هونی چاهیے - جرمنی پر بهروسه کرنا ایسا هے گویا ٹوٹے هوئے عصا کا سہارا ڈهونڈهنا - یه ظاهر هے که اٹلی کی موجوده حرکت جرمنی کی رضامندی سے هوئی

هے اور عثمانی سلطنت کا جزیہ معاملات مراکو کے طے پاتے هی قرار پاچکا تھا - قیصر جرمن کے لئے طرابلس کے بچالینے میں مداخلت کا کوئی موقع نہیں هے سواے اسکے که آگے چلکر طرابلس پر برای نام سلطان کی شہنشاهی قرار پاکر طرابلس ایطالیوں کے قبضه میں دیدیا جاے - مصر کے محافظ هونے کی حیثیت سے انگلستان کے قومی فوائد کا اسمیں تعلق هے - طرابلس پر ایطالیوں کے قابض هو جانے سے مصر کی حفاظت مخدوش هوجائیگی - مسٹر موصوف نے یه تحریک کی که اس رزولیوشن میں یه لفظ بڑھا دیا جاے که فوراً بحیرۂ روم کے بیڑے کو حکم دیاجاے که وہ پوری قوت کے ساتھه جاکر اس حمله کو روک دے - یه تجویز قرار پائی که اس رزولیوشن کی نقلیں سر اڈورڈ گرے وزیر خارجۂ انگلستان اور وزیر اعظم ترکی کو بھیجدی جائیں *

ترکوں کی شرافت

تھوڑے هی عرصه میں جسقدر صوبے رفته رفته سلطنت ترکی سے قطع هوئے اسکی نظیر ترکی تاریخ میں نہیں ملتی لیکن یه سب دور قدیم کی خرابیاں تھیں - دور جدید میں اسٹریا نے هرزیگونیا اور بوسینیا دبالیا لیکن ترک اسکے متعلق یه کہتے هیں که یه صوبے پہلے هی سے اسٹریا کے اختیار و انتظام میں جاچکے تھے اب اگر تاوان لیکر اپنی برای نام شاهی کو هٹا نه لیا جاتا تو کیا کیا جاتا ؟ - اٹلی نے جب یه دیکھا که سارا شمالی افریقه دول یورپ کے قبضه میں آگیا هے اور صرف طرابلس هی ایک ایسا صوبه مرد علیل کی سلطنت میں باقی هے جسپر باسانی قبضه کیا جاسکتا هے تو اسنے بڑے طنطنه سے حمله کردیا - جرمنی نے هر چند بیچ بچاؤ کی کوشش کی لیکن اسمیں کامیابی نہین هوئی - پیہم اپیل کرنے کے بعد دول یورپ کو ترکوں نے پھر متوجه

گیا اور یہ بتلا دیا کہ اب بھی صلح ہو سکتی ہے لیکن دول یورپ نے کچھہ شنوائی نہ کی اور انہوں نے خاموشی ہی بہتر سمجھی - بعض اہل الرایوں نے یہ خیال دلایا کہ ٹرکی یونان کا کوئی حصہ دبا لے اور جب دول نے ضمانت ہی کو حق سمجھہ رکھا ہے تو ترک اسپر کیوں عمل در آمد نہ کریں - طرح طرح کی افواہیں جنگ کے شروع میں اسکے متعلق مشہور ہوئیں مگر ترکوں کی طرف سے جو جواب اس امر کا دیا گیا وہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے سلطنت ترکی دوسری سلطنتوں کی بد اخلاقی کی پیروی نہ کریگی - اس خیال کو انہوں نے عملا ظاہر بھی کردیا اور اس صبر و تحمل سے کام لیا کہ اطالوی رعایا کو جو کثرت سے قلمرو عثمانی میں آباد تھی اسوقت تک خارج البلاد کرنے کا حکم نافذ نہیں کیا جب تک کہ سواحل یمن و شام و درۂ دانیال پر اٹلی نے طرابلس میں شکست کھاکر گولہ باری نہیں کی - اس حکم اخراج میں جو جنگ کے کئی ماہ بعد صادر ہوا نہایت احتیاط اور تہذیب سے کام لیا گیا یعنی ۱۵ دن کی مہلت دی گئی اور ایطالوی پادریوں اور مذہبی آدمیوں ضعیفوں اور کاریگروں کو اخراج سے مستثنی قرار دیا گیا *

مشہور و مقتدر اخبارات کی رائیں

(طنین) - مسئلہ طرابلس کے چھڑ جانے سے عیسائیت و اسلام کے تعلقات کا سارا سوال پیدا ہوگیا ہے - ترکوں نے کسی کے حق کو نہیں دبایا ہے - لیکن اٹلی نے صرف اس بہانہ سے کہ جرمنی اور فرانس نے مراکش کی خود مختاری کو سلب کر لیا ہے ترکی ولایت پر قبضہ کی تیاری کردی ہے - دوستی کا یقین دلاتے دلاتے یکایک اٹلی نے دشمنانہ کارروائی اختیار کی ہے اور یہ کارروائی انسانیت اور تہذیب ملکہ قانون

بین‌المللی کے خلاف ہے ۔ ظاہر ہے کہ " انصاف " کا لفظ یورپ
میں مفقودالخبر ہے اور دول سے دوستانہ طریقہ پر معترض ہونا
بے معنی ہے ۔ معاہدات یورپ کے دستاویزات ہیں جو نفع حاصل
ہونے کے موقع پر نظر انداز کئے جاسکتے ہیں ۔ فی الحقیقت
اٹلی کی چڑھائی اسلام کے ساتھہ عیسائیت کی دشمنی کا نتیجہ ہے ۔
مگر فرانس اور انگلینڈ کے ساتھہ پرانے معاہدات ہونے کے باعث
ٹرکی کو ان دولتوں کی طرف سے اعتراض کا کوئی خوف نہین
ہے ۔ جمیع ترکی رائے کے بموجب جرمنی کی دوستی کی کچھہ
وقعت نہ کرنی چاہیے کیونکہ جرمنی اٹلی کا رفیق ہے ۔ باوجود
اسکے کہ اٹلی نے دوستی کا یقین دلایا اور سرکاری طور پر اس امر
کا بھی اعلان کیا کہ طرابلس کے متعلق کوئی دشمنانہ کارروائی
اٹلی کو مرکوز خاطر نہیں ہے لیکن اسنے عزت اور مرتبہ سے
تجاوز کر کے معمولی قزاق کی سی حرکت اختیار کی ہے ۔ ٹرکی
متفقاً و متحداً نفرت اور دشمنی سے اس ظلم کا جواب دیگی ۔
الٹیمیٹم گویا توپوں کی گرج کا پیش خیمہ ہے ۔ یہ خیال کرنا
کہ ٹرکی اپنی توہین کرالیگی غلطی ہے ۔ چاہے سلطنت مٹ
جائے لیکن ٹرکی خودکشی نہ کریگی ۔ ٹرکی کا جواب سوائے
اعلان جنگ کے اور کچھہ نہیں ہوسکتا ۔ ہرچند کہ ہماری
بحری قوت غنیم کے مقابلہ میں کم ہے لیکن پھر بھی ٹرکی اپنے
فرض میں کوتاہی نہ کریگی ۔ ہمارے طرابلسی بھائی اپنے آبائی
وطن کے لئے اپنا خون بہانے کے لئے مستعد ہیں ۔ اور انہین
یقین کرنا چاہیے کہ ہم ان کی مدد کرنے میں کسی جانفشانی
سے گریز نہ کرین گے ۔ طرابلس کے مدافعہ کا بہانہ ٹرکی کی
طرف سے چند گولون کے داغے جانے پر اور پھر اسکے بعد

صلح کر لیے پر نہ ہوگا - اسوقت سے صلح نہ ہونے والی دشمنی ترکوں اور ایطالویوں کے درمیاں پیدا ہوگئی ہے - ہم ہر ممکن ذریعہ سے انتقام لینگے اور ایک ایطالوی کا بھی چہرہ ہمارے شہروں میں دیکھنے نہ پڑیگا اور نہ ہمارے بنادر میں ایک بھی جھنڈا اسکا نظر پڑیگا - انتقام ہر خواہش پر غالب رہیگا اور انتقام ہی زندہ رہیگا اور کامیابی کا باعث ہوگا *

(صباح) - یہ بالکل غیر ممکن ہے کہ عثمانی زمین کا ایک انچہ بھی خواہ وہ یورپ میں ہو یا ایشیا میں یا افریقہ میں ہاتھہ سے دیا جاے - چاہے تمام ترکی عورتیں بیوہ ہو جائیں یا تمام ترکی بچے یتیم ہو جائیں یا کہ معاوضہ میں تمام یورپ کے جہازات زر و نقد و بیش بہا مال و اسباب سے بھرے ہوئے قسطنطنیہ میں اکر لنگر انداز نہ ہوجائیں - لیکن ایسا نہ ہونے پائیگا - اٹلی کو طرابلس میں ہماری قوت کا اندازہ نہیں ہوا ہے - علاوہ مضبوط اور مسلح فوج کے طرابلس کے تمام عربی قبایل بلکہ افریقائی صحراے عظیم کے تمام باسندوں کو عثمانی فوج میں شمار کرنا چاہیے - چشم زدن میں یہ سب کے سب اپنے وطن بلکہ اسلام کا نام محفوظ رکھنے کو جمع ہو جائیں گے *

(اللوا) - ایطالوی ترک تازی کا تسلیم کرلینا یا مالی معاوضہ کو قبول کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ بغیر کسی تاخیر یا انتظار کے ترکی کے ما بقی اعضا کو قطعہ قطعہ کردیا جاے - اس جنگ کا مشتعل کرنے والا خواہ کوئی کیوں نہ ہو لیکن یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سرزمین طرابلس کا ایک انچہ بھی اسوقت تک حاصل نہ ہوگا جب تک کہ خون کے دریا پر لاشوں کا پل بنا کر عبور نہ کیا جاے اگر ترکی و اٹلی کی جنگ میں مصری قوم بغیر کسی پس و پیش کے

اپنے تمام ذرایع سے امداد کو حاضر ھے تو اسکا یہ ھی سبب ھے کہ مصر کو خلافت سے اتحاد و تعلق ھے اور علاوہ انسانی اور مذھبی روابط کے مصر کو بخوبی معلوم ھے کہ اسکی آیندہ امیدون کا تعلق ٹرکی کی حیات و ممات پر منحصر ھے - اگر جنگ کے ممکنات پر بحث کی جائے تو ھماری رائے میں ترکون کے مدافعۂ طرابلس میں عاجز آجانے کی کوئی وجہ نہیں ھو سکتی - اگر اٹلی اپنی بحری قوت کو مجتمع کر کے سواحل طرابلس کا محاصرہ کردیگی تو بھی کچھہ پروا نہیں - طرابلس مین بہت فوج موجود ھے اور مصر ترکی کمک کے پھونچانے کے لئے مستعد اور آمادہ ھے - یورپ کی سلطنتین مصر کو ترکی شاھنشاھی سے خارج قرار نہیں دیسکتین کیونکہ مصری فوج عثمانی فوج میں محسوب کی جاتی ھے اور مصری گورنمنٹ کو اس معاملہ میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ھے - اگرچہ ھماری خدا سے یہ التجا ھے کہ جنگ کی آگ پورے طور پر مشتعل نہ ھو اور اس کی جگہ خونریزی نہ ھو لیکن اگر بدقسمتی سے اس مین رخنہ اندازی ھوئی تو ھم مصریون کا یہ خیال ھے کہ آزادی اور مردمی کی موت مرنا بہتر ھے - لہذا گورنمنٹ ٹرکی کو یہ یقین کرنا چاھئے کہ مصر کے تمام باشندے اور ساری فوج انتہائی قوت سے مرکز اسلام کی حفاظت میں اپنی جانین صرف کرنے کے لئے تیار ھے *

(امرت بازار پترکا) - اس جنگ سے ھمین مسلمانون کی وہ خدمت یاد آتی ھے جو انہون نے یورپ کے لئے کی ھے - فی الحقیقت یورپین بہت سے اپنی تہذیب کے بارہ مین مسلمانون ھی کے ممنون ھین - مسلمانون کے مقدمۃ الجیش نے جبل الطارق سے پیرنیز کی چوٹیون تک ساری سرزمین فتح کرلی - اگر وادی طورس مین مسلمانون کی پیش قدمی نہ روک دیگئی ھوتی تو یورپ مسلمان ھو گیا ھوتا - مگر خدا کی مرضی

کچھہ اور ھی تھی - پیرنیز کی حدود مین رك جانے کے باعث ایشیا اور افریقہ کے مخلوط قبایل نے فتح مدی کے اصول کو چھوڑ کر اسپین مین ایك با امن اور مستقل حکومت قایم کی - بحیثیت فاتح کے جسقدر وہ بہادر تھے اسیقدر انہیں اعتدال بھی تھا اور ان دونون صفات میں وہ جن قومون سے معرکہ آرا ھوتے تھے بڑھے چڑھے تھے - اپنے آبائی وطن سے جدا ھوکر اس سرزمین کو جو خدا نے دی تھی محبوب رکھتے تھے اور جس ملك پر حکمرانی کرتے تھے وہان کے باشندون کی بہبودی اور خوشحالی کے لئے تمام باتون کو مدنظر رکھتے تھے - اپنی سلطنت مین انہون نے عاقلانہ اور منصفانہ قوانین جاری کئے اور اسکے دوش بدوش ہون اور علوم حق زراعت فلاحت و صنعت کو ترقی دیکر ایسی عظیم الشان سلطنت قایم کی جسکی نظیر کسی گذشتہ عیسائی سلطنت مین پیش نہین کی جاسکتی - اپنی سلطنت کو تہذیب و تمدن کا مرجع بنا کر انہون نے سلطنت عرب کو مشرق مین ایك خاص شہرت دی اور مشرقی علوم مغرب میں پھیلائے - اسلامی ممالك مین عیسائی کاریگر مزید ھنر سیکھنے کے لئے چارون طرف سے جمع ھوتے تھے - طلیطلہ - قرطبہ سویل اور غرناطہ کے دار العلوم و فنون سیکھنے کے لئے لوگ جمع ھوتے تھے حتی کہ سپہ گری کے فنون سیکھنے کے لئے بھی عربون کی سلطنت مین پہونچتے تھے - عربون نے یورپینون کو کیمیا فلسفہ اور دیگر علوم سکھلائے - ھرچند کہ مسلمان نیك انصاف پسند اور بہادر تھے لیکن وہ اجنبی ملك مین تھے اور آٹھہ سو برس کی متواتر کوششون پر آخر کار یہ مسلمان مغلوب ھوئے - یورپ مین انکے کامیاب نہ ھونے کی یہی وجہ ہے کہ انہین دیگر ممالك سے مدد نہین ملی اور سمندر حایل ھونے کی وجہ سے کمك ان تك نہین پہونچ سکی - اسیطرح جو سلطنت عثمانیون نے

قسطنطنیہ میں قایم کی وہ بھی کچھہ معمولی نہ تھی - ٹرکی یورپ میں ایک بہت بڑی طاقت اور ہر عزم کے مقابلہ کے لئے آمادہ و تیار سمجھی جاتی تھی لیکن عیسائی ممالک کی عقلمندی اور ہوشیاری سے ٹرکی کو یکے بعد دیگرے افریقہ ایشیا اور یورپ میں اپنے ممالک کو ہاتھہ سے کھونا پڑا - مصر کسی زمانہ میں ٹرکی کا تھا لیکن اب اسے مصر پر کوئی قدرت باقی نہیں ہے - ایشیاے وسطی میں روس نے ایک قطعۂ عظیم ٹرکی سے حاصل کرلیا اور یورپ میں اسے سرویا ، بلغاریہ ، جبل اسود اور بوسنیہ حوالہ کردینا پڑا - اسمیں کوئی شک نہیں کہ آدھے سے کچھہ کم حصہ ٹرکی کا چھنا جا چکا ہے اور اب افریقہ میں طرابلس چھین لینے کے لئے ایطالویوں کی باری آئی ہے - فی الحقیقت یہ اس قرضہ کے ادا کرنے کا حسکے لئے یورپ کی عیسائی قومیں پیروان ہلال (مسلمان) کی زیربار تھیں ایک عجیب طریقہ ہے - لیکن یہ دنیا کا طریقہ ہے ۰۰۰ ٹرکی کے متعلق دول یورپ کا جو رویہ ہے اسپر مجوی غور کرنا چاہئے - اگر ترکی آمادۂ جنگ و پیکار ہو تو دول یورپ اعتدال کی صلاح دیتے ہیں اور اگر ٹرکی مداخلت کی اپیل کرے کہ بیچ بچاؤ کرکے با عزت صلح ہوجاے تو ٹرکی کو دریوزہگر سمجھا جاتا ہے جو در بدر بھیک مانگنے کو دوڑتا پھرتا ہو - اسوقت ایطلوی ٹرکی کے جان دشمن ہو رہے ہیں لیکن ٹرکی کو یہ لازم نہیں ہے کہ اپنے دشمنوں کو اپنے قلمرو سے خارج کرے اور یہ حکم عیسائی قوموں کا ہے - بلغاریہ کی مختصر ریاست بھی خود کو پانچوین سواروں مین سمجھتی ہے جب تو اسنے دول یورپ سے یہ استدعا کی گئی ہے کہ اڈریانوپل میں ترکوں کو فوجی جمع آوری سے روکا جاے اور وجہ یہ قرار دی گئی کہ یہ امر غیر

مناسب ہے - صرف ۲۵ برس کا عرصہ گذرتا ہے بلغاریہ پر ترکوں کی حکومت تھی - یونان بھی ابتک تعالی سے کچھ چون و چرا کر رہا ہے - شاید امر حقیقی یہ ہے کہ ترکی کے تمام یورپی دولت عثمانی سلطنت کا انہدام اطمینان دلی اور خاطر جمعی سے دیکھنا چاہتے ہین - ہمارے مسلمان بھائی خدا سے ترکی کی سلامتی کی دعائین مانگ رہے ہین اور انکی سرگرمی اور سچائی مین کلام نہیں لیکن بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا نیند کے خراٹے لے رہا ہے *

(نیشن) اگر یورپ پولٹیکل طور پر صحیح المزاج ہوتا تو اسنے طرابلس پر ایطالوی چڑھائی کے متعلق اعتراض کیا ہوتا - یہ چڑھائی عام قوانین اور عام مسلک کے خلاف ہے - ایسی حرکت ہمارے دیکھنے مین نہین آئی اور اسکے متعلق جو قبل کے واقعے بطور مثال کے بیان کئے جاتے ہین وہ اسی حرکت پر دلالت کرنے والے ہین - اسٹریا نے بوسنیہ پر قبضہ کر لیا لیکن اسنے ایک نسل تک کامیابی سے حکومت کرنے کے بعد اسکا الحاق کیا - انگلستان نے مصر پر نہ محض اپنے مالی فواید کا خیال کرکے قبضہ کر لیا ہے - فیض کی فرانسیسی مہم پر اگادیر کی دھمکی دیگئی - یہ سب کچھ صحیح ہے لیکن اٹلی کو طرابلس پر ترکی کے خلاف حملہ کرنے کی کوئی وجہ نہین ہو سکتی سواے اسکے فرانس - جرمنی اور روس ہر ایک نے اسلامی سلطنتون پر چڑھائی کی ہے - اس اصول پر جو دول کی جانب سے چین مین ظہور پذیر ہوا ہے اٹلی نے جدت بلکہ ترقی کی ہے اور وہ اصول یہ ہے کہ جب کوئی اچکا کسیکی توپلی مارے تو دوسرے کو اسکی گوٹی چرا لینے کا اور یہودی کو اسکی پگڑی چھین لینے کا حق حاصل ہو جاتا ہے - قزاقی کے ہر واقعہ کی سند پر دوسری قزاقی کی جاتی ہے اور مختلف شکارون پر سخت تر حملہ

جرمنی نے ذرا تفصیل کے ساتھہ جواب دیا ہے اور معاملات کی صورت نے جرمنی کو دونوں کا دوست دکھلانے کا بہترین موقع دیا ہے۔ اس ہوشیاری سے اس معاملہ پر راے ظاہر کی گئی ہے کہ دونوں فریق کی طرف سے قیصر جرمنی کو غالباً سچا ہمدرد سمجھا جائیگا - یہ امر قابل لحاظ ہے کہ روم میں بہت سے وطن خواہ سفارت خانۂ جرمنی کے روبرو نعرہ ہاے مسرت اس مضمون کے بلند کر رہے ہیں « کہ جرمنی اٹلی کا دوست ہے » اور کیا تعجب کہ قسطنطنیہ میں بھی ایسی تمنا ظاہر کی جاے۔ کیونکہ قیصر نے اس امر کو ظاہر کردیا ہے کہ اٹلی کے سمجھانے میں انہوں نے کہاں تک محنت کی ہے - قیصر جرمنی کا یہ کہنا کہ « جرمنی نے محنت و کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا لیکن جرمنی تنہا کی کارروائی جسمیں اور سلطنتوں کی طرف سے تائید نہیں ہوئی موثر نہیں ہوسکی » اسکا نتیجہ خواہ مخواہ یہ ہوگا کہ جرمنی اٹلی اور ترکی کا دوست سمجھا جائیگا اور دیگر سلطنتوں کو اس غیر مہذب اور بلا وجہ غارتگری کا ذمہ دار قرار دیا جایگا - جس پالیسی کا ایسا نتیجہ ہو اسکی نسبت سر ایڈورڈ گرے کو بمشکل مستحق تعریف کہا جاسکتا ہے - غلط مسلک اور بے تعلقی سے بہت نقصان پہونچ چکا ہے اور اسی نے جرمنی نفوذ و اقتدار کو قسطنطنیہ میں پیدا کردیا ہے - موجودہ معاہرات ممکن ہے اور بھی غیر فائدہ بخش ثابت ہوں کیونکہ اٹلی کی حرکت نے مسلمانان عالم کو خشمناک کردیا ہے اور ہم اس سے زیادہ اور کوئی بات نا پسندیدہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانان ہند کو یہ امر دکھلایا جاے کہ ایک دولتمدار اسلامی سلطنت پر بغیر کسی بہانہ کے غارتگری کی جا رہی ہے اور انگلستان بے تعلقی سے اس امر کو دیکھہ رہا ہے - سلطنت کا یہ کہنا بجا ہے « کہ میں نے تاریخ کا

خو پھیلایا ہے اگرچہ عام طور پر معمولی نہیں ہے لیکن بہت پھیل گیا ہے - ہر صورت میں خواہ جنگ ہو یا نہو لیکن ترکوں کا اقتدار ضرور مضمحل ہو جائیگا اور واقعی اٹلی نے اپنی آزادی کی پچاسویں سالگرہ منانے کے لئے ایک عجیب طریقہ اختیار کیا ہے کہ جدید ترکی کے پیدا ہوتے ہی اسکا گلا گھونٹ دیا جاے - اگر یورپ کی حالت اچھی ہوتی تو وہ اٹلی کو باز رکھہ سکتا تھا لیکن آج کل یورپ کی پولٹیکل تندرستی پہلے زمانہ سے بدرجہا خراب ہے - مراکو میں جوکچھہ پیش آیا ہے اسکے باعث اٹلی کی حرکت کو نظر انداز نہ کردینا چاھئے بلکہ اِسے اسکا ایک خطرناک ضمیمہ سمجھنا چاھئے - یورپی دول کے ان معمولات پر کہ وہ بیڈھب اشتہا کے باعث اپنی محافظت کے لئے دوسروں کی جائداد بانٹ لیتے ہیں یہ حرکت گویا ایک تمسخر آمیز تبصرہ ہے - مراکو کی خود مختاری زایل کرکے جنگ سے جو در گذر ہوئی اور جسپر فرانس اور جرمنی میں دوستانہ مبارکباد ہو رہی ہے اس سے اٹلی کا متاثر ہونا ایک معرکۃ الارا انصاف اسی نقطہ خیال سے کہا جا سکتا ہے - گو یورپ دو جتھوں میں منقسم ہے لیکن اگر یہ چاہتے تو اٹلی کو روک سکتے تھے - بد قسمتی سے طرابلس میں بھی پولیٹکل بھوت موجود ہے - فرانس کا اصرار طلب ترکوں کو طبعاً یہ یاد دلاتا ہے کہ اتحاد مثلث نے بوسنیہ چھنوایا اور پھر اگر اسی اتحاد سے طرابلس بھی نکل گیا تو دوبارہ ترکوں کو گناھوں کے معاف کرانے کا موقع مل جائیگا - اسی لب و لہجہ میں یہ بات سہواً بیان کی گئی ہے کہ ترکی اپیل کا جواب قسطنطنیہ کے سفارتخانہ انگریزی سے نہ دیا گیا ہے کہ بوسنیا کی تشویش کے

ہونے پر اسنے جو روش اختیار کی اسی روش پر اسے چلنا چاہئے
حقیقت یہ ہے کہ سلطنت اٹلی اپنی افریقائی پالیسی میں اتحاد
مثلث کے ممبر کی حیثیت سے کار روائی نہین کر رہی ہے -
عرصاً ۱۲ برس کا عرصہ گذرا اٹلی نے اپنے مقصد کے متعلق
فرانس سے استمزاج لے لیا تھا اور یہ منظوری سنہ ۱۹۰۲ع کے
معاہدہ میں اور بھی واضح ہوگئی تھی فرانس کے خاص حقوق
مراکو میں اور اٹلی کے حقوق خاص طرابلس میں تسلیم کئے
گئے - بیان کیا جاتا ہے کہ انگلستان کی طرف سے بھی ایسا
ہی جواب دیا گیا - لیکن اٹلی نے اپنی جنگی کارروائی کے
لئے ایسا عجیب موقع منتخب کیا ہے کہ اسپر اگر جرمنی نکتہ
چین یہ راے دیں کہ یہ کارروائی فرانس اور انگلینڈ کی
تشویق سے پیدا ہوئی تو کچھہ تعجب نہ کرنا چاہئے - ایک
نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ فرانس اٹلی کو اپنے مقصد کا آلہ
بنا کر یہ چاہتا ہے کہ سواحل طرابلس پر چڑھائی کر دینے سے
ترکی فوج بورکو سے ہٹ آئیگی کیونکہ ، روسی اور فرانسیسی
معاہدہ کے مطابق مشودہ کے بعد یہ مقام فرانسیسیون کے حلقۂ
نفوذ میں قرار دیا گیا تھا - بعض دیگر نکتہ چینون کا قول
ہے کہ انگلستان نے اس حملہ کی تشویق دی ہے کہ جرمنی اس
مقام پر سلطنت نہ کرنے پائے - نہایت بد احتیاطی سے وسٹ
منسٹر گزٹ نے اپنے ایک مضمون میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اٹلی
فوائد کا تعلق طرابلس کے الحاق کرنے یا قبضہ کرلینے میں نہین ہے
بلکہ صرف اسمیں ہے کہ اسپر کسی اور کا قبضہ نہ ہونے
پائے اور کوئی یورپی سلطنت اسکو بحری مرکز نہ بنانے پائے -
سوے ظن کو کتنا ہی کیوں نہ نکالا جاے لیکن پھر وہ

موجود ہوگی ۔ یورپ کی سلطنت سوای جرمنی کے اور کون ہو
سکتی ہے اور یہ نصیحت گویا بمنزلہ اسکے ہے کہ اٹلی ایک نہایت
بیہودہ طریقہ سے اس ملک کو بحیرۂ روم کے اگادیر سے پھانا
چاہتی ہے ۔ جیسا کہ معلوم ہوگا ان بین المللی حملات متوالیہ سے
بچنا محال ہے ۔ دنیا کے کسی حصہ میں جنگ کیون نہ ہو راے
کو گھما کر اس طرح بنا دیا جاتا ہے کہ ہم اپنے حقیقی منافع کے
محفوظ رکھنے اور اپنے دوستون کے ساتھہ اپنے صاف فرض کے ادا
کرنے میں روک دیے جاتے ہیں ۔ اٹلی کے فواید کا جہان تک
بطور خود تعلق ہے یہ حرکت قابل افسوس ہے اور اگر اٹلی کو اس
طرح پر طرابلس مل بھی جاے تو بھی اٹلی کے لئے یہ تجویز مشکوک
ہوگی ۔ تمام شمالی افریقہ کے ممالک سے طرابلس زیادہ تر اجاڑ ہے اور
اسکی ترقی میں جو کچھہ روپیہ بحالت امن و اطمینان خرچ ہوگا اس سے
بہتر اٹلی کے دیگر کامون میں اسکے وطن ہی میں صرف کیا جا سکتا
ہے ۔ وہ قوم جسکی سلطنت میں کالابرا اور اپولیا ایسے صوبے موجود
ہیں اسے تہذیب پھیلانے والے مشن کے بھیجنے کی ضرورت نہین ہے ۔
اٹلی کے گھر میں خود افریقہ موجود ہے ۔ جب تک کہ سخت اور
خوفناک جنگ کا مقابلہ نہ کیا جاے اٹلی کا طرابلس پر قبضہ کر لینا
غیر ممکن ہے ۔ طرابلس میں ترکی فوج کی نسبت مختلف روایت ہے
بعض دس ہزار بعض تیس ہزار بیان کرتے ہین ۔ یہ امر قابل غور
ہے کہ ترکون نے تمام ملک میں جبری طور پر جنگی خدمت لازمی
کردی ہے اور عربون کے تمام مرد جنگجو ہین ۔ بیان کیا گیا ہے
اٹلی نے ساٹھہ ہزار سپاہی بھیجنے کی تجویز کی ہے لیکن یہ فوج
صرف سواحل کے قصبات پر قبضہ کرسکتی ہے اور تمام ملک پر قابض
ہونیے کی قابلیت نہیں رکھتی ۔ ابتدائی کامیابی بھی مشکوک ہے اور اسکے

بعد تسکین دہ جنگ گروہ در گروہ شروع ہوجائیگی جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایطالوی فوج خرابی کے ساتھہ صدہا خفیف جنگوں اور بخار کے باعث برباد ہوجائیگی اور حال میں اٹلی نے جو اپنی مالی حالت درست کرنے کی تجویز پیش کی ہے وہ کئی نسل تک درست نہ ہوسکے گی اور جنگ کے اول ہی ماہ میں جو اٹلی کی تجارت کو نقصان پہونچیگا وہ طرابلس کی قبضہ داری سے دس سال میں بھی پورا نہ ہوگا ۔ کہا جاتا ہے کہ عموماً تمام اٹلی جنگ کی تائید میں ہے لیکن جیسا کہ ہمیشہ ہوتا آیا ہے اٹلی کے شمالی اور جنوبی حصص کے درمیان نمایاں اختلاف موجود ہے ۔ شمالی اٹلی میں بلوے ہوچکے ہیں اور صنعتی شہروں میں سپاہیوں کا ریلوے اسٹیشنوں پر پہرا قایم ہوچکا اور فوجی قانون کا اعلان ہوگیا ہے ۔ جس سڑک سے ریلوے گاڑیاں سپاہیوں کو لیکر جا رہی تھیں ان پر عورتیں اور لڑکے لیٹ گئے ۔ جنوب کی طرف سے عمدہ سپاہیوں کی امید نہیں کی جا سکتی اور یہ وہی مقام ہے جہاں جنگ کا زیادہ جوش ہے ۔ خوش قسمتی سے کوئی ثبوت اس امر کا موجود نہیں ہے کہ اس ملک (انگلستان) نے اٹلی کو اس مجنونانہ جوش کی تشویق دی ہے ۔ لیکن یہ امر واقعی خراب ہے کہ وہ اٹلی کو روکدینے کے متعلق کوئی کارروائی نہ کرتا ۔ سوال یہ ہے کہ کیا بین‌الملی دوستی ایک دوسرے کی حماقت پر خاموش رہنے تک تنزل ہوگئی ہے ؟ *

(ویسٹ منسٹر گزٹ) ۔ ہم اس امر سے خوش ہیں کہ جرمنی اخبارات نے ہمکو اس ایطالوی حرکت سے بری‌الذمہ قرار دیا ہے اور اسیطرح ہم بھی اس الزام سے کہ جرمنی نے اپنے دوست کو بہکایا اس کو بری کرتے ہیں ۔ یہ معاملہ تمام دول کے لئے اسقدر خوفناک ہے کہ کسی سلطنت نے نہ تو اسکا خیال کیا ہوگا اور

نہ اسمین شرکت جاھی ہوگی - جرمنی کو یہ خوف ھے کہ اگر اسکا دوست
روکے نہ رك سکا تو قسطنطنیہ مین جو دوستی و اعتبار اسنے نہایت
احتیاط سے حاصل کیا ھے ممکن ھے رایل ہوجاے - اسٹریا کو یہ
خوف ھے کہ کہین پھر دشواریان پیدا ہوکر ریاستہای بلقان تك
نہ پہونچ جائین - ہم (انگلستان) سب سے بڑی اسلامی سلطنت ہونے
کی حیثیت سے تمام دنیا میں ارتجاع کو محسوس کرینگے - لہذا تینون
دول (فرانس - انگلینڈ - روس) کا یہ کام ہونا چاہئے کہ وہ متفق
ہوکر جنگ کے احاطہ کو اگر جنگ ہو محدود کردین اور اسکے
ساتھہ ھی دونون فریق کو کسی نہ کسی قسم کے معاوضہ کے قبول
کرنے پر اس طریقہ سے مجبور کریں جس سے ترکوں کی عزت بچ
رھے اور انتقام کا خوف مرتفع ہوجاے - روما میں جنگ کے متعلق
ٹرکی کے خاموش رہنے کا اندازہ کیا گیا ھے لیکن ہمیں نہیں معلوم کہ
یہ خیال کس حساب پر مبنی ھے - جب تك کہ ٹرکی کے اندرونی معاملات
کے متعلق جو خبرین مشہور ہو رہی ہیں غلط ثابت نہ ہون یہ معاملہ
ضرور خطرناك ھے - ممکن ھے کہ دور جدید کے آئے یہی دوصورتیں
پیش ہوں خواہ لڑے یا حکومت سے ہاتھہ دھوئے - لیکن تسلیم
ہوجانے کی نسبت یہ امر اسکو قابل ترجیح معلوم ہوگا کہ لڑکر ہار
جانے کا فیصلہ کرے - بد قسمتی سے دول کا تعلق زیادہ تر اس
معاملہ سے ھے کہ اگر طرابلس سے مایوسی ہوئی تو ترکوں کو
اپنے مطلب کا میدان دوسری جگہ مل جائیگا - گذشتہ دس برس
سے یورپ کی حاوی سلطنتوں نے ہم سے قوت کی نصیحت کی ھے
اور سوائے جنگی تیاری اور قوت جنگ کے ہمیں اور کسی چیز کی
تلقین نہین کی گئی ھے - معاہدوں مین صرف قوتوں کی رجسٹری
ہوتی ھے اور بین الملی سرحدوں کی پاسداری اسوقت تك کیجاتی ھے

جب تک کہ مضبوط فوج اسکی نگہبان ہو *

(اسٹیٹسمین) اٹلی نے طرابلس میں جو کارروائی اختیار کی ہے وہ بجاسہ اسی ہے جیسے ایک دوست دار سلطنت پر بلا اشتعال طبع حملہ کیا جاے - بمبر درہ سے حق کے اٹلی نے اپنی فوج ترکون کے صوبون میں اتار کر قلعون کی حوالگی کا مطالبہ کیا ہے - یہ قلعے غالباً پرانے ہیں اور حال کی توپون کا مقابلہ برداشت نہین کر سکتے لیکن یہ معلوم ہوا ہے کہ ترکی کمانڈر نے طرابلس کے حوالہ کردینے سے انکار کیا ہے اور بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایطالوی قتل و غارت کا بازار گرم کرینگے - یہ بھی ممکن ہے کہ اعلان جنگ کی قلیل مدت سے فائدہ اٹھا کر اٹلی ترکون کے اس بیڑے پر جو بیروت سے داردینلز کو جا رہا ہے حملہ کر بیٹھے - اب تک ایطالویون نے اپنی مرضی کے مطابق جیسا چاہا کیا ہے مگر ایسی کار روائی عموماً ہوتی ہی ہے جب کہ ایک سلطنت جنگ کی جملہ تیاریان کر کے دوسری، ایسی سلطنت پر جسکو کچھہ بھی خبر نہ ہو اچانک طور پر بیہودہ حملہ کر بیٹھے - ترکی کی بحری قوت بالکل معمولی ہے یعنی سنہ ١٨٧٠ بلکہ اسکے قبل کے بنے ہوئے چار جنگی جہاز اور کچھہ چھوٹی چھوٹی توپین ١٣ ناٹ کی رفتار کی ہیں اور یہ سب شمار کے لایق نہین ہیں - مسعودیہ جو سنہ ١٨٧٤ ع مین سمندر مین ڈالا گیا اور جسمین دو توپیں ٢٠٩ انچ اور ١٢ توپین ٦ انچ کی ہین اور جسکی چال ١٦ ناٹ ہے کچھہ کام دیسکتا ہے لیکن ترک زیادہ تر ان دو جنگی جہازون پر بھروسہ کرتے ہیں جو جرمنی کی بحری قوت مین پہلے شمار ہوتے تھے اور نیز ایک وہ جنگی جہاز جو سنہ ١٩١٠ ع مین تعمیر ہوا - اسی سنہ مین دو زرہ پوش جہازون کی تعمیر کی فرمایش ہی دیگئی تھی مگر

اسکی تکمیل کی خبر معلوم نہوئی - خلاصہ کلام ترکون کی مجموعی قوت صرف ۳ جنگی جہازون کی ہے - بمقابلہ اسکے اٹلی کے پاس آٹھہ موجودہ طرز کے جنگی جہاز اور ۳ کہنہ ہین - کروزرون مین بہی ترک گھٹ کر ہین - اٹلی کے ۲۷ کروزرون کے مقابلہ مین ترکون کے صرف تین ہین - یہ صحیح ہے کہ عثمانیون کی بحری قوت گزشتہ دو برس سے دو انگریزی امیر البحرون اور افسرون کی ماتحتی مین درست ہوچکی ہے لیکن اصلاح سے شمار کی کمی پوری نہیں ہوسکتی اور اس امر کی امید کہ ترک کامیابی سے ایطالیون کا بحری مقابلہ کرسکیں بہت کم ہے - چونکہ اس جنگ مین زیادہ تر بحری چستی کی ضرورت ہوگی لہذا اٹلی کی اس غاصبانہ حرکت مین ترکی اس بات مین عاجز رہیگی - جب تک کافی جنگی جہازات بقابلہ جہازات کی نگرانی کو جدید فوج روانہ کی جائیگی موجود نہ ہو - ترکی طرابلس مین نہ تو اپنی فوج بہیج سکتی ہے اور نہ انتقام لینے کے لئے ایطالوی ساحل پر اپنی فوج اتار سکتی ہے - ایسی صورت مین ترکی کی فوج جو واقعی اس جنگ مین مہیب ثابت ہوسکتی ہے بالکل بیکار ثابت ہوگی - با این ہمہ ہمین یقین نہیں ہے کہ ترکی فوج اس بیہودہ غارت گری کو بلا چون و چرا تسلیم کرے - اگر کسی قسم کی کارروائی نہ کی گئی تو حکومت جدید قائم رہیگی یا نہین اسپر کوئی صحیح راے نہین دے جا سکتی - لیکن ترکی گورنمنٹ غالباً ایسی تسلیم کو گوارا نہ کریگی جس سے نہ صرف ترکی کی بلکہ خود اسلام کی بے عزتی ہو - یہ کہا نہیں جا سکتا کہ واقعی کون سی تدبیر ترکی کی طرف سے اختیار کی جائیگی - لیکن جیسا کہ مسٹر لوسین اولف (مشہور اخبار نویس و اہل الراے انگلستان) کا خیال

ھے اور قطع نظر اسکے کہ سفارت خانۂ عثمانی لندن سے اس امر کی تردید ہو چکی ھے ٹرکی کی طرف سے تھسلی پر قبضہ کر لیا جائیگا یا غالباً کوئی اور تدر کارروائی اختیار کی جائیگی جس سے یورپ مداخلت کرنے پر مجبور ہو جائیگا - لیکن شاید ایسی کارروائی کی ضرورت نہ پڑے - تمام یورپی اخبارات نے طرابلس کے ایطالوی حملہ کو عمل خود غرضی اور بحری دزدی قرار دیا ھے اور واقعی تمام مہذب دنیا کی بھی یہی رائے ہونی چاھئے - محض اس خیال سے کہ ٹرکی کی بحری قوت اٹلی کے مقابلہ میں کم ھے دول یورپ کی شان کے یہ امر خلاف ھے کہ وہ ایسی ظالمانہ کارروائی اٹلی کی جانب سے ہونے دین - بین‌المللی اخلاق کے رو سے یہ وحشیانہ اصول کہ " قوت ھی حق ھے " تسلیم نہیں ہو سکتا اور اگر اس امر کی اجازت دیجائے کہ یورپ کی ھر سلطنت اپنے ھمسایہ کی جائداد کو چرا سکتی ھے تو معمولی عقل کے نزدیک بھی یہ امر بخوبی خطرناک ثابت ہوگا - اس خطرہ کے علاوہ اسلامی تحریک بھی در پردہ موجود ھے - اسلام جیسا آج کل زیادہ متحد ہوگیا ھے ویسا کبھی پہلے نہ تھا اور یورپی سلطنتوں کی خاموشی کے باعث ایک عیسائی سلطنت کا ایک اسلامی سلطنت پر نمایان صدمہ پہونچانا تمام مسلمانون مین غصہ آمیز جذبات پیدا کریگا - ھم اس امر کے لئے کہ تمام دنیا میں مسلمانوں کے ساتھہ آزردگی کا برتاؤ کیا جائے کوئی وجہ نہیں دیکھتے - یہ خیال کہ اٹلی کو محض اسلئے کہ وہ مطیع نہ ہوگی چھیڑنا نہ چاھئے صرف پست خیالی نہیں ھے بلکہ حد درجہ کا استبداد ھے - ہیگ کی کانفرسون یا معاھدون یا جنگی تیاریون کی حد بندی کی کیا وقعت باقی رہسکتی ھے جب کہ ھر سلطنت کو جو بحری دزدی کی کارروائی اختیار کرنا مناسب سمجھے سمندرون مین بلا مزاحمت گشت کرنے کی اجازت ہو

دیجائے - یہ امر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے باز رکھنے
کے لئے بطور ابتدائی کارروائی کے دول کی ایک کانفرنس منعقد
کی جائے - اگر اس سے یا کسی اور طریقہ سے اٹلی راہ
راست پر نہیں آسکتی تو یورپ میں صلح اور جنگی مصارف
کے کم ہونے کا بہت کم قرینہ ہے - موقع تاک کر بحری دزدی
میں کامیاب ہو جانے کے باعث یورپ کا قانون بین الملل ذخیرۂ
تمسخر بن گیا ہے اور دول کے باہمی ارتباط میں اخلاق
اصول کے قایم ہونے کی جو امید ہے وہ بالکل گاوخورد
ہوجائیگی *

اگرچہ ایطالی گورنمنٹ کی چڑھائی سے بحری تجارت و
آمد و رفت جہازات کو کچھہ کم نقصان پہونچنے کا خوف نہیں
ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی کے حملۂ طرابلس کی طرح اسکے
متعلق بھی دول یورپ کو بہت کم تردد ہے — واقعی یورپی
اخلاق کے لئے یہ قابل انسوس بات ہے کہ فقط ترکی ہی کی
طرف سے امن قایم رکھنے کی صحیح اور باشعور پالیسی کا عمل
در آمد کیا جائے - بجائے اسکے کہ گورنمنٹ ترکی عجلت میں
تدابیر سخت کرتی اسنے دوبارہ دول یورپ سے مداخلت کی اپیل
کی ہے اور مدافعت کی اس کارروائی کے اختیار کو جو
اٹلی کی طرف سے اعلان جنگ ہونے کی صورت میں حق بجانب
ہے تا رسیدن جواب ملتوی کردیا ہے - علاوہ گورنمنٹ کی اپیل
کے خود سلطان ترکی نے ایک ذاتی اپیل مذریعۂ ٹیلیگراف بادشاہ
انگلستان و قیصر جرمن سے رجوع کیا - فی الحقیقت بادشاہ انگلستان
اپنے وزرا کی صلاح کے پابند ہیں اور انکا جواب اظہار تاسف
کے ساتھہ یہ ہوا ہے کہ ہم مداخلت نہیں کر سکتے - قیصر

جرمنی نے ذرا تفصیل کے ساتھہ جواب دیا ھے اور معاملات کی صورت نے جرمنی کو دونوں کا دوست دکھلانے کا بہترین موقع دیا ھے۔ اس ھوشیاری سے اس معاملہ پر راے ظاھر کی گئی ھے کہ دونوں فریق کی طرف سے قیصر جرمنی کو غالباً سچا ھمدرد سمجھا جائیگا - یہ امر قابل لحاظ ھے کہ روم میں بہت سے وطن دوست سفارت خانۂ جرمنی کے روبرو نعرہ ھاے مسرت اس مضمون کے بلند کر رھے ھیں « کہ جرمنی اٹلی کا دوست ھے » اور کیا تعجب کہ قسطنطنیہ میں بھی ایسی تمنا ظاھر کی جاے - کیونکہ قیصر نے اس امر کو ظاھر کردیا ھے کہ اٹلی کے سمجھانے میں انہوں نے کہاں تک محنت کی ھے - قیصر جرمنی کا یہ کہنا کہ « جرمنی نے محنت و کوشش کا کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کیا لیکن جرمنی تنہا کی کارروائی جب اور سلطنتوں کی طرف سے تائید نہیں ھوئی موثر نہیں ھوسکی » اسکا نتیجہ خواہ مخواہ یہ ھوگا کہ جرمنی اٹلی اور ترکی کا دوست سمجھا جائیگا اور دیگر سلطنتوں کو اس غیر مہذب اور بلا وجہ غارتگری کا ذمہ دار قرار دیا جایگا - جس پالیسی کا ایسا نتیجہ ھو اسکی نسبت سر ایڈورڈ گرے کو بمشکل مستحق تعریف کہا جاسکتا ھے - غلط مسلک اور بے تعلقی سے بہت نقصان پھونچ چکا ھے اور اسی نے جرمنی نفوذ و اقتدار کو قسطنطنیہ میں پیدا کردیا ھے - موجودہ معاملات ممکن ھے اور بھی غیر فائدہ بخش ثابت ھوں کیونکہ اٹلی کی حرکت نے مسلمانان عالم کو خشمناک کردیا ھے اور ھم اس سے زیادہ اور کوئی بات نا پسندیدہ نہیں سمجھتے کہ مسلمانان ھند کو یہ امر دکھلایا جاے کہ ایک دوستدار اسلامی سلطنت پر بغیر کسی بہانہ کے غارتگری کی جا رھی ھے اور انگلستان بے تعلقی سے اس امر کو دیکھہ رھا ھے - سلطان کا یہ کہنا بجا ھے « کہ میں نے تاریخ کا

بہت مطالعہ کیا ہے لیکن جسطرح کہ اٹلی نے عہد شکنی کی ہے
ویسا کوئی واقعہ میرے نظر سے نہیں گذرا » واقعی یہ
صحیح اور حقیقت حال ہے اور ہر ہندوستانی مسلمان کو یہ بات تعجب
سے معلوم ہوگی کہ انگلستان اقوام اصول کے اخلاق پر ایسا حملہ کئے
جانے پر کیوں خاموش رہتا ہے ۔ ان معاملات کے متعلق سر
ایڈورڈ گرے کم سے کم اپنی مداخلت نہ کرنے کی کوئی وجہ بیان
کردینگے ۔ اس واقعہ سے کہ جرمنی نے دول یورپ کی مداخلت کی
خواہش کی بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ تجویز صلح و امن نا ممکن اور
اور بیڈھب نہ تھی ۔ جرمنی سفارت خانہ خیالات کا عادی نہیں ہے
کیونکہ گورنمنٹ جرمنی یورپ کی دیگر گورنمنٹوں کی طرح دوسروں
کا ملک لے لینا اور پھر اسکے معقول وجوہ پیدا کردینا بخوبی جانتی
ہے ۔ پس اگر جرمنی کی مداخلت کو ضرورت محسوس ہوئی تو ہمیں
یقین ہے کہ اسکے لئے معقول وجوہ موجود تھیں ۔ بطور ایسے مدبر
کے جو یورپ کے امن کا ہوا خواہ ہے اور جنگ کی جگہ صلح جوئی
کے طریقوں کو استعمال میں لانا چاہتا ہے سر ایڈورڈ گرے کو
انگریزی پبلک پر یہ امر واضح کردینا چاہئے کہ انہوں نے اس
موقع پر جنگ کو کیوں ترجیح دی ۔ ہر شخص اس امر کو تسلیم
کرتا ہے کہ طرابلس میں غالباً صدیوں سے بد نظمی ہوتی آئی ہے
اور اس سے لا پروائی بڑھتی گئی ہے لیکن اسکے ساتھ ہی یہ بھی
ہر شخص کو تسلیم کرنا چاہئے کہ اب ترکوں نے اصلاح شدہ گورنمنٹ
قایم کرلی ہے اور جدید ترکی گورنمنٹ کے لئے سلطنت قلمرو کے تمام
صوبوں کو درست کرلینا بہت قبل از وقت ہے ۔ کیا ہم اس بات کو
سمجھہ لیں کہ سر ایڈورڈ گرے جدید حکومت ترکی کی دشواریوں کے
سمجھنے میں کچھہ رعایت نہیں کرنا چاہتے اور وہ ہر سلطنت کی جو

باب عالی کی بحری کمزوری سے فایدہ اٹھا کر اس کے دور و دراز صوبوں کو چھین لینا چاہتی ہے، مدد کرنے کے لئے تیار ہیں - کیا فی الحقیقت سر اڈورڈ گرے اٹلی کو اس حملہ آوری میں حق بجانب سمجھتے ہیں یا وہ اٹلی کی حرکت کو نا پسندیدہ تو قرار دیتے ہیں مگر کار روائی کرنے سے ڈرتے ہیں ؟ اگر وہ اٹلی کی حرکت کو برا سمجھتے ہیں تو یہ سمجھنا مشکل ہے کہ انہوں نے اگادیر کے قبضہ پر کیوں بے تعلقی کا اظہار نہ کیا - طرابلس کے مقابلہ میں اگادیر کوئی چیز نہیں ہے - علاوہ برین جب کہ وہ اگادیر کے معاملہ میں جرمنی کے مقابل میں لڑجانے کو تیار تھے تو وہ اب ایسے معاملہ میں جسکہ مال یغما نہ صرف ایک بندر ہے بلکہ ایک مسلم صوبہ ہے مداخلت کے کیوں روا دار نہیں ہوتے ؟ - یہ افسوس کی بات ہے کہ پارلمنٹ کی آج کل نشست نہیں ہے ورنہ انہیں مجبوراً اپنی پالیسی کے متعلق کچھہ نہ کچھہ بیان کرنا پڑتا - اسی کے ساتھہ ہی یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ اٹلی کی بیہودہ اور حریص جنگ نے انگلستان اور مشرق کے مابین تجارت کو مخاطرہ میں ڈال دیا ہے . یہ ممکن نہیں کہ ترکی بلا چون و چرا اس توہین کو برداشت کرلے - جب تک کہ کچھہ کار روائی نہ کی جائیگی ممکن ہے کہ دور جدید مخاطرہ میں آجاے اور یہ امر ممکن ہے کہ حفاظت خود اختیاری کے لئے ترکی کی طرف سے کوئی حیرت انگیز کار روائی ہونے والی ہے *

(بنگالی) - ہمیں یہ امید تھی کہ دول یورپ کی مداخلت سے اس جنگ میں وہ مرحلہ طول نہ ہوگا جسکے خاتمہ کا کوئی اندازہ نہیں کرسکتا - سلطان نے بار بار یورپی دول سے بیچ بچاؤ کی استدعا کی مگر کچھہ شنوائی نہیں ہوئی - شاہ جارج نے سلطان

کے تار کا یہ جواب دیا ہے کہ ہم مداخلت نہین کرسکتے - قیصر جرمن نے سلطانی تار کے جواب میں اپنی سچی دوستی اور سلطان کی وقعت کا اظہار کیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ ہم اپنے سفیر کبیر مقیم قسطنطنیہ کو پہلے ہی لکھہ چکے ہیں لیکن جرمنی کی تنہا کارروائی فائدہ بخش ثابت نہ ہوسکی - مگر میں دوبارہ اعلیحضرت کی خواہش کے مطابق اگر موقع نے اجازت دی بیچ بچاؤ کی تجویز پیش کرونگا - جرمنی سفیر کبیر نے وزیر اعظم ترکی کو یہ بتلادیا ہے کہ جرمنی کی کارروائی سے کوئی مفید نتیجہ نہ نکلے گا گویا یہ کہا جاسکتا ہے کہ سر دست یورپ کی بڑی بڑی سلطنتوں کی طرف سے کسی قسم کی مداخلت نہ ہوگی اور ترکی اور اٹلی کو تلوار سے فیصلہ کرلینے پر چھوڑ دیا جائیگا - اس واہیات قصیہ میں جوبات زیادہ تر خوشگوار ہے وہ یہ ہے کہ ترکی کی طرف سے اعتدال اور صلح جوئی اور امن و مصالحت کی اپیل ہوئی ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑی عیسائی سلطنت ملک گیری کی حرص میں انسانیت و خدا پرستی اور اخلاق کے تمام قانون کو پامال کر رہی ہے اور تمام متمدن دنیا کی رائے کی پروا نہیں کرتی - برخلاف اسکے ایک مشرقی قوم جو مردانہ صفات سے پر ہے اور جسکو زمانۂ گزشتہ میں بڑی بڑی فتحیں نصیب ہوئی ہیں امن پسندی اور صلح جوئی کی تمام تدابیر کو اختیار کر رہی ہے - یہ معاملہ واقعی قابل لحاظ ہے اور اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ صفات جو ایک قوم کے لئے مابۂ امتیاز و تفرمین کچھہ مغرب کے اجارہ مین نہیں بلکہ مناسب اوقات و حالات کی مناسبت سے تمام قوموں کے ورثہ میں آئی ہے - کہا جاتا ہے کہ ترکی جنگ کے لئے تیار نہین

ہے اور یہ سب کارروائیاں سیاسی طور پر اس واسطے اختیار کی گئی ہیں کہ مقابلہ کی تیاری کے لئے وقت نکل آئے - ممکن ہے یہ امر صحیح ہو یا غلط - لیکن ہمیں ایک ایسی بڑی قوم کی نسبت ایسی غلط تدبیر کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے - ٹرکی اگرچہ جنگی جوش سے بھری ہے مگر اس خیال سے جنگ سے پس و پیش کرتی ہے کہ مبادا عام طور پر آگ لگ جائے - جنگ کی موقوفی کے لئے جو کچھہ ٹرکی کے اختیار میں تھا وہ کرچکی اور اب اسکے بعد اپنی سلطنت کے بقا و حفظ ناموس کے لئے جو کچھہ بھی وہ تدابیر اختیار کرے اسمیں حق بجانب ہے - ٹرکی لیڈرون کے رویہ میں کوئی بات ایسی نہیں معلوم ہوتی کہ وہ بلا چون و چرا اپنی مملکت کو غارت ہونے دینگے - انقلاب موجودہ میں انھون نے بے نظیر استقلال و حلم سے کام لیا اور یہ اعلان کردیا ہے کہ ہم دشمن کے مقابل میں ہر وسیلہ کو اختیار کرینگے - ترک عزت کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے ہیں - تمام ایطالوی اسکول سے خارج کردئے جائینگے اور تمام ایطالوی کارخانجات کا سد باب کردیا جائیگا - اعلان میں رعایا سے یہ التجا کی گئی ہے کہ وہ خاموش رہیں اور گورنمنٹ کو ضروری تدابیر کرنے دین - انہون نے یہ بھی دکھلایا ہے کہ عثمانی ایطالویون سے کہیں متمدن اور انصاف پسند ہیں - علاوہ بر این مسلمانون کی ملیگ بڑہ رہی ہے اور ہم یہ خیال کرنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ اس جنگ سے "پان اسلامزم" کے آثار جو تمام دنیا میں نمایان ہو رہے ہین اور مضبوط ہوجائینگے - تمام اسلامی دنیا واقعات کے پیش آمد کو غور کر رہی ہے اور بر اعظم ایشیا بلکہ تمام مشرق ممالک بھی دلچسپی سے تماشائی ہین - ایرانی مسلمانان کلکتہ کی ایک پر اثر

میٹنگ سے گورنمنٹ ہند کے نام ایک تار اس مضمون کا بھیجا گیا ہے کہ "سلطنت عثمانیہ کے ٹکڑے ٹکڑے کئے جانے کے خوف سے ہم لوگون کو بہت تشویش ہے اور ہماری التجا ہے کہ انگلستان اپنی مداخلت سے جنگ کو لحاظ فواید اسلام روک دے"۔ اس معاملہ مین انگلستان کی ذمہ داری بہ نسبت دیگر یورپی دول کے زیادہ ہے۔ دنیا کو معلوم ہے کہ سنہ ۱۸۹۷ع مین جب یونان ٹرکی کے بیرون پر گر پڑا تھا اسوقت تمام دول نے یونان کی خود مختاری کو باقی رکھا۔ کیا انصاف اب اس امر کا مقتضی نہین ہے کہ ترکی ولایت پر ایک ناجایز اور غیر منصفانہ حملہ کو روکا جاے۔ لیکن نہین دول یورپ نے مداخلت سے انکار کردیا ہے اور اسکا اثر مشرقی دول پر نہایت سخت پڑا ہے۔ اس سے بین‌المللی اخلاق کا اعتبار جاتا رہا ہے اور یہ یقین پیدا ہوگیا ہے کہ ٹرکی کے آمادہ نہ ہونے اور اسکی بحری کمزوری کے باعث یہ حملہ کیا گیا ہے۔ ایسا منظر جسمین ایک بڑی یوروپی قوم ایک مشرقی قوم کے ساتھہ جو مغربی حکومت کا طرز سرعت کے ساتھہ اختیار کر رہی ہے ایسا برتاؤ کر رہی ہے اور جسے تمام یورپ بے تعلقی سے دیکھہ رہا ہے بیسویں صدی کے مشیخت آمیز اخلاق و تہذیب کے لئے یاس انگیز اور توہین آمیز ہے *

(مدراس میل) — روما مین سرکاری طورپر جنگ کا اعلان کردیا گیا ہے اور صوبۂ طرابلس کے محصور کئے جانے کی اطلاع دول یورپ کو دیدی گئی ہے۔ ایطالوی حرص کو جو سردست ایسی ظالمانہ صورت مین اختیار کی گئی ہے گذشتہ زمانہ میں کچھہ خوش بختی نصیب نہین ہوئی ہے۔ زمانہ گذشتہ کے آخری زمانہ یعنی ازمنۂ

متوسطه میں وینس نے ایک مستعمراتی سلطنت کی بنیاد ڈالی لیکن موجودہ
زمانہ کی مستعمراتی سلطنتوں کے مقابلہ میں اسکی کوئی حیثیت نہیں سمجھی
جا سکتی ہرچند کہ وہ اپنے زمانہ میں عجیب شان و شوکت رکھتی تھی -
صرف گذشتہ ایام کی یاد پر اٹلی نے نوآبادیون کی کارروائی اختیار کی
ہے - اٹلی کی مردم شماری کثیر ہے مگر باشندے مفلس ہیں اور
سال بہ سال اٹلی سے ممالک متحدہ امریکہ ، برازیل ، ارجنٹائن وغیرہ
کو ایک کثیر تعداد باشندون کی تارک الوطن ہوکر جایا کرتی ہے -
ایطالوی جرمنون کی طرح یہ بات دیکھنا نہین چاہتے کہ اپنی سلطنت
کی پولیٹکل قوت بڑھانے کی بجائے یہی باشندے دوسری ملکون
کی عظمت بڑھانے مین ممد ہون - نہ صرف جنوبی امریکہ مین
اس قسم کی کارروائی جاری ہے بلکہ اٹلی کے قریب اور ہمسایہ
ممالک مین جاری ہے - شمالی افریقہ کے فرانسوی مقبوضات مین
ایطالوی بھرے پڑے ہین - ہر چند کہ تونس فرانسیسیون کی
عملداری میں ہے لیکن ایطالوی زیادہ تر اسمین آباد ہیں اور
انکی تعداد دیگر یورپی باشندون کے مقابلہ میں پچاس فیصدی ہے -
ان ہی وجوہ سے ایطالوی سیسون مین مستعمرات یعنی نوآبادیون کا
جوش موجزن ہوا لیکن یہ جوش اس زمانہ میں پیدا ہوا جب
کہ کوئی مقام قبضہ کرنے کے لئے خالی نرہگیا تھا - اسمین شک
نہیں کہ ایطالوی بحیرۂ احمر میں اریطریا اور سمالی لینڈ کا ایک بڑا
حصہ اپنے قبضہ مین لے آئے ہیں لیکن ان ممالک سے بجائے
نفع کے نقصان پہونچتا ہے - مثلا اریطریا سے جسقدر نفع پہونچتا
ہے اسکا دو گونہ خرچ ہے جسکا نصف وہان فوج کے قایم و
برقرار رکھنے میں خرچ کرنا پڑتا ہے - اور اگر اریطریا میں ایطالویون
کا طرز حکومت منصفانہ اور کم حریصانہ ہوتا تو غالباً اس ملک

سے فائدہ حاصل ہوتا - جب اٹلی نے ماصوع پر قبضہ کرکے حبشہ
کو ساحل سے الگ کردیا تو خیال تھا کہ حبشہ والے کچھہ
مزاحمت کرینگے - ایطالوی اہالی سیاست سے حبشہ والے خوش
اور مطمئن نہ تھے - بجاے اسکے کہ ایطالوی حبشہ والوں کے
شکوک رفع کرتے انہوں نے تمام حبشہ کے فتح کر لینے کا ارادہ
کرلیا اور نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ کی نوبت ایسی آئی کہ اب تک
ایطالویوں کو اڈوا کا وہ واقعہ جس سے اسکی تمام حرص کا خاتمہ
ہوگیا فراموش نہ ہوا ہوگا - حبشہ کی فتح کا مسئلہ مستعمراتی
توسیع کا پہلا زینہ تھا اور جہاں تک حافظہ ہماری امداد کرتا ہے
اگرچہ ایطالوی وزراے فی الحقیقت اس منصوبہ کو علانیہ تسلیم نہیں
کیا لیکن اسمیں شک نہیں کہ اسکا خیال ضرور ایسا ہی تھا - یہ بھی
خیال کیا گیا تھا کہ ایطالوی نفوذ و رسوخ رفتہ رفتہ مغربی افریقہ
تک بڑھا دیا جایگا اور سلطنت ترکی کے اضمحلال سے جسکا نہ سات
آج کل کے پندرہ بیس برس قبل زیادہ خیال کیا جاتا تھا - یہ امید تھی
کہ ایطالویوں کو طرابلس مل جایگا اور پھر وہاں تسلط جماکر وہ
جنوب میں دریاچۂ شاد تک اپنا حلقۂ نفوذ بڑھا دینگے لیکن یہ
حرص پوری نہ ہوئی اور اریطیریا کی شدید پالیسی کا نتیجہ یہ ہوا کہ
اٹلی کو شکست اٹھانی پڑی - علاوہ بریں سنہ ۱۸۹۹ ع میں جو
معاہدہ فرانسیسیوں اور انگریزوں کے درمیان حلقہاے نفوذ کے تعین
کے متعلق ہوا اس سے کوئی جگہ ایسی باقی نہیں رہی جس سے
ایطالوی شمال کی طرف کچھہ بھی بڑھہ سکتے - انہیں وجوہ سے
ایطالویوں کو بحیرۂ احمر کی تنگ آرامی میں بسر کرنا پڑا جو
علاوہ مضر صحت ہونے کے اجاڑ ہے - ایطالوی ایک مختصر ریلوے
ماصوع سے اسمارہ تک بنا رہے ہیں لیکن اس نوآبادی کی تجارت

بہت مختصر ہے ۔ حبشہ کی تجارت خارجہ جو مصوع کے توسط
سے ہوتی ہے ۵ لاکھ پونڈ سالانہ سے بھی کم ہے اور جب تک حبشہ
میں کافی ترقی نہ ہونے بلکہ جب تک ایطالوی پالیسی کے گذشتہ
نقائص فراموش نہ ہوجائیں ایطالوی تجارت کی ترقی غالباً غیر ممکن
ہے ۔ ایسی حالت میں جبکہ صوبۂ اریطیریا بے خبری کی نیند میں
ہے اور اس کام کو جسکی امید تھی پورا نہ کرسکا تو ایطالوی
اہل الرایوں نے زیادہ تر اپنا خیال طرابلس کے حاصل کرلینے پر
جمایا ہے ۔ لیکن طرابلس بطور خود بہت دلچسپ نہیں ہے ۔ اسکی
پیداوار کم ہے لیکن یہ کمی اسکی حیثیت جغرافیائی سے پوری
ہوجاتی ہے ۔ اٹلی نے اپنی نوآبادیوں کے لئے اسے بہت مناسب
سمجھا ہے اور اس امر کا بھی امکان ہے کہ فیزان میں ترقی کے
آثار نمایاں ہوں ۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اریطیریا سے مایوس
اور سلطنت ترکی کے درہم برہم ہونے کے انتظار سے عاجز
آکر اپنی اسی پالیسی پر جسے اسنے گذشتہ زمانہ میں حبشہ کے
ساتھہ اختیار کیا تھا عملدرآمد کرنے والی ہے *

لیکن اگر اس کاروائی میں مداخلت نہ کی گئی تو غالباً اٹلی کو
کامیابی کا موقع مل جائیگا ۔ یہ صاف ظاہر ہے کہ اٹلی طرابلس
کا تمام راستہ اپنے جنگی جہازوں سے بند کردیگی جس سے جنگی
کمک طرابلس میں ترکوں تک نہ پہونچ سکے گی یا ترکی فوج
میں قحط نمایاں ہوجائیگا ۔ اٹلی نے یورپی معاملات کی پیچیدگی کو
پہلے سے سمجھہ لیا ہے اور وہ جانتی ہے کہ کسی طرف سے سخت
مداخلت نہ ہوگی ۔ خواہ اٹلی کا یہ خیال صحیح ہو یا غلط لیکن اٹلی
کی یہ حرکت ہرگز قابل تعریف نہیں کہی جاسکتی اور اہلِ مصر اس
پر متعجب ہونگا کہ اٹلی نے اپنی تجارتی ترقی روک کر کیوں اتنی

بڑی فوج اور اس قدر کثیر المصارف جہازات کے برقرار رکھنے کی روش اختیار کی ہے - معلوم ہوتا ہے کہ اٹلی اپنے گذشتہ زمانہ کے کارہائے نمایاں کی یاد آوری کر کے حد سے زیادہ متاثر ہوگئی ہے اور غرور نے ایطالویون سے یہ سرگرمی کی ہے کہ روما کے جانشیون کو یورپی سیاست میں معمولی حصہ نہ لینا چاہئے - لہذا اسے نہایت قوی سلطنتوں کی تقلید میں جہازات و اسلحہ کی مضبوطی میں ایسا اضافہ کیا ہے جسکے مصارف اٹلی سے دولت مند تر سلطنین آسانی سے برداشت نہیں کر سکتیں - اس تقلید سے گویا اٹلی اپنی دولت کی ترقی کا سد باب کیا ہے جس پر انٹلی عظمت کا انحصار ہے - ایك بہت بڑے مصر کا قول ہے کہ اٹلی کے لئے یہ ہی مناسب تھا کہ وہ بالکل اقتصادی معاملات مین خود کو محدود رکھتی - اگر اٹلی کی فوج اور اسکے جہازات اچھے ہوتے تو وہ اتحاد ثلاثہ میں شامل نہ ہوتی بلکہ برخلاف اسکے وہ نہایت آسانی سے اس دولت کے ساتھہ معاہدات مین شامل ہوسکتی تھی جس سے کہ اسپر حملہ کئے جانیکا خوف ہوتا - یہ صحیح ہے کہ ایسی حالت میں دول یورپ کے مشورہ میں اسکی رائے کی کوئی وقعت نہ ہوتی لیکن سوال یہ ہے کہ اس جنگی چستی سے اسنے کیا فائدہ اٹھایا ہے اٹلی کچھ ایسا دولت مند ملك بھی نہیں ہے اور جنگی اخراجات کے اضافہ سے یقیناً وہ آیندہ دولت مند نہ ہوگا - اگر اٹلی کا منتہائی خواب صحیح نکلے تو بھی وہ مفتوحہ ملك کی ترقی کے لئے سرمایہ نہین لگا سکتی اور نتیجہ یہ ہوگا کہ مقروض خزانہ پر اور زیادہ بار پڑیگا - الغرض اٹلی کی پولیٹکل بداخلاقی کے علاوہ اس حرکت سے کوئی پایدار نفع اسے حاصل نہ ہوگا اور یہ اس لئے قابل تعریف ہے کہ اس سے تمام مشرقی مسلمانوں میں بدگمانی پیدا ہوجائیگی اور کیا

مجب کہ مشرق قریبہ میں آگ لگ جائے۔ آسٹریا نے جب بوسینیہ
اور ہرسک (ہرز گوونیا) پر قبضہ کرلیا تو بہتیروں کو یہ امر معلوم
ہوگیا کہ ملکداری میں اخلاق لحاظ کا کچھ خیال نہین کیا جاتا ہے
لیکن اٹلی کی حرکت طرابلس کے متعلق اس بین‌المللی قزاقی سے کہیں
بڑھگئی ہے۔ اٹلی نے ترکی کے برخلاف یکایک لڑائی شروع کردی ہے اور
اسکی حمایت میں خفیف سی خفیف وجہ جایز پیش نہین کی گئی ہے۔ یہ
حرکت گویا پولیٹکل اس‌الوقتی کی ہوئی ہے جس میں تمام قومی اخلاق کو
پامال کر کے مادی خیالات سے کام لیا گیا ہے۔ ہم یورپ کی دیگر
سلطنتوں کو بھی زیادہ تر ذمہ دار قرار دیتے ہین۔ چاہے دول
یورپ نے اسکی تائید نہ کی ہو لیکن اسمیں شك نہیں ہے کہ مخالفت
کا ذرا سا بھی خیال دول کی طرف سے ظاہر نہیں کیا گیا ہے۔ ترکی
گویا بالکل سب سے الگ ہے اور اسکی استدعا پر کسی نے اسی لئے شنوائی
نہین کی کہ کسی کو ترکی کے بحال رکھنے میں کچھ دلچسپی نہیں ہے۔
معلوم ہوتا روس اٹلی کی اس حرکت کو بالکل بے تعلقی سے دیکھتا
ہے۔ روس کو کیا پڑی ہے کہ وہ اس سلطنت کے قایم رکھنے میں
مدد کرے جسکے برہم ہوجانے سے پہلے اسکو فایدہ پہونچ چکا
ہے۔ آسٹریا کو بھی مداخلت نہ کرنے کے قوی وجوہ میں کیونکہ
اٹلی آسٹریا کی تقلید کررہا ہے اور جب آسٹریا نے بوسنیا اور ہرسك
کا الحاق کیا تو آسٹریا نے صاف طورپر کہدیا تھا کہ اگر اسکا معاوضہ
اٹلی کہین الگ حاصل کرے تو آسٹریا کو کچھ عذر نہ ہوگا —
فرانس نے بھی معاہدہ کے ذریعہ سے طرابلس کے متعلق اٹلی کو
آزادی دے رکھی ہے۔ جرمنی کے فونڈ دورخے ہین۔ چونکہ جرمنی
ترکی کو اپنا علانیہ دوست بتلاتی ہے لهذا وہ کھلم کھلا اٹلی کی مدد نہیں
کرنا چاہتی بلکہ برخلاف اسکے وہ اٹلی کی اس حرکت کو گویا سراکش

مین فرانسیسی اقتدار کا مصلح سمجھتی ہے - صرف ٹرکی کو انگلستان سے امداد کی امید ہوسکتی ہے لیکن بظاہر انگلستان سے کامیابی نہین ہوئی ہے اور اب کہا جاسکتا ہے کہ گویا ٹرکی بے یار و مددگار ہے -

رایٹ انرمل مسٹر امیر علی کی راے

رایٹ انرمل مسٹر امیر علی کا لندن ٹائمس میں ایک مراسلہ اس مضمون کا شایع ہوا ہے - « میں مسلمان اور عیسائیون کے درمیان موانست پیدا کرانے مین بہت دلچسپی رکھتا ہون لیکن اٹلی نے طرابلس پر جو حملہ آوری کا ارادہ کیا ہے اس سے بہت برے نتایج پیدا ہونگے اور دونون قومون میں اتحاد و مسالمت کی کارروائی صدیون کے لئے دور جا پڑیگی - میری راے میں اٹلی نے اس جنگ سے تساون اور اقوام کی جنگ کے پیدا کردینے کا احتمال دیا ہے - اور یہ کہ مین تمام امن و صلح کے محبان سے یہ اپیل کرتا ہون کہ ایک بڑی نام عیسائی سلطنت کی طرف سے قوانین بین المللی کے خلاف ایسے ارتکاب شدید کے عمل مین آنے پر اعتراض کیا جانے » - واسٹ منسٹر گزٹ نے اپنے ایڈیٹوریل ارٹیکل میں مسٹر امیر علی کی راے سے اتفاق کیا اور یہ لکھا کہ دول کے لئے مناسب ہے کہ اس جنگ کو محدود رکھیں اور طرابلس مین کم سے کم ترکی جھنڈے کو بچالین اور یہ کہ ہر جگہ جہان ترکی فوائد کو نقصان پہونچے اسکی حفاظت مین کوشان ہون *





ترکی فوج پرہوزہ میں دشمنوں کی نگرانی کے لئے خیمہ زن ہے

باب سوم

جنگ کی ابتدا

قبل اسکے کہ ایطالوی جہازات طرابلس پہونچیں ڈوک آف آبروزی نے ساحل اڈریاٹک میں بمقام (سان جوانی) ترکوں پر حملہ کرنا چاہا ترکی فوج پہلے سے تیار اور مسلح موجود تھی چنانچہ ساحل پرہوزا پر جیسا کہ تصویر سے ظاہر ہے کیسی مستعدی سے جیمہ زن ہوکر مقابلہ کے لئے احتیاطاً تیار ہے - قسطنطنیہ سے سرکاری طورپر (سان جوانی) کی لڑائی کا حال یہ شایع ہوا کہ اٹلی کے دو جہاز آسٹروی اور ترکی جہازات کے سراغ میں تھے کہ ترکی موج نے اپر فیر کیا اور اٹلی کی ایك کشتی کو جسمیں ایك افسر اور ۵ بحری سپاہی تھے ڈبودیا - اسپر اٹلی والوں نے (سان جوانی) پر گولہ باری کی جس سے ترکی گورنمنٹ کی عمارتوں کو خفیف صدمہ پہونچا اور ایك افسر زخمی ہوا - جب طرابلس مین ایطالوی فوج داخل ہوگئی تو باب عالی نے پھر دول یورپ کی توجہ جدید موقع کی طرف منعطف کرائی - باب عالی نے دول یورپ سے اٹلی کے فوائد کی خاطر نشینی اور عثمانی حقوق کی نگہداشت پر غور کرنے کا اصرار کیا - اسپر اخبار طنین نے جو انجمن اتحاد و ترقی کی زبان ہے یہ لکھا کہ ترکی کا بار بار دول یورپ سے استدعا کرنا گویا در بدر بھیکھ مانگنا ہے - اس سے زیادہ مناسب طریقہ تو یہ ہوگا کہ اس مضمون کے اشتہارات آویزاں کرادیے جائیں کہ مملکت عثمانی مین زمین فروخت کے لئے موجود ہے - قسطنطنیہ مین عام طور پر انجمن اتحاد و ترقی کے ساتھہ ہمدردی بڑھگئی اور جمعہ کو سلطان کے حکم سے

ترکی کی فتح و نصرت کی دعائیں تمام مساجد میں مانگی گئیں
جس کی تقلید قریب قریب کل اسلامی ممالک میں ہوئی - ایطالوی
فوج جب طرابلس کو اٹلی سے روانہ ہونے لگی تو یہ بات یاد
رکھنے کے قابل ہے بہت سے باشندے خودکشی کے لئے ان ریل گاڑیوں
کی سڑک پر لیٹ گئے تھے جس راستہ سے ایطالوی فوج مقام جنگ
کو روانہ ہورہی تھی - میلان میں ہنگامۂ عظیم برپا ہوا اور بہت
سی گرفتاریاں عمل میں آئیں - اٹلی میں جہاں لوگ جنگ کے خلاف
تھے وہاں ایک تعداد جنگ کے موافق بھی تھی - کریمونا کے ایک
بڑے پادری نے یہ مشتہر کیا کہ تمدن کی فتح مندی کے لئے
ترکوں سے لڑنا پسندیدہ ہے - ۵ اکتوبر کو اٹلی نے طرابلس
کے قلعۂ سلطانیہ پر اپنا جھنڈا نصب کیا - ۱۶ اکتوبر بروز
جمعہ ایطالوی مال کا بائیکاٹ شروع ہوگیا - امام یحیی کے
ساتھ صلح کر لینے پر تمام فوج جو یمن میں تھی قسطنطنیہ
کو بلا لی گئی اور یہ اعلان کیا گیا کہ اٹلی والوں کو
جو خاص حقوق حاصل تھے وہ مسترد کئے گئے اور اسکے
مقدمے معمولی قانون کے مطابق فیصل ہونگے - طرابلس پر قبضہ
کرتے ہی ایطالویوں نے امیر البحر بوراڈلو کو گورنر طرابلس
مقرر کردیا اور مارشل لا جاری ہو گیا - عہدۂ وزارت خارجہ
عثمانی رشید پاشا سفیر کبیر مقیم دربار آسٹریا کو عطا ہونے لگا
مگر انہوں نے جب انکار کیا تو عاصم بے وزیر مقیم صوفیہ
کے سپرد کیا گیا - سالونیکا کی انجمن اتحاد و ترقی نے اندرونی
انتظام کے لئے مناسیر و دیگر مقامات میں سامان جنگ روانہ کیا *

جنگی کارروائیاں

اعلان جنگ کی خبر منیر پاشا گورنر طرابلس کو
پہلے ہی قسطنطنیہ سے مل چکی تھی ۲۹ - ستمبر
کو ایطالوی جہاز کے دو ڈویژن ساحل طرابلس سے

کچھہ دور آگے نظر پڑے - منیر پاشا ایك مرد معمر اور غالبا پرانے اسکول کے اہل سیاست طرابلس میں تھے - نشأت بے نے جو پرانے افسر تھے یہ دیکھکر کہ طرابلس خاص مین ایطالویون کے مقابلہ مین جمکر بحری توپون کا مقابلہ کرنا کچھہ فایدہ مند نہ ہوگا - انہون نے قلعۂ سلطانیہ اور حمیدیہ کو تمام ذخائر جنگ سے خالی کردیا - یہ بیان کردینا ضروری ہے کہ اگرچہ حقی پاشا کی راے سے یمن مین امام یحیی سے لڑنے کو فوج پہلے ہی روانہ ہو چکی تھی لیکن بہت سا ذخیرۂ اسلحہ و سامان جنگ طرابلس کے قلعہ جات مین موجود تھا اور واقعی یہ بہت خوش نصیبی ہوئی کہ فوج جب یمن کو گئی تو وہ ان ذخائر کو اپنے ساتھہ نہین لیگئی - علاوہ اسکے ڈرنا جہاز نے بھی احتیاطاً اسلحہ طرابلس مین اتار دیے تھے - نشأت بے نے بہت سے اونٹ بیگار مین پکڑ کر سب سامان نخلستان مین یعنی شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ہٹاکر اتار کرنا شروع کیا اور پانچہزار فوج کے لئے ۳ ماہ کے واسطے سامان رسد جمع کرلیا نیز جسقدر مجاہدین مل سکے انکو وردی اور اسلحہ سے اراستہ کیا - ترکون نے جاہات بوملیا پر اپنا ہڈکواٹر بنالیا اور یہان ایطالویون کے خشکی پر آنے کے منتظر رہے - ترکی فوج کے شہر چھوڑ دینے سے شہری باشندون مین ہلچل اور تشویش پیدا ہوگئی اور لوگون مین بھگدر مچی - نشأت بے نے یہ حکم صادر کیا کہ کوئی ملکی سواے ایطالویون کے طرابلس سے جانے نہ پائے - ۳۰ ستمبر اور ۲ اکتوبر کے درمیان ترکون نے طرابلس خاص کے قلعون کو خالی کردیا اور اس وجہ سے کہ دشمن کو حفاظت کا موقع بنابنایا نہ ملے مورچون اور دمدمون کو مسمار کردیا - سب کے بعد ترکون کا قومی نشان یعنی ہلال

بھی قلعوں سے اتار کر فرودگاہ ۰م پھونچا دیا گیا - کچھ ہ من چلے سپاہی محض اسلئے رهگئے تھے کہ وہ ایطالویوں کی گولہ باریوں کا جواب دیں تا یہ نہ معلوم ہو کہ طرابلس میں ترکی فوج بلا چون و چرا تسلیم ہوگئی - قلعۂ سلطانیہ پرانی وضع کا قلعہ تھا جسمیں کرپ کی پرانی توپیں چڑھی تھیں *

۳ - اکتوبر کو امیرالبحر فاراولی نے جسکے کمان میں دو بحری ڈویزن تھے طرابلس پر گولہ باری شروع کی - چند ترکی سپاہیوں نے جو ایطالویوں کو مزاحمت کی خبر سنانے کے لئے رہ گئے تھے اپنے ناموس کے خیال سے خاطر خواہ دیر کئے یا یوں کہئے کہ ایطالوی توپوں کا جواب دیا - لیکن وہ تو مقابلہ نہ تھا جیسا کہ ایک چشم دید نامہ نگار بیان کرتا ہے - چند ترکی سپاهیوں نے غیرت کے مارے ترکی جھنڈے کے نیچے جان دیدینا بہ نسبت گریز کرنے کے اپنی عزت کا موجب سمجھا - جب قلعوں سے توپوں کی آواز نہ آئی تو ایطالوی بیڑہ نے اپنی فوج اتارنی شروع کی اور مغربی ساحل پر ۳ اکتوبر کو ایک بحری بریگیڈ جسمیں ۱۸۰۰ ایطالوی سپاہی تھے اترا اور ان سپاهیوں نے خالی شدہ بارکوں اور قلعوں پر قبضہ کرنا شروع کیا - اسی درمیان میں صحرا کی طرف سے ایطالویوں پر ترکوں کے اس ریر گارڈ نے دیر کئے جسکو نشات بک نے نہایت مستعدی سے اپنے کام پر لگا رکھا تھا - ایک هفتہ تک تمام بحری جہازات طرابلس کے اردگرد خاموش کھڑے رہے - جب ایطالویوں کو یہ معلوم ہوا کہ ترکوں نے شہر چھوڑ دیا ہے اور وہ عنقریب بڑھ کر حملہ آور ہونگے تو ایطالوی فوج کو بہت تشویش ہوئی - ۸ اکتوبر کو امیرالبحر نے بحری تار کے ذریعہ سے مدد طلب کی اور دو تیز رفتار جہاز نمبر ۱۱



طرابلس مین ترکی فوج کی قواعد

برسا گلمری اور نمبر ٤ پیدل لیکر پلس سے روانه هوگئے - ١٢ اکتوبر کو ایطالویون کی تمام بحری قوت طرابلس کے شهری باشدون پر اثر اور رعب جمانے کو موجود هوگئی اور فوج اترنی شروع هوئی - اگرچه ایطالوی آسان فتح کے جوش و خروش میں بهادر معلوم هوتے تھے لیکن اسکی صورتوں سے یه معلوم هوتا تها که وه جس جنگ کے لئے طرابلس میں آئے هین اسکے لئے وه پیدا نهین کئے گئے - جنرل کنیوا دو پهر کے قریب اترا اور اسکے اترنے پر بڑے ترك و احتشام سے کام لیا گیا - جهاز اراسته کیے گئے اور توپون کی سلامی هونے لگی - کنیوا چهوٹے قد کا آدمی مگر مضبوط ھے - اسکی صورت و شکل سے حاکمانه اثر بالکل پایا نہین جاتا - اسکی پالیسی همیشه اس جنگ میں بالکل دور بیٹھکر احکام صادر کرنے کی رهی ھے اور جب تك کنیوا کی کمان رهی اسنے دستخط کرنے اور احکام صادر کرنے کے سوا فی الحقیقت ذاتی طور پر جنگی اقدام نهین کیا - ایطالوی فوج اترنے کو تو اتر پڑی لیکن اسکو یه معلوم نه تها که ملك کا انتظام کیونکر کرنا چاهیے - کنیوا کے اسٹاف کا یه خیال تها که اعلانات کا شایع کیا جانا کافی ھے - اشتهارات میں عربون کو ترکون کا مخالف سمجھکر یه لکھا گیا تها که ترك همارے اور تمهارے دونون کے دشمن هین - ایطالویون نے حسن قرمانلی نام ایك شخص کو جو خاندان قرمانلی سے اور ایطالویون کا طرف دار تها اور بقول نامه نگار جنگ اپنی روح و جسم کو ایطالویون کے هاتهه بیچ چکا تها شهر کا نایب گورنر مقرر کیا - حسن قرمانلی کے غلط بیانات پر روما کو عربون کے تسخیر اور مطیع هو جانے کے امید افزا تار روانه کئے گئے اور پهر

وہاں سے وخریہ سارے جہان میں تقسیم کئے گئے - یہاں یہ بیان کر دینا بے موقع نہ ہوگا کہ حسن قرمانلی اس خاندان سے ہے جو کسی زمانہ میں طرابلس پر حکمران تھا - اسی قوم فروش کا ایك لڑکا ترکون کے ساتھہ تھا جو ایطالویوں کے مقابلہ میں نہایت بہادری سے لڑتا رہا - بیان کیا جاتا ہے حسن قرمانلی نے اپنے بیٹے کو لکھا کہ تم ناحق ترکون کے ساتھہ حیران ہو رہے ہو میرے پاس چلے آؤ میں تم کو یہان عمدہ عہدہ دلوا دونگا - بیٹے نے جواب دیا انشاءالله اپنے رسالہ کے ساتھہ طرابلس کو بہت جلد آتا ہون اور جس شخص کو مین اول قتل کرونگا وہ تم ہی ہوگے - باپ ایسا صاف جواب پاکر چپ ہو رہا - افسوس ہے کہ یہ بہادر لڑکا کچہہ عرصہ بخار مین مبتلا رہکر جان بحق تسلیم ہو گیا - بعض عربی اخبارات سے معلوم ہوا تھا کہ جب ترکون نے طرابلس پر پہلی بار قبضہ کر لیا تو حسن قرمانلی گرفتار کر لیا گیا تھا لیکن پھر اسکی تصدیق نہین ہوئی - ایطالویون کو چند ہی روز طرابلس مین آئے گذرے تھے کہ حسن قرمانلی و دیگر ہوا خواہان کی رپورٹین اس مضمون کی پیش ہونا شروع ہوئیں کہ ترکون کے پاس کچہہ سامان رسد نہیں وہ بہت جلد گرسنگی میں مبتلا ہوکر تاب مقاومت نہ لاسکین گے - روم میں خوشیان منائی جانے لگین اور چند یہودی نما عربون و طرابلس کے دیگر بازاری آدمیون کے رو برو شاہ اٹلی کا مشہور کاغذی الحاق نامہ طرابلس پڑھکر سنایا گیا - جنرل کنیوا نے یہ فرمان پڑھا اور گویا فرمان کے پڑھتے ہی الحاق ہوگیا - ایطالویون نے جب یہ دیکھا کہ طرابلس خاص میں ہماری فوج نہایت آسانی سے اتر پڑی تو انکو یہ ہوس دامنگیر ہوئی کہ طرابلس کے دیگر بنادر میں بھی لشکر

ھاتھون فوج اتاردی جاے - چنانچہ صوبۂ برقۃ الحمرا (سرنیکا)
میں ایطالوی فوج طرابلس کے انداز پر جہازوں کی آڑ میں اتاری
گئی اور وھاں کے پرانے ترکی قلعوں پر گولوں کے مینہ سے اپنی
بہادری کا پیغام نام دنیا کو پہونچایا گیا - تبروک اور بن غازی
میں ایطالویوں کے پہلے پہل اترنے پر مزاحمت نہیں ھوئی - لیکن
بعد میں بن غازی و درنہ میں سخت معرکے ھوتے اور ترکوں
اور عربوں نے ایسا جم کر مقابلہ کیا کہ اطالویوں کے دانت کھٹے
ھوگئے - ایطالویوں نے جنگ کی خبروں کی روک تھام شروع کی
لیکن باوجود اسکے بہت کچھہ خبریں نکل ھی پڑیں - ایطالویوں
نے جہاں طرابلس کی چڑھائی میں اخلاق بین المللی و معاھدات کو پس
پشت ڈالدیا وھاں انہوں نے حالات جنگ کے صحیح صحیح منتشر نہ کئے
جانے میں سلاطین کے تمام حقوق کو بھی پامال کردیا - سچی خبروں
کے شائع کرنے کے محض جرم پر نامہ نگاروں کو نکال دیا گیا
اور ایسا قدغن کیا کہ کئی معزز اخبارات کے نامہ نگار
سے عاجز ھو کر واپس چلے آئے - اگرچہ ابتدا میں ترکوں
کی فوج بہت قلیل تھی لیکن انہوں سے اپنے عرب مجاھدین کو
لڑائی کے لئے اسطرح مرتب اور آمادہ کیا کہ ایطالویوں کو بار
بار اپنے جہازات سے کمک اور مدد لینی پڑی - بلکہ حقیقت یہ
ہے کہ اگر جہازوں کی پناہ نہ ھوتی تو ایطالویوں کے قدم ھمیشہ
کے لئے اکھڑ جاتے - اتفاق یا غیبی امداد کہئیے عین حملہ کے
وقت سمندر میں طوفان آجانے کے باعث ایطالوی فوج اتر نہ سکی
ترکوں نے ایطالویوں کو اس موقع پر ایسا دھر لیا کہ
پانچسو ایطالویوں کو نیست و نابود کردیا - ابتدا ھی سے ایطالویوں
کو برابر ناکامیابی ھوتی آئی - انکا خیال تھا کہ وہ بیروت

اور دارڈنیلز کے ترکی بیڑہ کو تباہ و برباد کردیں گے - انکا یہ بھی خیال تھا کہ اعراب کی طرف سے قصبۂ طرابلس مین مخالفت نہ ہوگی اور یہ کہ جب طرابلس پر قبضہ کر لیا جائیگا تو باب عالی کسی نہ کسی طرح اس معاملہ کے رفع دفع کرنے پر آمادہ ہو جائیگی - لیکن کوئی امید بر نہ آئی اور نہ انشاءالله بر آئیگی - ترکی بیڑا بیروت سے نکل کر دارڈنیلز مین جاپھونچا اور اعراب ترکون کی مدد کو اٹھ کھڑے ہوگئے - طرابلس مین ایطالویون کو یہ خبر معلوم ہوئی کہ ترکون کی فوج میں جمعیت روز بڑھتی جاتی ہے اور وہ عنقریب طرابلس پر حملہ کیا چاہتے ہیں تو ہوائی جہاز سے نگرانی کی جانے لگی - اسی آثنا میں بہت سے ترکی سردار مثلاً فتحی بک - عبدالرحمن پاشا - عبدالروف پاشا - جنرل انور بے وغیرہ جو فن جنگ مین مہارت پیدا کر چکے تھے طرابلس کے مختلف نقاط مین پھونچ گئے اور انہوں نے فوجی جمع آوری وغیرہ کا کام نہایت ایثار نفسی سے شروع کردیا - کئی وطن پرست اپنی شادیان اور اچھا خاصہ کاروبار ملتوی کرکے طرابلس مین آموجود ہوئے - بہت سے ترکی سردار عربون کے بھیس میں طرابلس مین پھرتے اور موقع کو دیکھتے بھالتے رہے - چنانچہ یہ بات طے پائی کہ طرابلس پر عام حملہ کردیا جائے اور اس حملہ کے شروع ہوتے ہی نخلستان اور شہر کے تمام اعراب شہر طرابلس پر ٹوٹ پڑین —

جنگ کی خبرین

اس جنگ میں جہاں اخلاق بین المللی کی بہت سی خلاف ورزیاں اٹلی کی طرف سے ظہور پذیر ہوئی ہین وہاں ایک بہت بڑی دھاندھلی اٹلی کی طرف

سے تمام مہذب دنیا کے برخلاف جنگ کے صحیح واقعات کے چھپانے جانے میں کی گئی - طرابلس پر جب اول بار قبضہ کیا گیا تار کاٹ دیئے گئے تھے - سلسلہ قایم ہو جانے پر بغیر ایطالوی اجازت کے کوئی تار نہ بھیجا جا سکتا تھا - کئی اخبار نویسوں نے اسی پابندی سے نامہ نگاری چھوڑدی - ڈیلی اکسپرس کے اخبار نویس مسٹر گرانٹ کو مجبوراً علیحدہ کیا گیا - دو ایک نامہ نگار طرابلس سے روانہ ہوکر مالٹا پہونچے جہاں سے انہوں نے صحیح واقعات بھیجے - جنگ کی خبریں نہ صرف طرابلس میں مخفی رکھی جاتی تھیں بلکہ روما میں بھی ، اور یہ پابندی غالباً اسی خیال سے تھی کہ جنگ کے صحیح حالات معلوم ہونے سے کہیں ایطالوی رعایا میں بددلی پھیل کر اندرونی بدامنی کا باعث نہ ہو - اکثر ایسا ہوا ہے کہ جب کبھی ترکی فتح مندی کی واقعی اور صحیح خبریں آسٹریا یا جرمنی یا ترکی اخبارات میں مشہور ہوئیں تو اٹلی کی طرف سے فوراً تردید کی گئی .اور اس مقولہ پر کہ (دروغ مصلحت آمیز به از راستی فتنه انگیز) پورا پورا عمل کیا گیا - ہرچند کہ اٹلی کی طرف سے بہت کچھ نگرانی کی گئی لیکن فی الحقیقت سچ چھپائے نہیں چھپتا اور لامحالہ ظاہر ہوکر رہتا ہے - اٹلی میں خبروں کی نگرانی سے اور بھی تشویش بڑھ گئی - یہاں تک کہ جو اخبارات پہلے طرابلس پر قبضہ کرنیکے بہت حامی تھے انہوں نے یہ لکھنا شروع کیا کہ واقعات کے مخفی رکھنے سے انتشار اور بدگمانی پھیلتی ہے - اخبار انگلشمین کلکتہ کی عبارت ذیل اس سلسلہ میں پڑھنے کے لایق ہے *

انگلشمین کی رائے

گورنمنٹ اٹلی نے خبروں کے اخفا کا جال تمام نامہ نگاروں پر پھیلا دیا ہے - ہمیں یہ بات معلوم ہوئی ہے کہ فی الحقیقت بہت سے نامہ نگار اٹلی والوں کے انتہائی اخفا سے عاجز ہوکر طرابلس سے روانہ ہوچکے

هین - یہ بات صحیح ہے کہ فوجون کی روانگی انکی قوت یا کمزوری کی خبرون میں راز کی ضرورت ہے لیکن اٹلی نے جو حرکت اس بارہ میں کی ہے اس سے گویا جنگی وقایع نگار کا پیشہ ہی مسدود کردیا گیا ہے - اٹلی نہایت سخت غلطی کر رہی ہے - سچی بات نامہ نگارون کا گلا دبا نے سے چھپی نرھیگی - تمام دنیا کا تعلق جنگی نامہ نگارون کے داخل کئے جانے کی تائید میں ہے - نہ صرف اس لئے کہ جنگ سے متمدن دنیا کو سخت تعلق ہوتا ہے بلکہ اس سبب سے کہ جنگ کے حالات وہ بچشم خود دیکھتے ہیں - اگر وقایع نگار اپنے پیشہ کے دستور پر سچے اور نڈر ہوں تو وہ بیباک پر امر حق ظاہر کردیتے ہیں - سچی بات خواہ مزہ دار ہو یا کڑوی ہر قوم کے لئے جو جنگ میں مشغول ہو سود مند ہوتی ہے - دنیا کی ساری تہذیب نامہ نگاران جنگ کی حمایت پر ہے - ہر مہذب ملک کو اٹلی کی حرکت پر معترض ہونا چاہئے *

حق گوئی کی ممانعت

سنٹرل نیوز ایجنسی لندن کا نامہ نگار عاجز ہوکر مالٹا پہونچا اور یہان سے اسنے امر حق یعنی ترکون کی تحمدی کا حال ظاہر کیا جو اپنے موقع پر اس کتاب میں درج ہے - نامہ نگار موصوف صاف لکھتا ہے کہ نامہ نگارون کو ممانعت ہے کہ اٹلی کے نقصان اور ہزیمت کی خبرین اخبارون کو ہرگز نہ بھیجین - بہتوں سے حلف لیا گیا مگر مین نے حلف لینے سے انکار کیا اسواسطے طرابلس سے مالٹا آکر تار دینے کی ضرورت محسوس ہوئی - اخبارات ”نیویارک ورلڈ“ اور ”برلن انتیجر“ جیسے معتدر اخبارات کے نامہ نگارون نے ایطالوی حرکات سے عاجز آکر اپنا اپنا اجازہ نامہ جنرل کینیوا کے حوالہ کردیا - بیان کیا گیا ہے اٹلی مین

خبروں کی نگرانی اس سبق کا نتیجہ ہے جو حبشہ کی جنگ سے
ایطالویوں کو حاصل ہوا - کہا جاتا ہے جنگ کے حالات جو ایطالوی
اخبار نویس اپنے ملک کو بھیجتے تھے اسکی نقل فرانس والے کرلیتے
تھے اور پھر ان سے خبریں ملک شاہ حبشہ کو پہونچ جاتی تھیں
جس سے وہ اٹلی والوں کی تدبیروں کو الٹ دیتا تھا - لیکن یہ قصہ
جیسا کہ ظاہر ہے بالکل مہمل اور ایک کمزور عصا ہے جو ایطالویوں
نے اپنے فعل کی تقویت میں ڈھونڈھ کر نکالا ہے - چنانچہ اٹلی کے
وزیر اعظم نے حکم دے رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی خبر شایع
کریگا جس سے ایطالوی فوج کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہوا تو
گورنمنٹ پانچ ہزار فرانک (ایک فرانک برابر ہے نوآنہ کے) مجرم
پر جرمانہ کریگی یا اسے ۱۵ ماہ کی قید سخت دیگی - چنانچہ اخبار
نویسوں نے بعض الفاظ معہود دھی کے قرار دے لئے جسے انگریزی
اصطلاح میں کوڈ کہتے ہیں - مثلا وہ تار دیتے تھے کہ ہزار نارنگیاں
(ساراکوز) سے روانہ ہوئیں جسکے یہ معنی تھے کہ پانچہزار ترک
طرابلس کو روانہ ہوئے - لیکن بعد میں جب نارنگیوں کا حال کھل گیا
تو پھر جس تار میں نارنگی کا لفظ ہوتا تھا وہ تار روک لیا
جاتا تھا - اخبار نویسوں نے مجبور ہوکر اپنے تار سرحد اٹلی کے
قریب (چیاسو) کو روانہ کئے جہاں سے تار (میلان) کو بذریعۂ ٹیلفون
بھیجے جانے لگے - ان تاروں کا مضمون اسطرح سے مرتب ہوتا
تھا گویا انگلستان سے آئے ہیں - طرابلس و دیگر مقامات طرابلس
کے نام اکسفورڈ - کیمبرج وغیرہ مشہور مقامات فرض کر لیے گئے
تھے - ہوائی جہاز کے معنی اسکوڈرن جہازات کے اور موٹرکار
کے معنی فوج کے قرار دئے گئے تھے - پٹرول اور موٹر کے
متعلق دیگر الفاظ سے یہ مراد ہوتی تھی کہ گولہ باری اور جنگ

خبروں کی نگرانی اس سختی کا نتیجہ ہے جو حبشہ کی جنگ سے
ایطالویوں کو حاصل ہوا - کہا جاتا ہے جنگ کے حالات جو ایطالوی
اخبار نویس اپنے ملک کو بھیجتے تھے اسکی نقل فرانس والے کرلیتے
تھے اور پھر ان سے خبریں ملک شاہ حبشہ کو پہونچ جاتی تھیں
جس سے وہ اٹلی والوں کی تدبیروں کو الٹ دیتا تھا - لیکن یہ قصہ
جیسا کہ ظاہر ہے بالکل مہمل اور ایک کمزور عصا ہے جو ایطالویوں
نے اپنے فعل کی تقویت میں ڈھونڈھ کر نکالا ہے - چنانچہ اٹلی کے
وزیر اعظم نے حکم دے رکھا ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی خبر شایع
کریگا جس سے ایطالوی فوج کو صدمہ پہونچنے کا اندیشہ ہوا تو
گورنمنٹ پانچ ہزار فرانک (ایک فرانک برابر ہے نو آنہ کے) مجرم
پر جرمانہ کریگی یا اسے ۱۵ ماہ کی قید سخت دیگی - چنانچہ اخبار
نویسوں نے بعض الفاظ معہود دھی کے قرار دے لئے جسے انگریزی
اصطلاح میں کوڈ کہتے ہیں - مثلا وہ تار دیتے تھے کہ ہزار نارنگیاں
(ساراکوز) سے روانہ ہوئیں جسکے یہ معنی تھے کہ پانچہزار ترک
طرابلس کو روانہ ہوئے - لیکن بعد میں جب نارنگیوں کا حال کھل گیا
تو پھر جس تار میں نارنگی کا لفظ ہوتا تھا وہ تار روک لیا
جاتا تھا - اخبار نویسوں نے مجبور ہوکر اپنے تار سرحد اٹلی کے
قریب (چیاسو) کو روانہ کئے جہاں سے تار (میلان) کو بذریعۂ ٹیلفون
بھیجے جانے لگے - ان تاروں کا مضمون اسطرح سے مرتب ہوتا
تھا گویا انگلستان سے آئے ہیں - طرابلس و دیگر مقامات طرابلس
کے نام اکسفورڈ - کیمبرج وغیرہ مشہور مقامات فرض کر لیے گئے
تھے - ہوائی جہاز کے معنی اسکوڈرن جہازات کے اور موٹرکار
کے معنی فوج کے قرار دئے گئے تھے - پٹرول اور موٹر کے
متعلق دیگر الفاظ سے یہ مراد ہوتی تھی کہ گولہ باری اور جنگ

گئے حسب ذیل ھیں - « ۳۰ ستمبر کو بروز شنبہ الڈر شاٹ مین جنگ کی خبر معلوم ھوئی - دو شنبہ کو انگلستان سے میدان جنگ کو میں روانہ ھوا اور یکم جنوری سنہ ۱۹۱۲ کو پھر لندن مین پھونچا - یہان واپس آکر مجھے معلوم ھوا کہ انگلستان بلکہ تمام یورپ شمالی افریقہ یعنی طرابلس کے حالات سے اب تک بالکل ناواقف ھے — مجھے ٹرکی اور ترکون کے ساتھہ ھمیشہ دلچسپی رھی ھے - الڈر شاٹ کے افسرون میں سے فقط میں نے طرابلس میں ترکوں کے ساتھہ جنگ میں شریک ھونے کا تصفیہ نہیں کیا بلکہ ھم لوگون میں سے کئی ایک کو یہ خیال ھوا کہ جنگ کی نوبت ضرور آجائیگی - لهذا ھم لوگون نے مشورہ کرکے تجویزیں سوچ رکھین اور جب روانگی کا وقت آگیا تو ھم لوگون نے کچھہ تساھلی نہین کی - شنبہ کو بوقت سہ پہر میں موٹر گاڑی میں شہر کی طرف روانہ ھوا اور ترکی سفیر کبیر مقیم لندن سے ملا - ضروری کاغذات مجھے یکشنبہ کو مل گئے - دوشنبہ کی صبح کو مین (مارسیلز - سفکس - تونس) جانے کے لئے روانہ ھو گیا - میرا ایک ساتھی مجھسے ایک دن پہلے روانہ ھوگیا تھا اور میرے کئی ملاقاتی اٹلی اور طرابلس ھوکر پہلے روانہ ھوگئے تھے - اسوقت طرابلس پر ایطالویون کی طرف سے گولہ باری نہیں ھوئی تھی - کشتی کے انتظار مین مجھے چاردن تک مارسیلز میں ٹھہرنا پڑا اور پھر (سفکس) پھونچکر دس یوم تک توقف کرنا پڑا - تونس پھونچکر میں نے خود کو وقایع نگار بیان کرنا شروع کیا اور یہان طرابلس تک پھونچنے کے متعلق بہت محنت و جستجو سے تمام باتیں معلوم کرتا رھا - سفکس مین فرانسیسی حکام کی طرف سے بے طرفداری کے قوانین کی کماحقہ نگرانی کی جاتی

تھی اور طرابلس جانے کے ذرا سے بھی اشارہ پر عرب بہت
جوش زدہ ہوسکتے تھے - اخر کار بیش قرار مزدوری دینے پر
ایک شخص مجھے ایسا ملا جسنے زوارہ تک مجھے کشتی میں
پہونچا دینے کا وعدہ کیا - روانگی کے قبل میں نے گورنر
سفکس سے ملاقات کی اور وقایع نگار اخبار بتلا کر سرحد
سے عبور کرنے کی اجازت چاہی - لیکن جیسا کہ میرا خیال ہے
انگلستان سے میرے باب میں ذکر مذکور ہوا ہوگا - گورنر نے
یہ نصیحت کی کہ میرا انگلستان واپس جانا مناسب ہے - تین چاردن
تک جہاں میں جاتا فرانس کے خفیہ پولیس میرے پیچھے پیچھے
ہوتے تھے - یہ مناسب معلوم ہوا کہ ان عقلمند جنٹلمینوں کو
اس معاملہ سے خبردار نہ کرنا چاہئے - چنانچہ میں نے تمام
مال و اسباب انگریزی اسٹیمر پر روانہ کر دینے کا بہانہ کیا اور
جو خفیہ میرے ساتھہ تھے اس چکمہ میں آگئے اور
انہوں نے یقین کرلیا کہ میں گورنر سفکس کی رائے پر عمل
پیرا ہوکر انگلستان واپس جارہا ہوں - سوڈل نیوز کے خاص نامہ
نگار مسٹر سپنکس رایٹ سے سفکس کے ایک قہوہ خانہ میں
ملاقات ہوئی - حکام نے انکے ساتھہ بہت دشواریاں پیدا کر رکھی
تھیں اور وہ ترکوں تک پہونچ جانے سے گویا محروم ہوچکے
تھے - میں نے انسے کہا کہ آپ میری کشتی میں میرے ساتھہ چلیں -
آدھی رات کو جبکہ سفکس والے اس خیال میں تھے کہ ہم لوگ
انگریزی اسٹیمر میں پہونچ گئے ہونگے - ہم لوگ بوقیمش کے سفر
کو روانہ ہوگئے - بوقیمش میں اتر کر ہم لوگوں نے اونٹ
کرایہ پر لئے اور زوارہ کو چلے - اسوقت ایطالویوں نے طرابلس کو
گھیر رکھا تھا اور اب جبکہ ہملوگ خشکی پر پہونچ گئے تھے ہمیں

ایطالویون کا کچھہ خوف نہ تھا - زوارہ پھونچکر ہملوگون نے موسے بے کو اپنی آمد کی اطلاع دی - انہون نے فوراً بلوایا اور جب مین نے اپنی کیفیت بیان کی تو انہون نے بہت دلی شکریہ ادا کرکے ہمارا خیر مقدم کیا - موسی بے اور انکے ساتھیون نے موانع کا خیال کرکے ہملوگون کا طرابلس پھونچ جانا معجزے سے کم نہ سمجھا اور ہماری دعوتیں کیں - اسکے دوسرے دن بعد ہملوگ قسطنطنیہ سے آئے ہوئے دو معموثون کے پاس گئے جو یہان جنگ مقدس کا وعظ کہنے کے لئے آئے تھے - انہیں سے ایک کا نام وومی بے تھا - انکے ساتھہ ایک ترکی افسر عبد القادر بے نامی تھے اور یہ ہمارے گہرے دوست ہوگئے - آخر کار یہ طے پایا کہ ہم سب لوگ صدر مقام کو روانہ ہون - عاحلات تک ہمارے ساتھہ ۱۲ سوار نگرانی کے لئے موجود تھے - لیکن یہان پھونچنے پر ایک تار صدر مقام سے اس مضمون کا پھونچا کہ مجھے اور مسٹر رایٹ کو زوارہ واپس بھیجدیا جاے - ترکون کا سلسلۂ خبر رسانی عمدہ اور تیز تھا - کیونکہ دو انگریزون کے آمد کی خبر ہمارے پھونچنے کے قبل ہی پھونچ چکی تھی - جہان تک میرا تعلق تھا وومی بے نے اس دقت کو حل کر دیا اور میدان جنگ کی کیفیت لکھہ بھیجی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر مقام میں آنے کی مجھکو اجازت دیگئی - البتہ بیچارے رایٹ کو زوارہ بھیجدیا گیا - اور اسکے بعد پھر انسے ملاقات نہین ہوئی - ہم اپنے دوست سے جو واقعی نہایت خلیق تھے بہت افسوس کے ساتھہ رخصت ہوئے کیونکہ میرے روابط اسکے ساتھہ اس زمانہ میں بہت دوستانہ ہوگئے تھے - اسکے بعد پھر اس دوست سے جب ملاقات ہوئی اسکا تذکرہ آگے آئیگا - ہمارے نئے رفیق عبد القادر بے تھے اور یہ بڑے لایق آدمی تھے جنہون

ایطالیون کا کچھہ خوف نہ تھا - زوارہ پھونچکر ہملوگون نے موسے بے کو اپنی آمد کی اطلاع دی - انہون نے فوراً بلوایا اور جب مین نے اپنی کیفیت بیان کی تو انہون نے بہت دلی شکریہ ادا کرکے ہمارا خیر مقدم کیا - موسی بے اور انکے ساتھیون نے موانع کا خیال کرکے ہملوگون کا طرابلس پھونچ جانا معجزے سے کم نہ سمجھا اور ہماری دعوتیں کیں - اسکے دوسرے دن بعد ہملوگ قسطنطنیہ سے آئے ہوئے دو مولویون کے پاس گئے جو یہان جنگ مقدس کا وعظ کہنے کے لئے آئے تھے - انہیں سے ایک کا نام وومی بے تھا - انکے ساتھہ ایک ترکی افسر عبدالقادر بے نامی تھے اور یہ ہمارے گہرے دوست ہوگئے - آخر کار یہ طے پایا کہ ہم سب لوگ صدر مقام کو روانہ ہون - عاحلات تک ہمارے ساتھہ ۱۲ سوار نگرانی کے لئے موجود تھے - لیکن یہان پھونچنے پر ایک تار صدر مقام سے اس مضمون کا پھونچا کہ مجھے اور مسٹر رایٹ کو زوارہ واپس بھیجدیا جاے - ترکون کا سلسلۂ خبر رسانی عمدہ اور تیز تھا - کیونکہ دو انگریزون کے آمد کی خبر ہمارے پھونچنے کے قبل ہی پھونچ چکی تھی - جہان تک میرا تعلق تھا وومی بے نے اس دقت کو حل کر دیا اور میدان جنگ کی کیفیت لکھہ بھیجی - اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ صدر مقام میں آنے کی مجھکو اجازت دیگئی - البتہ بیچارے رایٹ کو زوارہ بھیجدیا گیا - اور اسکے بعد پھر انسے ملاقات نہین ہوئی - ہم اپنے دوست سے جو واقعی نہایت خلیق تھے بہت افسوس کے ساتھہ رخصت ہوئے کیونکہ میرے روابط اسکے ساتھہ اس زمانہ میں بہت دوستانہ ہوگئے تھے - اسکے بعد پھر اس دوست سے جب ملاقات ہوئی اسکا تذکرہ آگے آئیگا - ہمارے نئے رفیق عبدالقادر بے تھے اور یہ بڑے لایق آدمی تھے جنہون



ترکی کے نامور سردار جنہون نے طرابلس مین اٹلی کا مونھہ موڑدیا
دھنی طرف سے (۱) کرنل رؤف پاشا (۲) برگیڈ ڈیر جنرل زہدی پاشا
(۳) کرنل رفعت بے (٤) عبدالرحمن پاشا

هڈ کوارٹر مین جب ہملوگ پہونچے ہملوگون نے بڑے ٹھاٹ سے
قواعد کی - مین دو ترکی افسرون کے ساتھہ آگے بڑھا اور
یہان نشات بے سپہہ سالار افواج و میر پاشا سے میری معرفی
کرائیگئی - نشات بے سے ملکر مین بہت متأثر ہوا - یہ وہ
افسر ہین جو کسی شے سے نہین ڈرتے - ہر قسم کی خبر چاہے
اچھی ہو یا بری وہ سب کو بے تعلقی اور خندہ مزاجی سے سن لیتے
تھے - مضبوط جسم کے پستہ قد واقع ہوئے ہین - ہر چند کہ
اسوقت انکے پاس قلیل فوج تھی لیکن وہ اسوجہ سے بد دل
نہ تھے کہ انکی قوت شمار کے اعتبار سے گو کم تھی لیکن شجاعت
و مردانگی و مستقل مزاجی مین کہین زیادہ تھی - ترکی سپاہیون کا
لباس یورپین وضع کا خاکی تھا - وہ نہایت چست و چالاک معلوم
ہوتے تھے اور اگر انکے سر پر ترکی ٹوپیان نہ ہون تو دور
سے یورپین ہی معلوم ہون - مجھے اچھی طرح معلوم ہوگیا ہے
کہ بہترین انگریزی سپاہیون سے بھی زیادہ ترکون مین استقلال کا
مادہ موجود ہے - ان سپاہیون نے بہت سخت تکالیف کو عجیب
وغریب طورپر برداشت کیا تھا اور اپنے جوش کے باعث سب کے سب
بشاش نظر آتے تھے - عربون کا حال البتہ جدا گانہ ہے - انہین
با قاعدہ جنگی تعلیم نہین انکے شیوخ نے جو کچھہ انہین قواعد
سکھلائی وہ گویا ڑھنے اور حملہ کرنے کے متعلق محدود تھی -
عربون پر جنگ کا خون سوار تھا - طرابلس کی گولہ باری کا
بدلہ لینے پر وہ تلے ہوئے تھے - میرے پہونچنے کے دو دن
قبل عربون نے ایطالویون کو بہت نقصان کے ساتھہ پسپا کردیا
تھا اور سب کے سب بہت ہی خوش تھے - اسوقت ایطالویون کا
مقدمۃ الجیش ھنی مین تھا - میرے پہونچنے کے ایک دن بعد ترکون

کا هڈکوارٹر عزیزیه میں آ گیا - یہاں میرا قیام دو دن تک
رها جہاں مجھکو ایطالویون اور ترکی فوجون کی نقل و حرکت
سمجھائی گئی اور کسریٹ کا بھی حال بتلایا گیا - ترکون کا کسریٹ
نہایت عمده تها - اسی زمانه مین فتحی بے جو دائیں بازو کی
کمان میں تھے سوق الجمعه سے آ پہونچے اور اسکے ساتھه مجه کو نے
وال لیں مین مجھے چلے جانے کا حکم دیا گیا - یہاں سے
طرابلس خاص ۵ میل تها اور یہان مین کپتان هونے کے ساتھه
شامل هوا لیکن افسوس ہے که بعد کی جنگ میں وه مقتول هوئے *

سوق الجمعه کی لڑائی

العرض میں میدان جنگ مین آ پہونچا اور اسکے
دوسرے هی دن لڑائی کا پہلا موقع هوا - دوسرے
دن صبح کو سوق الجمعه میں جنگ کی تیاریاں هونے لگیں -
آفتاب کھجورون کی پشت سے طلوع هورها تها مگر جنگی ضروریات
کے باعث هم لوگ اس منظر کو عرصه تک نه دیکھ سکے اور
همه تن جنگ کے لئے مستعد هوگئے - همارا ایطالویون کے بازو
پر جو یہان سے نصف میل تھا حمله کرنے کا اراده تها - سمندر کے
ساحل سے نخلستان هوکر صحرا تک اور پھر صحرا سے سمندر کے
کنارے تک ایطالویون نے اپنی لینیں قایم کی تھین - سوق الجمعه سے
طرابلس تک ریگستان سڑک جاتی هے - سڑک کیا معنی ایک
گلی هے جسکے چارون طرف خاردار جھاڑیاں هین- ایک عرب جاسوس
کی خبر پر جسے هم لوگون نے بعد کو جانچ نه لیا عمل کر کے
اس سڑک سے هم لوگ ایطالویون پر حمله کرنے کو بڑھے - عرب
جاسوس اناڑی تها اور اگرچه اسنے هم لوگون سے فریب نہیں کیا
لیکن اسنے ایطالوی فوج کا رخ بیان کرنے مین سخت غلطیاں کیں -
بغیر کسی شک و شبهه کے هم لوگ روانه هوئے - همارے ساتھه

کپتان ھوں تھے اور ھم دونوں آگے آگے جارہے تھے - کپتان ھونی ایك عرب کپتان تھا جسنے قسطنطنیه کے جنگی کالج مین تعلیم پائی تھی وہ بڑا بہادر سپاھی اور پھرتیلا اور بالکل نڈر تھا - ترکی نظام فوج کی آدھی بٹالین اور پندرہ سو عرب ھمارے ساتھ تھے اور سب کے سب موزر رفلوں سے مسلح تھے - قبل اسکے که ھماری فوج بڑھے کپتان ھونی نے باواز بلند عربی مین دعائن مانگیں جسپر ترکی سپاھی اسطرح ھم آواز ھوئے که یه موثر آواز فوج کے آخری حصه تك عربون مین گذرتی چلی گئی - کوچ کرتے ھوئے پانچ منٹ گذرے ھونگے که ھم لوگون نے کھھوروں مین بہت سے اطالویون ترکون اور عربون کی لاشیں دیکھیں جو چند دن قبل والی لڑائی مین مقتول ھوئے تھے - بلا تمیز قومیت اجساد سے کپڑے وغیرہ عربون نے نکال لئے تھے - عربون کی یه عادت ھے که وہ میدان جنگ مین کوئی چیز سڑنے یا ضایع ھونے کو رھنے نہین دیتے - عربون مین سے جو مقتول ھوتا تھا اسکی تمام چیزین نہایت احتیاط سے اسکے عزیزون کے پاس بھیجدی جاتی تھین اور دشمنون مین سے جو مقتول ھوتا تھا اسکی جائداد قاتلون کی ملك قرار پاتی تھی - اگرچه لاشیں آفتاب کی حرارت سے بگڑ گئی تھین لیکن بعض بعض لاشون مین وحشیانه حرکتون کے نشان پائے جاتے تھے - مثلاً بعض عربون کی لاشون کے چھرے جلاکر بگاڑ دیے گئے تھے - معلوم ھوتا تھا که کسی قسم کا تیل انکے منھه پر ڈال کر جلا دیا گیا تھا - بعض مرتبه یه دیکھا گیا تھا که مردہ ایطلوی سپاھیون کی انگلیاں انگوٹھی کی خاطر کاٹ ڈالی گئین تھین - لیکن مین نے اسوقت اور کوئی بات قطع و برید کی نہین دیکھی - ھم لوگ برابر آگے بڑھتے جاتے تھے - میری طبیعت

بہت گھبرا رہی تھی کہ یکایک بغیر کسی اشتباہ کے ہم لوگوں پر
۵۰ گز کے واصلہ سے فیر ہونے لگا - چار میکسم توپیں سڑک
کے موڑ پر ساحل کے پیچھے لگی ہوئی تھیں - ہم لوگ واقعی
بیڈھب پھنس گئے تھے اور اسکی وجہ یہ ہی تھی کہ ہم لوگوں نے
اپنے عرب جاسوس کے بیان کو کہ سڑک صاف ہے بلا حجت
صحیح تسلیم کر لیا تھا حتیٰ کہ ہم لوگوں نے آگلا گارڈ بھی یہاں
رکھا تھا - ہم لوگ زمیں پر چت لیٹ گئے - جھاڑیوں کی آڑ
سے ہمیں کچھہ عافیت ملی لیکن ایک عرب اور ایک ترک زخمی
ہوا - میرے کوٹ کو چھیدتی ہوئی ایک گولی نکل گئی - جو
عرب زخمی ہوا اسے گیارہ گولیاں کھائی تھیں - اس ناگہانی
حملہ سے میرے ہوش و حواس جاتے رہے - کان پڑی آواز سنائی
نہ دیتی تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ اب بچنے کی کوئی آس باقی
نہیں رہی - چند منٹ تک نقل و حرکت کا کوئی حکم نہیں دیا
گیا جسکا میں بہت مشکور ہوں - کپتان ہونی نے اس نازک
موقع پر بہت استقلال اور تحمل سے کام لیا اور ایطالویوں کو
میکسم توپوں کے دائیں جانب میں دیکھکر مجھکو یہ حکم دیا کہ پیچھے
کی طرف مڑکر سپاہیوں کو دائیں بازو پر لے آؤ تا کہ قوس
کی شکل بناکر اگر بن پڑے ایطالویوں کو گھیر لیا جاے -
کپتان ہونی اپنے سپاہیوں کو لیکر اسی مقام پر جمے رہے تا کہ
وہ آگے نہ بڑھنے پائیں - اس حرکت سے ہم لوگ ایطالوی
لینوں پر پہونچ گئے اور ایک گھنٹہ کامل تک گھمسان لڑائی
ہوتی رہی - بڑی توپوں سے اس جنگ میں گولے نہیں چلائے
گئے لیکن فیروں کی بیحد بوچھار ہوئی - ایطالوی اور ترکی
وفلوں کی فیروں کا فرق نمایاں تھا - ایطالویوں کی طرف سے پتلی

گولیاں استعمال ہوتی تھیں جن پر نسکل چڑھا ہوتا تھا - ان گولیوں
سے عربوں کو کاری زخم نہ پھونچتا تھا - عرب تھوڑا تیل زخم پر
ڈالکر تھوڑی خاک چھڑک دیتے تھے اور پھر سابق کی طرح
ہو جاتے تھے - ہم لوگون کی گولیاں موٹی قسم کی موزر والی
تھیں جو ملایم سیسے سے ڈھالی گئی تھیں - ایک گھنٹہ کی لڑائی
میں میرا خوف و ہراس بالکل جاتا رہا اور میں نے یہ سمجھہ
لیا کہ میدان ہو یا پہاڑ کی پشت ہر جگہ گولی لگ سکتی
ہے - ایک گھنٹہ کے بعد ہم لوگون کو معلوم ہوا کہ ایطالوی
آهستہ آهستہ پیچھے ہٹے اور حملہ پوری کرنے والے سپاہی ۲۰ قدم
کے فاصلہ سے میسرہ کی جانب بڑھے اور ماتقی ایطالوی سپاہی بھی
بازگشت کرنے لگے - مجھسے ایک ڈاکٹر کے لڑکے نے جو سرحنٹ
تھا اور میرے لئے ترجمان کا کام دیتا تھا یہ بیان کیا کہ ایطالیون
کی اس بازگشت کو سمجھکر عربون نے حملہ کرنے کا ارادہ کرلیا
ہے - میری رائے مین یہ مناسب معلوم ہوا کہ ایسے موقع پر
ایطالیون پر ٹوٹ پڑنا بہت مناسب ہوگا - چنانچہ میں نے عربون
کو دھاوے کا حکم دیدیا - حکم کا دینا تھا کہ بغیر کسی توقف
کے اعراب اپنے لباس بلکہ رملین پھینک عجیب و غریب وضع
کے خنجر اور چھرے نکال ایطالویون پر ٹل پڑے - ان عربون مین
ایک طویل القامت عرب ٦ فٹ ۸ انچہ لمبا تھا جسکے پاس اسی کے
قد برابر لمبی ذوالفقار تھی - وہ رمل اور کمل وغیرہ پھینک موقع کا
انتظار کرنے لگا - اسکی کمر میں صرف ایک کپڑا تھا - مین عربون
کی تیز قدمی کا کچھہ حال سن چکا تھا - میں ٦ ترکی سپاهیون کو
لیکر آگے بڑھا لیکن ہم لوگ ہس گز بھی آگے نہ بڑھے
ہونگے کہ چارون طرف سے اعراب شور مچاتے اور خرگوش کی

طرح جست کرتے ہوئے آگے کو بڑھ آئے - میں ایطالویوں
کے بالکل قریب پہونچ گیا اور تھوڑے وقفہ کی رد پر مین نے
اپنی موزر خالی کی - ایك عجیب قسم کا ہنگامہ برپا تھا - مجھے
اپنی رول کے دوبارہ بھرنے کا موقع نہ ملا - تقریباً دو منٹ تك
دیر ہوتے رہے اور حسب قدر ایطالوی ہم لوگون کے سامنے تھے
سب کے سب اپنی اپنی جانیں بچا کر بھاگ گیے - جس طرف میں
لڑ رہا تھا ۲۳ ایطالوی مرے پڑے تھے - انمین ایك ایطالوی افسر
بھی تھا جسکو مذکورۂ بالا طویل القامت شخص نے اپنی ذوالفقار
سے ندارد کردیا تھا - معلوم ہوا کہ اس شخص کی تلوار کی ایك
ہی ضرب نے اس ایطالوی کی گردن بائیں بازو سمیت کاٹ کر الگ
کردی تھی - جب ہم لوگ ایطالویون کو بھگا رہے تھے دشمنون
نے اس سڑك کو جہاں کپتان ہونی تھے عبور کرنا چاہا لیکن
کپتان ہونی نے ایطالویون کو خرگوش کی طرح چن چن کر
مارڈالا - ٦۷ رفلیں ہم لوگون کے ہاتھہ آئین - اس لڑائی مین
تقریباً ٦٠ ایطالوی مارے گئے اور ہمارے ١٦ مقتول ہوئے -
ہماری اس فتح کا حال مسٹر بالڈون سنٹرل نیوز ایجنسی کے نامہ
نگار نے مالٹا سے بھیجا تھا جسکو مین نے حال مین پڑھا ہے -
یہ واقعہ شہر مین عربوں کی بر انگیختگی کے کچھہ قبل کا ہے -
جیسا کہ مسٹر بالڈون نے لکھا ہے یہ بر انگیختگی خارج سے کی
گئی تھی - اس کا حال یون ہے کہ کچھہ عرب جو میرا حکم
ٹھیك طور پر نہ مانتے تھے شہر طرابلس پر چڑھ دوڑنے پر
مصر ہوئے - مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ انکے پیچھے ایطالوی آپڑے
اور انہین لڑنا پڑا - ١٤ عرب بہت سخت زخمی ہوئے مگر انکے
ساتھیون نے انہین چھپا ڈالا تھا - چونکہ یہ لوگ واپس نہ آسکتے

تھے شہر طرابلس میں پہونچے اور وہاں کے عرب باشندون کو ابھارا۔
تقریباً ۱۵۰ عرب طرابلس میں داخل ہوگئے تھے۔ ایک یہودی کو
ان چودہ رحمیون کا حال کسیطرح معلوم ہوگیا۔ اسنے کچھہ لیکر یہ حال
ایطالوی جنرل کے ہاتھہ فروخت کیا۔ ان عربون کو شہر میں لاکر
هسپتال میں رکھا گیا اور جب وہ بالکل تندرست ہوگئے تو پندرہ
روز کے بعد بغاوت کا ابر الزام لگا کر پھانسی دیدی گئی حالانکہ
انمیں سے ایک نے بھی غداری میں انگلی تک اٹھائی نہ تھی *

عربوں کی دلچسپ ترکیب سے ایطالوی شکست

ہم لوگ خوش خوش اپنے کمپ کو واپس آئے
اور جی بھر کر کھانا کھایا۔ کھانے سے فراغت
پانے کے بعد کوئی ٦ عرب بہت سی رسیاں
لیکر ایک خاص کام کو نکلے بعی چھوٹی چھوٹی
رسیوں سے ناگ پھنی کی شاخون کو باندھکر ایک بڑے رسے سے
جوڑ دیا اور اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ اندھیری رات کو ہم لوگ
توپوں کی گھن گرج آواز سنکر چونک پڑے۔ فتحی بے ، کپتان ہوبی
بے کے سب متعجب ہوکر اٹھہ کھڑے ہوئے کہ یہ تھوڑے فاصلہ
سے شدید گولہ باری کیوں ہو رہی ہے۔ ہم لوگ یہ ڈرے کہ کہیں
ایطالوی شب کے وقت ہم لوگون کو گھیر کر صاف تو کردینا
نہیں چاھتے۔ کمپ کے کنارے پہونچکر ہم لوگون نے عربون کو بالو
میں لیٹے ہوئے دیکھا جنکے منھہ مین بالو بھر گیا تھا۔ جب ہم
لوگون کو اس ترکیب کا حال معلوم ہوا تو ھنستے ھنستے پیٹ میں بل
پڑگئے۔ کھجور کے ایک درخت کے پیچھے گیارہ برس کا ایک لڑکا
رسے کو ہاتھہ میں لئے ٹھمکی دے رہا تھا اور یہ ٹھمکی نہایت
ھوشیاری اور ترکیب سے اسطرح دی جاتی تھی کہ کل جھاڑیوں
کے ھلنے سے ایسی آواز آتی تھی کہ گویا کوئی فوج چپ چاپ

حملہ کرنے کو بڑھ رہی ہے - آہٹ پاکر یا ہلتی ہوئی جھاڑیون کو سپاہیون کا سر سمجھکر ایطالوی سنتریون نے اپنی فوج کو ہوشیار کردیا تہا اور تمام فوج دشمن کے مقابلہ کو اٹھہ کھڑی ہوئی تہی - چھہ گھنٹہ تك اطالوی فیر کرتے رہے لیکن اس فیر مین ایك شخص بہی نہ مرا - صبح کو ایطالویون کو گولہ باروت کی قلت محسوس ہوئی - صبح کو فتحی بی نے ایطالویون پر عام دھاوا بول دیا اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایطالویون کے قدم میدان سے اکھڑ گئے اور بہت سخت نقصان کے ساتھہ بھگا دیئے گئے - اس جنگ کی خبر روما کو جسطرح بھیجی گئی ملاحظہ فرمائیے وہ یون تہی -
"رات کے وقت کھجورون مین ہل چل معلوم ہوئی ہمارے سپاہیون نے زور و شور سے گولے برسائے دن نکلنے پر عرب اپنے سارے زخمیون اور مردون کو لیکر بھاگ گئے - مقتول اور مجروح کی تعداد یقیناً بہت ہے" ٭

قصابی و قتل عام

اب مین مفصل طور پر ان قصابیون کا ذکر کرتا ہون جو ایطالویون نے نخلستان میں عربون کے ساتھہ کین اور جو میرے علم مین خود آئی ہین - مین یہ بہی بیان کرونگا کہ مین نے سنٹرل نیوز ایجنسی کو کیونکر ان قصابیون کے برخلاف اپنا دستخطی اعتراض تار کے ذریعہ سے بھیجا - مین اوپر ایطالویون کی بیرحمیون کا تذکرہ کر چکا ہون لیکن آتش گیر روغن سے ہمارے آدمیون کے چہرے بگاڑ دینا اور مذکورہ ۱٤ عربون کو پھانسی دیدینا اس وحشیانہ مظالم کے مقابلہ مین جو ہمنے موت کے نخلستان مین مشاہدہ کیا کچھہ بہی نہین ہے - ایطالوی لینون پر جیسا کہ اوپر بیان ہوا روز بروز ہماری طرف سے حملہ ہوتا تھا اور دن مین عموما دومرتبہ ہملوگ حملہ آور ہوتے تہے ۔

اس قسم کی جنگ سے دشمنون کے چھکے چھوٹ گئے - ہملوگون لے انہیں کبھی سونے کا موقع نہین دیا جس سے انکے اعصاب پر بی خوابی کا ایسا اثر پڑا کہ وہ ہر طرح سے پست ہمت اور دہشت زدہ ہوگئے - ایطالویون میں بھلا یہ کہان جرأت تھی کہ وہ نخلستان کے آگے بڑھ کر ہمارا مقابلہ کرتے لیکن وہ اعراب طرابلس کی فرضی بغاوت اور حملہ آوری کے موقع پر ان کی دوستی پر بیجا بھروسہ کرنے کے باعث دیوانے ہوگئے تھے - عربون کے ساتھہ ایطالویون کی نئی محبت ایک لمحہ میں سخت نفرت سے بدل گئی جسنے تہذیب کو اسطرح بدنام کیا اور اٹلی کی شہرت میں ایسا کلنک کا ٹیکا لگایا جو امتداد زمانہ سے جلد زائل نہ ہوگا *

جنگ کو شروع ہوے تقریباً ایک مہینہ گذرا ہوگا کہ دجی بے نے مختصر پیمانہ پر حملہ کردینے کے احکام صادر کئے - چار افسرون کو چار متفرق مقامات سپرد کئے گئے - ہر افسر کے پاس پانچسو سے ۶ سو عرب اور ایک یا دو ترکی پیدل فوج کی کمپنیان تہین - صبح ۸ بجے سے ٤ بجے سہ پہر تک مین اپنے ساتھیون کو لیکر لڑتا تھا - بیچ میں کھانے کی خاصی مہلت مل جاتی تھی - کیونکہ ہم لوگ جیسا چاہتے ویسا کرلیتے تھے - جس مقام تک ہم ایطالویون کو بھگا دیتے تھے وہ وہین کے وہیں رہ جاتے تھے - چار بجے کے قریب میں نے اپنے سپاہیون سے کہا کہ اب جنگ کو ملتوی کرنا چاہئے - جیسے ہی میں یہ حکم دے چکا مین نے یہ دیکھا کہ چند سپاہی جو بظاہر غضب آلود معلوم ہوتے تھے ایک مقام پر جمع ہیں اور ایک ہی رخ پر اچھل کود مچا رہے ہیں - مین نے اپنے ہمراہیون کو واپس جانے

کا حکم دیا اور کچھہ سپاہی اور ایک ترجمان اپنے ساتھہ لیکر
گھوڑے پر نگہبانی کو روانہ ہوا - میں یہان یہ بیان کردینا
چاہتا ہون کہ نخلستان طرابلس کے مکانات اچھے موقع پر واقع
ہوے تھے - اور یہان چھوٹے چھوٹے خوبصورت باغ تھے جنکے
کنارے چار دیواریاں انگلستان کے دہات کی طرح تھیں - ایسے ہی
ایک مکان مین اتفاقاً میرا گذر ہوا جہان مجھے ایک عورت کی
لاش پڑی ملی - مین نے یہ خیال کیا کہ شاید ہم لوگون کے فیر
سے اتفاقیہ طور پر مرگئی ہو - میں اتر پڑا اور گھر کے اندر
گھس گیا - وہان جاکر مین نے یہ ہوش ربا اور دلخراش منظر
دیکھا کہ تقریباً بیس عورتیں مری پڑی ہیں - بعض عورتون کے
بچے بھی انہین کے ساتھہ مرے پڑے تھے - یہ سب لاشیں اس
گھر مین نہایت ہی خوفناک طور پر عصمت دری کر نے اور اعضا
بگاڑ دیئے جانے کے بعد پھینک دی گئی تھیں - بعض عورتون
کی دونون چھاتیاں کاٹ ڈالی گئی تھیں - بعض عورتون کو بری
طرح سے چیر ڈالا تھا حتی کہ چھوٹے چھوٹے بچے پاجیانہ طور
پر چھید ڈالے گئے تھے - مین اس گھر سے نکل کر
دوسرے گھر میں گیا - یہان بھی ویسا ہی منظر دیکھنے میں آیا -
تمام صحن لاشون سے پٹا تھا - مین نے اپنے دو اردلیون
کو حکم دیا کہ لاشون کو گن لو - انہون نے آکر مجھسے ایک
سو بیس کی تعداد بتائی - افسرون نے اسوقت حملوں سے فراغت پائی
ہی - مین سیدھا ایطالوی مظالم کی مزید شہادت کی تلاش میں
وہان چلا گیا جہان پہلے ایطالوی مقیم تھے - مین ہنی تک جا
پہونچا اور یہان مجھے اور بھی خطرناک منظر نظر آیا - مین مسجد
کی طرف بڑھا دروازہ بند تھا - مین نے اسے کھول ڈالا - مسجد

کا سارا صحن لال تھا - میرا پیر ایک چھوٹی لڑکی کی لاش سے
جالگا جو عورتوں کی لاش کے ڈھیر پر پھینک دبئے جانے کے
باعث نیچے کو لڑھک آئی تھی - یہ منظر دیکھکر مجھے غش آگیا
اور میری طبیعت خراب ہوگئی - عول کی غول عورتیں ننگی ہوئی
تھیں جنکو سنگینوں یا میخوں سے چھید ڈالا گیا تھا یا انکے اعضا
دوسرے طریقوں سے بگاڑ دیے گئے تھے - ایسی خوفناک بات
کی نسبت ہر لفظ جو لکھا جا رہا ہے اسکی اہمیت سے میں
بخوبی واقف ہوں - میں آگے چلکر بعض واقعات ایسے بیان
کرونگا جنکی اہمیت ہر شخص پر ظاہر ہو جائیگی - اسمیں ذرا
بھی شک و شبہہ نہیں کہ قاتلوں نے سنگینوں کا استعمال کیا -
ایک لاش میں تو میں نے یہ دیکھا کہ سنگین کا ایک حصہ ایک
عورت کی کھوپڑی میں مضبوطی سے چبھا ہوا رہگیا تھا -
اسکے آس پاس ایک دو ایطالوی ٹوپیاں بھی پڑی تھیں - یہ
ٹوپیاں شولے کی تھیں جسکا اندرونی حصہ سبز تھا - خون سے
لتھڑ جانے کے باعث ٹوپیوں کے مالکوں نے انہیں بیکار سمجھکر
چھوڑ دیا تھا - بہت سی لاشوں کے مختلف حصوں حتی منہہ پر
بوٹوں کا نشان موجود تھا - ایک عورت کے منہہ میں تو ایک
ایطالوی سپاہی کے بوٹ کی ایںڈی اکھڑ کر رہگئی تھی -
معلوم ہوتا تھا کہ کسی ایطالوی سپاہی نے اس بد قسمت عورت کا
منہہ اپنے پیروں سے کچلا تھا - کیا تعجب کہ نزاع کی حالت میں
اس عورت نے بوٹ کی ایںڈی کو کاٹ کھایا ہو - کیونکہ
ایںڈی منہہ میں موجود تھی - میں گھبرا کر مسجد سے باہر آیا
اور وہ خوفناک نظارہ جو میں نے وہاں دیکھا اب تک میری
آنکھوں کے سامنے پھر رہا ہے - وہاں مجھے یہ خیال پیدا ہوا

گی میں ان جرائم کا ہر جگہ ظاہر کردینا اپنا فرض سمجھوں۔
طرابلس تک آنے میں کچھ عرصہ کے لئے مسٹر سپنگس رائٹ کا
ساتھہ ہو گیا تھا۔ یہاں پہونچکر میں نے اسکے کار خانۂ خبر رسانی
کو تلگراف بھیجنے کا ارادہ کر لیا کہ ان حالات کی بخوبی اشاعت
ہو جائے۔ میں نے اپنا برٹش افسر ہونا بلکہ اپنا اور اپنی
رجمنٹ کا نام بھی ظاہر کردیا تھا تا کہ لوگوں کو کہیں یہ خیال
نہو کہ یہ اخبارات کی سنسنی ڈالنے والی خبریں تو نہیں ہیں۔
مسٹر سپنگس رائٹ اسوقت زوارہ میں تھے۔ میں نے انکو
بلوا بھیجا کہ وہ میرے دیکھے ہوے واقعات کی تصویریں کھینچ
لیں۔ بسبیل تذکرہ یہ بیان کر دینا چاہتا ہوں کہ میرا تار
خبر رسانی کے دوران میں الٹ پلٹ دیا گیا اور لندن میں اسطرح
پڑھا گیا کہ گویا میں نے اس تار کو مسٹر سپنگس رائٹ کی
طرف سے بھیجا ہے۔ حالانکہ یہ بات فی الحقیقت نہ تھی۔ بد قسمتی
سے مسٹر سپنگس رائٹ ہمارے پاس دیر میں پہونچے چونکہ عرب
اپنی عورتوں کے دفن کردینے میں عجلت اور اصرار کر رہے تھے
لہذا وہ متذکرۂ بالا واقعات کی تصویریں نہ لے سکے۔ لیکن
مجھے یقین ہے کہ انہوں نے قبرستان کا فوٹو کھینچ لیا ہے۔
تیز صحرائی ہوا کے باعث اکثر قبروں سے بالو اڑ گیا تھا اور
اعضا دکھلائی دیتے تھے۔ اگر یہ کہا جاے کہ جو لاشیں میرے
دیکھنے میں آئیں وہ ہیضہ کے مریضوں کی ہونگی یا یہ کہ
صحرائی کتوں نے لاشوں کو کھایا ہوگا۔ اس کا جواب میں یہ
دیتا ہوں اور صرف اسقدر کہتا ہوں کہ میں نے آج تک یہ
کبھی نہیں سنا کہ کسی سرکش کے کتے نے آج تک ایک
گرہ بھی باندھی ہو۔ نہ کہ عورتوں اور چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کے

غول کے غول رسیوں سے باندہ دیئے گئے ہوں - یہ بہی میں نے
نہیں سنا ہے کہ صحرائی کتے بوٹ پہنے رہتے ہیں کہ جن شکاروں
پر وہ اپنے دانت تیز کرتے ہیں اپر بوٹ کا نشان پڑ جاتا ہے -
صحرائی کتے ٹوپیاں بہی نہیں پہنتے - اگر فی الحقیقت یہ لاشین
ہیضہ کے مریضوں کی ہوتیں تو کیا عرب ان لاشوں کو مسجد
مین ڈالکر اسے آلودہ کردیتے ؟ - ہرگز نہیں - ایطالوی اس مقام
پر پہلے موجود تہے جہاں بہت سخت جنگ ہوئی اور جسمیں
ہم لوگوں کو سخت نقصانات اٹھانے پڑے تہے - لیکن جب ہم
لوگوں نے ایطالویوں کو بھگادیا تو ہم نے اپنے سپاہیوں کو واپس
بلا لیا تہا لھذا وہاں اسوقت تک ذخیرہ کے متعلق بہی کوئی جستجو
نہ ہوئی تہی - یہ بہی بیان کیا جاتا ہے کہ ایطالویوں نے مجبور ہوکر
عربوں کی عورتوں کے ساتھہ سنگین تدابیر اسوجہ سے کیں کہ
عورتیں بہی اپنے مردوں کی طرح لڑتی تہیں - لیکن یہ بیان بالکل
مہمل اور تمسخر انگیز ہے - عرب کی عورتوں سے زیادہ
بزدل کوئی نہیں جو بندوق کے فیر کا حواب دیکھتے ہی کھڑکی
سے باہر کود جائینگی - جیسے عربوں کے مرد شجاع اور جنگجو ہیں
ویسی ہی انکی عورتیں بزدل ہیں اور وہ یقیناً جنگ میں شریک
نہیں ہوتیں - یہ ممکن ہے کہ ان متفرق مکانات مین جہاں بندوقوں
کی مار ہوئی عورتوں نے اپنے شوہروں کی بندوقوں کو بھردیا ہو
لیکن اس سے زیادہ انہوں نے کچھہ نہ کیا ہوگا - عورتیں فوج
سے علیحدہ رہتی ہیں - نخلستان کی عورتیں اپنے گھروں مین باقی
رہگئی تہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ ایطالیوں کے ہاتھوں مین
جا پڑیں - میری توجہ ان بظاہر صحیح قصابیوں کی طرف مائل
کی گئی ہے جن میں یہ مذکور ہوا ہے کہ برقۃ الحمرا مین ایطالوی

قیدیون کے ساتھہ عربون نے برا سلوک کیا - لیکن چونکہ مین
برقةالحمرا (بن عازی) کو نہین گیا لهذا مین انکی نسبت کچھہ
نہین کہہ سکتا - انکا وقوع پذیر ہونا قرین قیاس معلوم ہوتا
ھے - مجلساں مین جو مظالم عربون کے ساتھہ کے گئے ان سے
وہ مجنون اور از دست رفتہ ھوگئے ھے اور جو کچھہ ایطالویون
نے انکی عورتون کے ساتھہ کیا اسکے لئے عربون نے جو کچھہ
بہی کیا وہ بہت حق بجانب ھے - مسجد مین یہ سب واقعات
دیکھنے کے بعد مین نے عربون کے مزاج کا کچھہ حال معلوم کیا
میرے ساتھہ ترکی سپاہی ، ایک مترجم اور عربون کی ایک جماعت
ایک شیخ کی نگرانی مین تہی - ہم لوگون نے آٹھہ عربون
کی لاشین دیکھین جنکو اس بری طرح سے مارا گیا تھا کہ مین
اسکا بیان اظہار مین نہین کرسکتا - سب کے سب ایک طرح مارے
گئے تھے - بڑے بیڈھب اور وحشت انگیز زخم پہونچائے گئے تھے
اور بظاہر ہتھوڑون سے یہ حرکتین کی گئی تہین - ہم لوگ تقریباً
پانچ سو گز گئے ہونگے کہ ایک مکان سے ایطالویون نے ہم پر
فیر کرنے شروع کئے - عرب جو غصہ کے مارے آگ بگولہ
ہو رہے تھے میرے اختیار سے نکل کر مکان پر جا پہونچے اور
اسے گھیر لیا - بعض ایطالوی بھاگ کھڑے ہوئے - لیکن دو
ایطالوی زخمی ہوکر بھاگ نہ سکے - انہین عربون نے گرفتار کرکے
باہر گھسیٹ نکالا - یہ دونون تھرتھر کانپتے اور ہاتھہ جوڑ کر
جان بخشی چاہتے تھے لیکن گرفتار کرنے والون کے خیال سے رحم
بہت دور تھا - عربون نے دونون کو میخین ٹھونک کر دیوار
مین جڑ دینا چاہا - عرب غصہ کے مارے پاگل ہوگئے تھے -
شیخ جسکا مین نے اوپر تذکرہ کیا ہے نہایت ہی رحم دل آدمی

تھا لیکن جو کچھہ اس نے اپنی آنکھون سے کبھی دیکھا تھا
اس سے اسکی آنکھون میں تاریکی چھا گئی تھی - جنگ میں
یہ ھی شیخ زخمیون کے ساتھہ بہت ھمدردی اور انسانیت برتتا تھا -
حالانکہ میرے اور میرے ھمراھیون کے لئے بہت خطرہ تھا مگر
مین نے بہت منت و سماجت کی - میں نے اپنے ترکی سپاھیون کو
دونون قیدیون کے گھیر لینے کا حکم دیا - ھم لوگون نے انہیں
اسوجہ سے قید نہیں کیا کہ عربون کو عرصہ تک روک رکھنا
نہایت مشکل تھا - پس ھم نے ان دونون مجروحون کو چھوڑ دیا
یہ غالباً وھی دو ایطالوی ھونگے جنہون نے اپنے کمپ میں پھونچکر
یہ بیان کیا کہ عربون نے ھمارے ساتھہ بہت تشدد کئے - یہ دونون
کھپچیون سے زخمی ھوے تھے - ایک کے دھنے بازو میں گولی کا
زخم تھا اگر یہ دونون سچے اور ابتک زندہ ھیں تو وہ ھمارے
اس بیان کی تصدیق کرینگے ،،

قبل اسکے کہ لفٹنٹ موصوف کے مابقی حالات کا سلسلہ جاری کیا
جاے یہ مناسب معلوم ھوتا ھے کہ ایطالویون کی قصابی کے حالات
جو دیگر منصف مزاج یورپین اخبارات کے نامہ نگارون نے چشم دید
لکھے ھیں اس موقع پر درج کردیے جائیں *

ڈیلی میل لندن کے نامہ نگار مقیم طرابلس نے

ایطالیون کی سفاکی اور قساوت

حسب ذیل مضمون بھیجا تھا - ۲۷ - اکتوبر کو
مین مستر ڈیوس نامہ نگار مارننگ پوسٹ اور مسٹر
گرانٹ نامہ نگار ڈیلی میرر لندن کے ساتھہ ایطالویون
کے تجاوز کردہ مقام کے دیکھنے اور ،، برساگلری ،، کے ایک افسر سے
ملنے کو نکلا - ھم اس بڑی سڑک سے جو رسالہ کی بارک
تے ھوکر چاھاتی بوملیانا کے جنوب و مشرق کے گوشہ مین

ریگستان کو جاتی ہے ، جا رہے تھے - جب سے ایطالوی
طرابلس پر قابض ہوے ہیں اس سڑک سے میرا گذر اکثر
تنہا ہوا ہے اور بہت سے عربوں انکی عورتوں اور بچوں کو
جو شہر کے جنوب میں رہتے ہیں آتے جاتے میں نے دیکھا ہے -
ایک مرتبہ اندھیرا ہو گیا تھا اور میں راستہ بھول گیا تھا کہ
یکا یک ایک بڈھی عورت نے خود بخود گھر سے نکلکر مجھکو
راستہ بتا دیا - جب کبھی میرا اتفاق اس نخلستان کے کسی حصہ
سے ہوا میرے دیکھنے میں ایک بھی عرب مسلح نظر نہ آیا اور
ایک شخص بھی مجھے ایسا نہیں ملا جسنے ذرا بھی دشمنی یا
گستاخی کا اظہار کیا ہو - جب سے طرابلس پر قبضہ ہوا ہمیشہ
بعد سپاہی روز مرہ اسی سڑک سے باہر کی چوکیوں کو جاتے
تھے - ہمیشہ عرب ایطالوی سپاہ کے ساتھ بخلق پیش آئے - وہ
کھجور وغیرہ کی تجارت میں مشغول تھے - میں نے کبھی کسی
بد امنی یا بے چینی کا حال نہ تو سنا اور نہ دیکھا - مگر یہ
واقعات ۲۳ اکتوبر کے ہنگامہ کے قبل کے ہیں - میں ان اسباب
کا جن سے یہ افسوس ناک واقعہ وقوع پذیر ہوا تذکرہ نہ کرونگا
کیونکہ وہ مختلف ذرائع سے حاصل ہوسکتے ہیں - لیکن اس
خیال سے کہ ایطالوی افسران جنگ کے ذمہ کسقدر الزامات عاید
ہو سکتے ہیں ان واقعات کو بخوبی بیان کردینا چاہتا ہوں -
شہر سے نکلتے ہی میری نظر پچاس یا ستر مرد و لڑکوں پر
پڑی جو شہر میں ۲۵ اکتوبر یا اسکے ایک دن قبل پکڑ کر
بلا کسی شہادت کے مار ڈالے گئے تھے - ان میں زیادہ تر وہ
لوگ گرفتار ہوکر مار ڈالے گئے تھے جنکے پاس مطلقاً ہتھیار
نہ تھے - جنرل کینوا نے یہ حکم دیدیا تھا کہ جستقدر عرب طرابلس



نخلستان میں عربوں کے قتل عام کا نمونہ

یا نخلستان میں پائے جائیں ان سب کو ہلاک کردیا جاے -

عربوں کی مشکیں باندھ کر سے دریغ گولیوں کا نشانہ بنایا جاتا تھا - کشتوں کے واقعی پشتے لگ گئے تھے - لاشوں کا انبار ۱۵ گز چوڑا اور ۵ گز اونچا تھا - تلے اوپر لاشیں بے ترتیبی سے ڈھیر کی ڈھیر لگی تھیں - حسوقت اس عول کو گولیوں کا نشانہ بنایا گیا میں موحود نہ تھا - لیکن اخبار نیو یارک ورلڈ کے نامہ نگار مسٹر میکالا و دیگر نامہ نگاروں نے بچشم خود دیکھا ھے - حس وحشیانہ طور سے وہ قتل کئے گئے اسکے متعلق ان نامہ نگاروں کی شہادت ناطق ھے - بہرکیف میں ان واقعات کا تذکرہ نہیں کرنا چاھتا بلکہ صرف ان واقعات کو لکھتا ہوں جو خود میرے دیکھنے میں آے -

ایک بہت ضعیف مرد کی لاش سڑک پر میں نے پڑی دیکھی - حس طریقہ سے یہ لاش پڑی تھی اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ شخص یا تو بھاگ رہا تھا یا راستہ چل رہا تھا کہ گولی سے اسکا کام تمام کیا گیا - تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر تازہ لاشیں ہمارے دیکھنے میں آئیں جو مختلف ڈھب سے پڑی تھیں - اکثر ایسی لاشیں بھی دیکھنے میں آئیں جمیں صاف صاف سنگینوں کی مار کے نشانات موحود تھے - ایسی بھی لاشیں ملیں جنکو بندوقوں کے کندوں سے پاش پاش کردیا گیا تھا - معلوم ہوتا تھا زخمی ہوکر بہت سے گھٹنوں کے بل چلکر سڑک کے کنارے پر مرگئے -

سڑک سے صحرا تک عربوں کی چھل پھل نظر آتی تھی اور جہاں مرد بچے عورتیں سبھی تھے اب اسمیں سواے مردوں کے کچھ پایا نہیں جاتا - سڑک کے دونوں جانب جو مکانات تھے اسکے مکینوں کو زبر دستی گھس کر اندر ہی یا باہر گھسیٹ کر گولی سے مار ڈالا تھا - اس سڑک سے جو اور راستے

گھومتے ھین اسپر بھی جا بجا لاشیں جدا جدا اور اکٹھا
دیکھنے میں آئیں - ایك مقام پر دو یہودی بھی پڑے ملے
جنکے ساتھہ بھی وھی ساوك ھوا جو اوروں کے ساتھہ کیا گیا تھا -
دو میل کے فاصلہ تك ایك بھی زندہ عرب ، کیا مرد کیا عورت
کیا بچہ ھمارے نظر سے نہیں گزرا - ایطالوی چوکی کے پاس
تقریباً پچاس مرد اور لڑکے مرے پڑے تھے جو غالبا ایك دن
پہلے یہاں لا کر اکٹھا مارے گئے تھے - بہتیروں کی لاشوں
پر سنگینوں اور کرچوں کا زخم موجود تھا - ایك لاش کا سر
بالکل چورچور کردیا گیا تھا - یہ زخم سوائے بندوق کے کندے کے
اور کسی شے سے نہیں پہونچ سکتا تھا - اسکے بعد ھم لوگ
" برساگلری " کے قیام گاہ پر پہونچے جو قلعہ کے نام سے مشہور
تھا - لیکن ھم لوگ یہاں دیر تك نہیں ٹھہرے کیونکہ ایطالوی فوج
کو یہ حکم ھوگیا تھا کہ اس مقام کو چھوڑ کر شہر کے قریب
آجاؤ - قلعہ خالی کر کے اڑا دیا گیا - اسکے ساتھہ ھی ایك بڑی
سفید عمارت کو بھی جو زراعتی کالج کے نام سے مشہور تھی ایطالویوں نے
چھوڑدیا - اس مقام پر ایطالوی شروع ھی سے مقیم تھے - اور یہاں
ایطالوی فوج کے ساتھہ بہت سے عرب مقیم تھے جو ایطالوں کے
لئے پانی لانے یا جنگل میں اپنی بکریاں چرانے کے بعد
شام ھونے پر ایطالوی لین میں چلے آتے تھے - اسی عمارت
میں میں نے بہت سے عربوں کے لڑکے بھی دیکھے تھے -
جو لوگ ایطالویوں کی آمد کے زمانہ سے انہیں کے ساتھہ رہتے
ھوں وہ حملہ کرنے کے مجرم قرار نہیں دے جا سکتے اور اگر
واقعی ان کی طرف سے مخالفت کا اظہار ھوا تو ۲۳ اکتوبر
ھی کو جب کہ شہر میں فتنہ برپا ھوگیا تھا ان لوگوں کو

قتل کردیا گیا ہوتا اور انکو چار دن تک مڈلانے کی اجازت
نہ دیجاتی - جب ایطالوی فوج نے مقامات مذکورہ کو چھوڑنا شروع
کیا انہیں عربون مین سے ایک عرب ایطالوی سپاہیون کے پیچھے
پیچھے ہولیا اور وہ غالباً انکی پناہ مین آجانے کے لئے شہر
کو جا رہا تھا - وہ ۳۰ گز فاصلہ پر رہا ہوگا کہ تقریباً
ایک درجن سپاہیون نے دفعتاً مڑکر اسپر فیر کردیا - بیچارہ
زخمی ہوکر جان بچانے کو خندق مین جانا چاہتا تھا کہ ایک
ایطالوی سپاہی نے اسپر اپنی بندوق سر کی اور وہ گرپڑا - کئی
سپاہی خندق تک جا پہونچے مگر کچھہ فیر بازی نہ ہوئی کیونکہ وہ
تو پہلے ہی مرچکا تھا - ایک اور بہت بڈھا عرب ، کالج کی دیوار
کے سہارے سے سر جھکائے اسطرح بیٹھا تھا گویا اپنی زندگی سے
هاتھہ دھوچکا ہے یا اپنے دوستون اور عزیزون کے مارے جانے
اور اپنے بچ رہنے پر اظہار افسوس کر رہا تھا کہ دور ہی
سے ایطالویون نے اسپر نشانہ لگایا - اسکے بعد ہملوگ خندقون
کی طرف چلے جہان مردون کا ڈھیر لگا تھا - ایک
جماعت ایطالوی سپاہیون کی ان لاشون کے دفنانے کو خندق
کھود رہی تھی - ایطالوی بری اور بحری سپاہی اور بعض
ایطالوی اخبار نویس اس ڈھیر کے چارون طرف کھڑے کچھہ
باتین کر رہے تھے - بعض ہنس رہے تھے - بعض فوٹو لے رہے تھے -
اسکے بعد ہم شہر کی طرف اسی سڑک سے واپس ہونے لگے -
یکا یک بندوق کے سر ہونے کی آواز آئی اور ہم نے دیکھا
کہ ہم سے سو گز کے فاصلہ پر کوئی چیز گھر سے نکلکر
سڑک کے بیچ مین گر پڑی - مسٹر گرانٹ نے مجھسے کہا دیکھو
کوئی سولجر یا عرب لیٹکر ہم پر نشانہ تاک رہا ہے - مین نے

کہا « نہیں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ یہ کیا ھے لیکن مین نے
اسے حرکت کرتے بیشك دیکھا ھے » - ھم آگے بڑھے تو کیا
دیکھتے ھیں کہ ایك نوجوان عرب عبا مین لپٹا ھوا گھٹنوں کے
بل چل کر جھونپڑے تك جا پھونچا ھے - درواره کے سامنے
خون سے تربتر اور قریب‌المرگ معلوم ھوتا تھا - ھمارے آنے کی
آواز سنکر وہ چھپنے کے لئے چلا تھا کہ اسی اثنا مین ایك عرب
عورت جو بیشك اسکی بی‌بی تھی جھونپڑے سے دوڑتی ھوئی آئی -
ھاتھہ میں اسکے پیالہ تھا - ھم لوگون کو آتے دیکھکر پھر اندر چلی
گئی - ھم لوگون کے اختیار میں کیا تھا - حیران تھے کہ اس شخص
کو کسنے مارڈالا - کیونکہ کوئی ایطالوی سولجر بھی دیکھنے مین نہ
آیا تھا لیکن سڑك کے موڑ پر جب ھم پھونچے تو ھم نے ایطالوی
فوج کا ایك دستہ ایك افسر کی نگرانی میں دیکھا اور یہ وھی
لوگ تھے جنھوں نے اس عرب کو اسکے گھر سے نکال کر اسکی
بی‌بی کے سامنے مارڈالا تھا - جبکہ یہ ایطالوی دستہ جا رھا تھا
تین سیدھے سادے عرب سڑك پر سے آتے ھوئے ملے جنکے
پاس ایك بھی ھتھیار نہ تھا - یہ سب سفید لباس پہنے معزز طبقہ
کے معلوم ھوتے تھے - ایك نظر سے معلوم ھوسکتا تھا کہ یہ
جنگجو اشخاص مین سے نہ تھے - نخلستان کے زمینداروں میں سے
تھے جو اپنے جان و مال کو ایك کمزور فتنہ مین خراب کرنا
پسند نہ کرتے تھے - ایك انمین سے پچاس برس کا دوسرا تیس
برس کا اور تیسرا نوجوان لڑکا تھا - افسوس انکی طاھرا صورتون
سے انہیں کچھہ فائدہ نہ پھونچا - اسی دستہ کے افسر نے سب
کو گرفتار کرنیکا حکم دیا اور ایك سوال بھی پوچھے بغیر (کیونکہ
ایطالیون کے ساتھہ کوئی ترجمان نہ ھوتا تھا سواے اسکے کہ

ایطالوی سپاہی خود عربی بول سکتے ہوں مگر یہ شاذ ونادر ہوتا تھا) ان عربوں کو بھی سپاہی ایک جھونپڑے کے اندر لیگئے اور دیوار سے کھڑا کر کے گولیوں سے جھید ڈالا - اس طرح نہیں کہ موج سے والی کا سر ہوا ہو بلکہ سپاہیوں نے متفرق فیر کئے - اگرچہ ۲۷ اکتوبر کی سہ پہر کو کوئی جنگ نہیں ہوئی لیکن نخلستان کے ہر حصہ میں برابر فیر ہوتے رہے اور اکثر بعیر افسروں کے سپاہی جہاں چاہتے گھومتے اور جو ملجاتا اسے زندہ نہ چھوڑتے تھے - اس شاہراہ پر تقریباً ایک سو سے زاید لاشیں ہم لوگوں کے دیکھنے میں آئیں اور چونکہ اسیطرح کی حرکتیں تمام نخلستان میں ہر جگہ وقوع پذیر ہوئیں یہ اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے کہ کسقدر معصوم اور بے گناہ مرد عورت اور بچے کس بیرحمی سے ان عربوں کے ساتھہ مار ڈالے گئے ہونگے ، جنہوں نے فی الواقع ایطالوی سپاہ پر پیچھے سے حملہ کیا تھا *

اسی سلسلہ میں مسٹر میکلا کا وہ لکچر بھی درج کردینے کے لایق ہے جو انہوں نے جنگ سے واپس آکر لندن میں میجک لالٹین کے ذریعہ سے دکھلایا تھا - اس جلسہ میں کچھہ ایطالوی مقیم لندن بھی شریک تھے - مسٹر میکلا ایک مشہور اخبار نویس اور رومن کاتھلک مذہب کے پیرو ہیں - کاتھلک مذہب کا پاپا روما یعنی اٹلی کے دارالسلطنۃ میں روحانی سلطنت کا بادشاہ سمجھا جاتا ہے - مسٹر موصوف طرابلس میں نیو یارک ورلڈ کی طرف سے نامہ نگار ہوکر گئے تھے - آپ عرصہ تک مشہور انگریزی اخبارات کی ایڈیٹری کرچکے ہیں اور بہ حیثیت نامہ نگار جنگ کے بہت مشہور ہیں ، لکچر حسب ذیل ہے *

وقایع نگار جنگ کا لکچر

نہ تو مین عربون کا دوست ہوئی اور نہ اطالویون کا دشمن - مین مراکو سے جہان کے عربون نے مجھے دوستی کا کوئی موقع نہین دیا طرابلس پھونچا - یہان ایک ہزار پانسچ سو برس کے بعد ایطالویون کو پھر انکے ملک مین واپس آتے دیکھکر جو عرصہ تک روما والون کی مستعمرات مین سے رہا ہے مین بہت متاثر ہوا تھا - روما کے قیصرون میں سے ایک قیصر یہیں پیدا ہوا تھا - شہر طرابلس میں اٹلی والون کا ایک قدیم محراب موجود ہے اگر چہ اب اسمین بائسکوپ کا تماشا ہوتا اور شراب فروخت ہوتی ہے - ہر گلی کوچہ میں رومن ستونون کے نشانات ملتے ہین - ایسی قوم کے جنھون نے دائمی شاہراہین منادر و عمارات بنائیں اگر پھر واپس آنے پر مین متاثر نہ ہوتا تو یہ میری عقل کی خرابی ہوتی - ان واقعات سے مین اسقدر متاثر ہوا کہ مین نے نظم لکھنی شروع کی ، حالانکہ ایسا خوفناک کام مین نے جنگی نامہ نگار کی حیثیت سے اسکے پہلے کبھی نہ کیا تھا - ایسے شخص کی نسبت ایطالویون کے دشمن ہونے کا الزام نہین دیا جا سکتا - یہان آنے کے چند مدت قبل ایک ایطالوی جنٹلمین جم ٹھونک کر مجھسے ڈول لڑنے کی دھمکی دے چکا ہے - ظاہر ہے کہ بعض لوگ مجھے اٹلی کا جانی دشمن سمجھتے ہین (اطالویون کی طرف سے دخل در معقولات ہوا) - مگر حضرات سامعین جو کچھہ مین لکھتا یا بولتا ہون وہ اٹلی کی محبت پر مبنی ہے (نعرۂ مسرت) اٹلی کے بہت بڑے دشمن وہ لوگ ہین جو ان واقعات پر خاک ڈالنا چاہتے ہین (نعرہ ہاے مسرت) - نیز وہ لوگ ہین جنھون نے ایک حربی فوج کو جنرل کنیوا ایسے شخص کی

ما تحتی مین چھوڑ دیا ہے - ایطالویون کا بیان ہے کہ عربون نے انپر پیچھے سے حملہ کیا لیکن اگر کوئی شہد کی مکھیون کے چھتے کو چھیڑے جسپر مکھیان اسے کاٹ کھائین پھر اگر یہ ہی شخص مکھیون کو دغاباز اور شریر کہے تو مین اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکونگا - ایطالویون کا بیان ہے کہ عربون نے اطاعت کی قسم کھائی تھی - لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یون ہی ہوتا چلا آیا ہے کہ جب کوئی قوی قوم کمزور قوم کو پسپا کرنے پر آمادہ ہوجاتی ہے تو ہمیشہ ایک نہ ایک کمزور قوم کا اپنے ہم وطنون کی طرف سے اطاعت کی قسم کھانے کو تیار ہوجاتا ہے اور جیسا کہ قاعدہ کہتا ہے ایسا شخص بے اعتبار اور انگشت نما اہل سیاست ہوتا ہے - ایطالویون کے آگے جسنے اطاعت کی قسم کھائی وہ بے اعتبار اہل سیاست ایک عرب حسن قرمانلی ہے - کئی برس گزرے ایطالویون نے اس شخص کی روح و جسم دونون کو خرید لیا تھا - جنرل ریکی کے طرابلس مین اترنے پر حسن قرمانلی نے نہایت فیاضی سے طرابلس کو ایطالویون کے حوالہ کردیا لیکن اسے عربون کی طرف سے کیا معنی اپنے ہی اہل و عیال کی جانب سے گفتگو کرنے کا کیا حق حاصل تھا ؟ - اس شخص کا اکلوتا بیٹا آج ہی صحرا میں عربون کے رسالہ مین افسر ہے (اظہارمسرت) طرابلس سے میرے روانہ ہونے کے چند دن قبل باپ نے بیٹے کو یہ پیغام بھیجا کہ تم آکر ایطالویون کے ہاتھہ سے دولت اور عزت حاصل کرو - لیکن اسنے یہ جواب دیا کہ مین طرابلس اؤنگا مگر اپنے عرب سوارون کو ساتھہ لیکر اور پہونچکر جس شخص کو اول پھانسی دیدونگا وہ تم ہوگے (اظہار مسرت) - باوجود اس واقعہ کے یہ جنرل کنیوا کی سادگی تھی جسنے حسن

قرمانلی کو عربون کا وکیل سمجھہ لیا - حالانکہ اسے اپنے ہی بیٹے
کے طرف سے گفتگو کرنے کا کچھہ حق حاصل نہ تھا - معلوم
ہوتا ہے وہ خوش اعتقاد تھا - لیکن عربون کو یہ الزام نہیں
دیا جا سکتا کہ انہون نے اس سادگی سے فایدہ اٹھایا اور یہ
گویا ایسا ہی کہ ڈنبر مین کرامول پر اسکاچ قوم سے فایدہ اٹھانے
کا الزام دیاجائے *

۲۳ - اکتوبر کو ایطالویون کی پشت پر جنہون نے فیر کئیے
وہ امن پسند دھقانی عرب نہ تھے بلکہ وہ عرب تھے جو صحرا سے
جنرل کنیوا کی سادہ لوحی سے فایدہ اٹھاکر گھس آئے تھے - یہ
لوگ قتل ہوئے لیکن یہ تو مرنے ہی کے لئیے خوش خوش آئے
تھے - مین ایطالویون کو اس واقعہ کا جو ۲۳ اکتوبر کو ظہور
پذیر ہوا ملزم قرار نہیں دیتا جسمیں بہی بہت سی عورتیں اور
بچے مقتول ہوئے کیونکہ اسے جنگی اتفاقات کہا جا سکتا ہے -
لیکن میں ایطالویوں کو اس واقعہ کا جو ۲٦ اکتوبر سنہ ۱۹۱۲
کو ظہور پذیر ہوا ملزم ٹھہراتا ہون - میں نے اس دن صبح
کو ایطالوی خندقون میں بڑے زور شور سے توپون اور بندوقون
کے فیرون کی آواز سنی - میں نکل کر باہر آیا - کیا دیکھتا
ہون کہ ایک مقام پر مشرق کی طرف ایطالوی صف درہم و
برہم ہوگئی ہے اور ایطالوی سپاہی بالو کے بورون کے پیچھے
چھپے ہین - پھر مین نے دیکھا کہ جہازی گورے اترے اور
سب کے سب فیر مین مشمول ہوئے - قلعہ اور ایطالوی مقدمۃالجیش
کے بیچ مین اسپارٹو گھاس کا وہ کارخانہ واقع تھا جسے بنک دی
روما نے قایم کیا ہے - اس کار خانہ کے چارون طرف مزدورن کا
ایک گانون آباد تھا جسمین زیادہ تر غریب آدمی آباد تھے -

ایطالویوں کی کمکی فوج اسی راستہ سے ۲۶ اکتوبر کو گذر رہی تھی کہ کئی فیر سنائی دئے - مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ فیر کدھر سے ہوئے - کہتے ہیں اس سے ایك ایطالوی کی ٹانگ مین زخم آیا لیکن مین نے ہر چند ڈھونڈھا اس زخمی کا کچھہ پتہ نہ چلا - انہیں فیروں سے چار ہزار آدمی قتل کئے گئے (زور سے شرم - شرم) - اس گاؤں مین قتل عام ہونا شروع ہوا اور پھر اس طرح کہ کامل ۳ دن تك قتل عام کا بازار یہاں سے لیکر نخلستان تك گرم رہا - ایك ایطالوی جو اس جلسہ مین موجود تھا پوچھنے لگا " یہ تعداد کیونکر معلوم ہوئی " - مسٹر میکلالا نے جواب دیا کہ میری اطلاعات کے ذرایع مختلف ہین حتی کہ جرمنی اور فرانسیسی (آہ آہ) - مجرمانہ غفلت یکایك مجرمانہ سختی میں تبدیل ہوگئی - میں اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہوں - جب ایطالویوں نے گاؤن کو چاروں طرف سے گھیر کر آگ لگا دی تو ایطالوی سپاہیوں کو یہ حکم دیا گیا جہان جاؤ گھومو اور جو نظر پڑے اسے مارڈالو - مین نے یہ حال بچشم خود دیکھا ہے - مین نے گاؤن مین دو بیمار بڈھی عورتون کو دیکھا جنھوں نے عمر بھر غالباً ریل نہ دیکھی ہوگی - انکا مار ڈالنا قتل عمد کہا جاسکتا ہے - ایك چھوٹے لڑکے کو مین نے دیکھا زمین پر بیمار پڑا تھا معلوم ہوتا تھا اسکو گھر سے باہر نکال لائے تھے - مین نے تین عورتین دیکھین جسکی مدد کرنے سے انکار کردیا گیا تھا - ان عورتوں کو حالت پر کتون کی طرح مرجانے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا - اور وہ اسی طرح مرگئین - صاحبو ! مین اسے جنگ نہین کہتا (اظہار مسرت) - کامل ۳ دن تك قصابی جاری رہی - مقتول کے رشتہ داروں کو ایطالوی برابر نخبرین بھیجتے

ایطالویون کی کمکی فوج اسی راستہ سے ۲۶ اکتوبر کو گذر رہی تھی کہ کئی فیر سنائی دئے - مجھے یہ معلوم نہ ہوا کہ یہ فیر کدھر سے ہوئے - کہتے ہیں اس سے ایک ایطالوی کی ٹانگ میں زخم آیا لیکن مین نے ہر چند ڈھونڈھا اس زخمی کا کچھہ پتہ نہ چلا - انہیں فیرون سے چار ہزار آدمی قتل کئے گئے (زور سے شرم - شرم) - اس گاؤن مین قتل عام ہونا شروع ہوا اور پھر اس طرح کہ کامل ۳ دن تک قتل عام کا بازار یہان سے لیکر نخلستان تک گرم رہا - ایک ایطالوی جو اس جلسہ مین موجود تھا پوچھنے لگا " یہ تعداد کیونکر معلوم ہوئی " - مسٹر میکالا نے جواب دیا کہ میری اطلاعات کے ذرایع مختلف ہین حتی کہ جرمنی اور فرانسیسی (آہ آہ) - مجرمانہ غفلت یکایک مجرمانہ سختی میں تبدیل ہوگئی - میں اپنے چشم دید حالات بیان کرتا ہون - جب ایطالویون نے گاؤن کو چارون طرف سے گھیر کر آگ لگا دی تو ایطالوی سپاہیون کو یہ حکم دیا گیا جہان چاہو گھومو اور جو نظر پڑے اسے مارڈالو - مین نے یہ حال بچشم خود دیکھا ہے - مین نے گاؤن مین دو بیمار بڈھی عورتون کو دیکھا جنھون نے عمر بھر غالباً رفل نہ دیکھی ہوگی - انکا مار ڈالنا قتل عمد کہا جا سکتا ہے - ایک چھوٹے لڑکے کو مین نے دیکھا زمین پر بیمار پڑا تھا معلوم ہوتا تھا اسکو گھر سے باہر نکال لائے تھے - مین نے تین عورتین دیکھین جسکی مدد کرنے سے انکار کردیا گیا تھا - ان عورتون کو خاک پر کتون کی طرح مرجانے کے لئے چھوڑ دیا گیا تھا - اور وہ اسی طرح مرگئین - صاحبو ! مین اسے جنگ نہین کہتا (اظہار مسرت) - کامل ۳ دن تک قصابی جاری رہی - مقتول کے رشتہ دارون کو ایطالوی برابر سنگینین بھونکتے

نے خود ایک افسر کو دیکھا ہے ۔ میں نے ایک دوسرے افسر کو دیکھا کہ وہ اس منظر کا حسین ایک لڑکے کو دیوار کے قریب کھڑا کر کے گولی مارا جارہا تھا ، عکس اتار رہا تھا (شرم) ۔ ایطالوی جو اس مجلس میں موجود تھے انہوں نے ہنگامہ کرنا چاہا ۔ (اسپر ایک ایطالوی افسر کرسی پر کھڑا ہوگیا اور اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہوکر کہنے لگا کہ آپ لوگ صبر کیجئے میں اسکے بعد تقریر کرونگا) ۔ صدر جلسہ نے ایطالویوں کو مخاطب کرکے کہا کہ اگر آپ لوگ جو کچھہ کہ بیان کیا گیا ہے اس سے ناخوش ہوے ہیں تو آپ کو کچھہ تعجب نہ کرنا چاہئے کیونکہ ہملوگ بھی اس حرکت سے ناخوش ہیں جو واقعی سرزد ہوئی ہے ۔ اسکے بعد پھر مسٹر میکالا نے بیان کیا ۔ جنرل کنیوا کا بیان ہے عربوں نے ایطالوی سپاہیوں کے اعضا بگاڑ دئے تھے ۔ لیکن مجھے ایسے ایک واقعہ کی بھی تصویر دستیاب نہیں ہو سکی ورنہ میرا خیال ہے ایطالویوں نے نہایت خوشی سے ایسی تصویریں مجھے دکھائی ہوتیں ۔ میں طرابلس کے اندر رہنے کے علاوہ ایطالوی چھاؤنی کے باہر بھی گیا لیکن ایک بھی ایسا واقعہ میری نظر سے نہیں گذرا اور اگر بالفرض یہ واقعہ صحیح بھی ہو اور یہ مان لیا جاے کہ عربوں نے جنگ کے قواعد کی خلاف ورزی کی تو کیا جنرل کنیوا کے لئے بھی ویسا ہی فعل کرنا لازم آتا ہے ؟ ۔ جنرل کنیوا روما ایسے پر قوت نام کے مرتبہ کو نہیں جانتا ۔ اگر صحرا کے بدوی کوئی گناہ کریں تو کیا روما کو بھی وہی گناہ کرنا چاہئے ؟

رویٹر کے نامہ نگار کی شہادت

مسٹر اسمیڈ بارٹلٹ نامہ نگار رویٹر نے بیان کیا کہ میں یہاں صرف مسٹر میکالا کی دوستی کے باعث آیا ہوں جنگی میں بہت

قدر و منزلت کرتا هون اور میں اس موقع پر پر انکی تائید کرتا هون - مجهے اٹلی کے ساتهه کچهه دشمنی نہیں هے - میں معاف کرنے اور بهول جانے کا طرفدار هون مگر جہان معافی اور چشم پوشی کا موقع هو - ممالک غیر کے نامه نگاران جنگ مقیم طرابلس نہایت خوشی سے اس واقعه کو بهلا دیتے اور معاف بهی کردیتے بشرطیکه جنرل کنیوا یا ایطالوی گورنمنٹ یه کہتی که هملوگون سے غلطی هوئی اور همیں اسکا افسوس هے اور آینده ایسی حرکت سرزد نه هوگی - هملوگ اس معافی کو قبول کر لیتے اور اس معامله کو رفع دفع کر دیتے لیکن گورنمنٹ اٹلی نے بجاے اظہار تاسف کرنے کے هملوگون کو (نامه نگاران جنگ). جهوٹها بتلایا اور یه بیان کیا که هملوگون نے عداوتاً حالات تحریر کئے - لیکن یه بات سر تا پا مضحکه انگیز اور مہمل هے - هر جنگی نامه نگار جس فوج کے ساتهه رهتا هے حتی الوسع اس سے عمده تعلقات رکهنا چاهتا هے - اس سے اسکا قیام خوشگوار هو جاتا هے - وه اطلاعات حاصل کرتا اور اسکا وقت اچها گذرتا هے - میں مسٹر میکالا کی نہایت خوشی سے تائید کرتا هون - اس معامله میں بین المللی دوستی کے لئے سب سے عمده طریقه یه هے که ان باتون کو بهول جانا اور معاف کردینا چاهئے اور اسکا سبب یه هے که میں نے عموماً ایطالوی افسرون کو اپنی غلطی کا معترف پایا هے - انهون نے اپنے جرم کا اقبال کیا هے اور جو کچهه که هوا اسپر اپنا افسوس بهی ظاهر کیا هے - گورمنٹ اٹلی اور جنرل کنیوا پر الزامی ووٹ پاس کرنا چاهئے - لیکن ایطالوی فوج کے افسر اور سپاهیون کو جو اس واقعه پر متاسف هین پهر ملامت کا نشانه نه بنایا جاے - اسپر صدر نشین جلسه نے بیان

کیا کہ کوئی درگذر اور معافی کی استدعا کو بغیر موثر ہوئے سن نہیں سکتا - ہم لوگ اس استدعا کا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم لوگ بھول جانے اور درگذر کرنے کو تیار ہیں بشرطیکہ جرم پر پشیمانی ظاہر کی جاے اور ایسی ضمانت حاصل ہوجائے کہ پھر ایسی حرکت سرزد نہ ہوگی *

جو تصویریں میجک لالٹین کے ذریعہ سے دکھلائی گئیں وہ حسب ذیل تھیں .—

(۱) طرابلس و اطراف *

(۲) اٹلی اور طرابلس *

(۳) طرابلس کا ایک قلعہ *

(٤) قلعۂ طرابلس اور ایک بڑی کرپ توپ جسے عربوں نے خود چھوڑدیا تھا - اطلوی گذشتہ ماہ تک اس توپ کے پکڑنے کی فکر مین مشغول تھے *

(۵) انگریزی افیسر لفٹنٹ مانٹیگو (زور سے نعرۂ آفرین) *

(٦) تصویر اس کام کی جسمیں اطالوی مشغول تھے - اطالوی صحرا پر گولہ باری کر رہے ہیں جسمیں بہت خرچ ہے - ہر دس انچ گولہ کی قیمت سو پونڈ (پندرہ سو روپیہ) ہے - کیا اٹلی اس روپیہ کو اپنے وطن کے بہتر کاموں مین صرف نہیں کرسکتی تھی ؟ .اس گولہ باری کا جواب صحرائی ہوا کی سنسناہٹ اور ریگستانی پہاڑیوں کی پشت سے ترکی رفلوں کی کڑک میں ملتا تھا *

(۷) خندق کی تصویر جسمیں اطالیوں کا رخ صحرا اور شہر کے دونوں جانب حملہ روکنے کے لئے تھا *

(۸) نخلستان کا کنارہ - خندقوں سے اطالومی اپنے حریف پر حملہ کر رہے ہیں *

(۹) ایطالوی سپاہی نخلستان مین جس عرب کو پا ئے مارڈا لتے ہین (ایطالویون نے اس موقع پر دخل دینا چاہا) ۔ صدر جلسہ نے کہا ان لوگون نے اپنے ہم وطنون کی ایسی وحشت گری پہلے کبھی نہین دیکھی ۔ اسی لئے وہ بر افروختہ ہو رہے ہین *

(۱۰) ایك تصویر اس گروہ کی جسمین سب مار ڈالے گئے ۔ ایطالویون نے دخل دینا چاہا ۔ جسپر چیرمین نے کہا میرے ایطالوی دوستو یہان تم میرے ماتحت ہو ۔ مین اس رجنٹ کا کرنل ہون *

(۱۱) بہت سے قیدیون کی تصویر ۔ ان آدمیون کو ایطالوی سپاہیون نے دیوار سے لگا کر کھڑا کیا اور انہین گولی ماردی ۔ نہ تو کوئی مقدمہ ہوا اور نہ انصاف ۔ اخبار نیویارك امریکن بیان کرتا ہے مقدمے قایم ہوتے اور انصاف کیا جاتا تھا اور اپنے بیان کی تصدیق مین ایك عرب کے مقدمہ کی تصویر چھاپی ہے ۔ لیکن صرف یہ ہی ایك رسمی مقدمہ ہوا تھا ۔ کیونکہ یہ شخص جرمنی قونسل خانہ مین ملازم اور اسکا نام قواس تھا ۔ ایطالویون کو اپنے بڑے دوست کی فیلنگ کا کچھہ پاس کرنا پڑا *

(۱۲) تصویر جسمین بہت سے عرب گولی مارے جانے کے لئے لائے جا رہے تھے *

(۱۳) تصویر جسمین بہت سے عرب پھانسی کے لئے لائے جا رہے تھے *

(۱٤) ایضاً ۔ اسپر پھر دخل در معقولات ہوا ۔ صدر نے بیان کیا کہ ان بیہودہ اور بیرحمانہ مداخلتون سے ہمین یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ اگر یہ شخص طرابلس مین ہوتا تو وہ بھی ویسا ہی وحشی اور قسی القلب ہوتا *

(۱۵) دو قیدیون کی تصویر ۔ جنکے ساتھہ عمدہ سلوك نہین

کیا گیا - ایک ایطالوی سپاہی نے اپنے تمام زور سے اسپر ضرب پھونچائی - ممکن ہے کہ یہ لوگ واجب القتل ہون لیکن ان کے ساتھہ کتون کی طرح سلوک نہ کیا جانا چاھئے تھا *

(۱۶) تصویر جسمین نوجوان آدمیون کو صحرا کے کنارے پر لیگئے اور انسے کہا گیا کہ تم لوگ صحرا کی طرف چلے جاو - یہ سنکر وہ لوگ جب چلے تو ایطالوی سپاھیون نے بندقون سے انپر فیر کی - اکثر یہ بھی ہوا کہ فوراً کام تمام کرنے کے لئے ایطالوی سپاہی نے جاکر سنگین بھونک دی - پھر مداخلت ہوئی - اسپر صدر نشین نے کہا کہ مین تم لوگون کو کئی مرتبہ خبردار کرچکا ہون اب مجھے پولیس بلوا کر تمہین نکال دینا پڑیگا - پھر مداخلت ہوئی - واضح رہے کہ جس شخص کو کچھہ آزردگی پھونچی ہو وہ اس پلیٹ فارم پر آکر جو چاہے کہے *

(۱۷) عرب قیدی کی تصویر خیال کرنا چاھئے کہ کس ھنسی خوشی سے موت کا مقابلہ کرنے کو جارہا تھا *

(۱۸) پچاس مردون اور بچون کی تصویر جنہین گولی مار دی گئی - اس سے بڑھکر دلسوز واقعہ میرے دیکھنے مین ہرگز نہین آیا اور یہ وہ واقعات ہین جن سے مین نے شمار و اعداد قایم کئے ہین *

(۱۹) تصویر جسمین دو مرد ایک ایطالوی سپاہی کے ہاتھہ سے مارے گئے - مین اسکا تذکرہ کرنا نہین چاھتا - مجبوری یہ ہوئی کہ اس ایطالوی سپاہی نے ایک لاش کو اسطرح ننگا کردیا کہ فوٹو گرافر کسی اور طرف سے تصویر نہ لیسکا - ۲۴ گھنٹہ تک یہ لاشین سڑک پر پڑی رھین - عرب کی عورتون اور بچون کو اس سڑک سے اسی لئے لاتے تھے کہ وہ اپنی قوم کی لاشون کو دیکھین *

(۲۰) تصویر جسمین عورتون کو ایطالوی سپاہی اسی سڑک

کیا گیا - ایک ایطالوی سپاہی نے اپنے تمام زور سے اسپر ضرب پہونچائی - ممکن ہے کہ یہ لوگ واجب القتل ہون لیکن ان کے ساتھہ کتون کی طرح سلوک نہ کیا جانا چاہئے تھا *

(۱٦) تصویر جسمین نوجوان آدمیون کو صحرا کے کنارے پر لیگئے اور انسے کہا گیا کہ تم لوگ صحرا کی طرف چلے جاو - یہ سنکر وہ لوگ جب چلے تو ایطالوی سپاہیون نے بندوقون سے انپر فیر کی - اکثر یہ بھی ہوا کہ فوراً کام تمام کرنے کے لئے ایطالوی سپاہی نے جاکر سنگین بھونک دی - پھر مداخلت ہوئی - اسپر صدر نشین نے کہا کہ مین تم لوگون کو کئی مرتبہ خبردار کرچکا ہون اب مجھے پولیس بلوا کر تمھین نکال دینا پڑیگا - پھر مداخلت ہوئی - واضح رہے کہ جس شخص کو کچھہ آزردگی پہونچی ہو وہ اس پلیٹ فارم پر آکر جو چاہے کہے *

(۱۷) عرب قیدی کی تصویر خیال کرنا چاہئے کہ کس ہنسی خوشی سے موت کا مقابلہ کرنے کو جارہا تھا *

(۱۸) پچاس مردون اور بچون کی تصویر جنھین گولی مار دی گئی - اس سے بڑھکر دلسوز واقعہ میرے دیکھنے مین ہرگز نہین آیا اور یہ وہ واقعات ہین جن سے مین نے شمار و اعداد قایم کئے ہین *

(۱۹) تصویر جسمین دو مرد ایک ایطالوی سپاہی کے ہاتھہ سے مارے گئے - مین اسکا تذکرہ کرنا نہین چاہتا - مجبوری یہ ہوئی کہ اس ایطالوی سپاہی نے ایک لاش کو اسطرح ننگا کردیا کہ فوٹو گرافر کسی اور طرف سے تصویر نہ لےسکا - ۲٤ گھنٹہ تک یہ لاشین سڑک پر پڑی رہین - عرب کی عورتون اور بچون کو اس سڑک سے اسی لئے لاتے تھے کہ وہ اپنی قوم کی لاشون کو دیکھین *

(۲۰) تصویر جسمین عورتون کو ایطالوی سپاہی اسی سڑک



تقریباً ٦٠ عرب عورتون اور بچون کا گروہ جکنو ایطالوی سپاہیون نے انکے عزیزونکی لاشونکے سامنے سے چلایا



تھے انکو بھی نہیں چھوڑا گیا بچون کو سنگینون اور رفلون کے کندون سے ھلاك کردیا گیا - اخبارات نیویارك ورلڈ اور برلن لوکل انزیجر کے نامه نگار اٹلی والون کی حرکتون سے اسقدر آزرده ھوگئے که انھون نے اپنے اپنے پاس جنرل کینوا کو واپس کردئے اور کہدیا که اب ھم لوگ ایطالوی فوج کے ساتھه نہین رھسکتے *

قایع نگار ڈیلی میرر لندن کی شہادت اور حق گوئی کی سزا

مسٹر ٹی ، اے ، گرانٹ وقایع نگار ڈیلی میرر لندن نے تونس (علاقه فرانس) سے اپنے اخبار کو حسب ذیل تار دیا تھا - پانچ ھفته تك عام تکلیف اور بہتیری خوفناك صورتون مثلا جنگ ھیضه و قتل عام میں اموات کا منظر برداشت کرنے کے بعد طرابلس سے اسٹیمر مین سوار ھو جانے پر میں جسقدر خوش ھون وه بیان سے باھر ھے - ان چند آخری دنون مین ایطالویون کی گستاخیون اور توھینات کو برداشت کرنے کے بعد جسطرح کسی گندے قید خانه سے کوئی قیدی چھوٹ جائے اب وھی میری کیفیت ھے - مجھکو طرابلس سے خارج کردیا گیا ھے لیکن یه بات کچھه میرے لئے شرم کی نہین ھے بلکه فی الحقیقت باعث عزت ھے - مجھے صرف اس لئے نکال باھر کیا گیا که میں نے جو کچھه اپنی آنکھون سے دیکھا تھا وھی لکھا لیکن یه بات ایطالویون کو فی الحقیقت پسند نه تھی - مین نے اپنا کام بلا رعایت و جانب داری کے مثل ایك بے طرف دار کی طرح ادا کیا - مین ایطالویون کی تردید الزامات کی تائید کرنے سے بزور انکار کرتا ھون اور جو کچھه مین نے لکھا ھے اسکے ایك لفظ کے بھی واپس لینے سے انکار کرتا ھون - ۱۴ نومبر

کی شام کو جس ہوٹل میں تھا ایک ضروری تار میرے پاس ہوٹل میں پہونچا اور اسکے تھوڑی دیر بعد جنگی پولیس کا ایک سپاہی بھی پہونچا اور اسنے یہ کہا کہ ابھی قلعہ میں حاضر ہو تا جائیے - قلعہ میں پہونچکر میں کپتان کارسیلو ، جنرل کیوا کے نائب کے سامنے پیش ہوا - اسکے سامنے ڈیلی میرو کی کاپیاں موجود تھیں - جو مضامین میں نے اپنے نام سے لکھے تھے انکی طرف اشارہ کرکے اسنے کہا کہ یہ سب مضامین غلط ہیں تم اپنا پاس واپس کردو اور آئندہ کسی قسم کا تار مت روانہ کرو - میں نے جواب دیا تم لوگوں کو اب اختیار ہے سوائے اطاعت کے اور کیا چارہ ہے ؟ - لیکن میں اس امر کو ہرگز تسلیم نہیں کرتا کہ جو واقعات میں نے لکھے ہیں وہ غلط ہیں - میں نے وہ واقعات جو میرے چشم دید تھے اسکے سامنے دھرائے اور کہا کہ میں ایک سطر بھی تبدیل نہ کرونگا - کپتان مذکور نے ملاقات کو یہ کہکر ختم کیا کہ مجھے یہ بتاؤ کہ میں تم کو ایک لمحہ کی اطلاع میں کہاں پاسکتا ہوں - میں نے مسٹر الورز برٹش کونسل جنرل کا پتہ بتلایا - میں کونسل جنرل سے ملا اور تمام ماجرا انسے بیان کیا - لیکن انہوں نے میرے بیانات لکھ لینے اور فوراً سر ایڈورڈ گرے کو تار دینے کے سوائے اور کچھ نہیں کیا - جرمنی کونسل خانہ کے ملازم قواس پر جب کہ وہ تار گھر کو جارہا تھا شب کے ۸ بجے فیر کیا گیا - لیکن نشانہ خالی گیا - وہ جان بچا کر قونسل خانہ کو بھاگا - (اسکے بعد قواس کو گولی ماردیگئی) - ایک مالطوی پر جو ایک جرمنی وقایع نگار کا باورچی تھا حملہ کیا گیا - یہ یورپین لباس پہنے اپنے گھر کو آرہا تھا اور انگریزی رعایا میں سے

تھا اسکا بیان ہے کہ حملہ آور تھے کچھہ خبردار نہین کیا گیا - چونکہ ایطالوی میرے بیانات کو سختی سے جھٹلاتے ہیں لهذا مین ٹھنڈے دل سے چند واقعات بغیر کسی دشمنی کے بیان کرنا چاہتا ہون - اس قدر عرصہ کے بعد بھی ۱۰ نومبر کو بریڈ کے مقام مین شط والی سڑک کے قریب مینے بہت سے سپاہیون مین جو ڈیوٹی پر نہ تھے سخت ہلچل دیکھی - سپاہی چارون طرف دوڑ رہے تھے - مین دوڑ کر گیا - کیا دیکھتا ہون پانچ قیدی زنجیرون سے اسطرح ایک دوسرے کے ساتھہ جکڑے ہیں کہ انکا راستہ چلنا دشوار ہے - وہ ٹھوکر کھا کھا کر گرپڑتے تھے - اسمین دو سیہ فام تھے ایک نہایت لمبا - ایک لڑکا پندرہ برس سے زاید نہ ہوگا بلکہ ایک انگریز نے تو اسکا سن ۱۳ برس کا قرار دیا تھا - دو معمولی عرب تھے - ایطالوی سپاہی ان قیدیون کو ٹھوکراتے بندوق کے کندون سے مارتے انپر طعنہ زنی کرتے اور تھوکتے بلکہ بڑے بڑے پتھر مارتے جاتے تھے - مین کترا گیا ورنہ میرے بھی ایک پتھر آلگتا - چونکہ اعراب ہل نہ سکتے تھے لهذا انکے سخت چوٹ آئی تھی - لڑکے کا جسم خوف کے مارے پسینہ مین شرابور تھا - عربون میں سے ایک کے سر مین بہت بڑا زخم تھا - سفید لباس پر خون کا دھبہ موجود تھا - چھہ جنگی پولیس جو انکے ساتھہ تھے وہ قیدیون کو ذرا بھی نہ روکتے تھے - جب ان قیدیون کو ایطالوی افسر کے سامنے پیش کیا گیا تو اسنے کہا ان لوگون کو یہان کیون لائے ہو انکو وہین کیون نہ مار ڈالا ؟ - اس بیان کے دو گواہ رکھتا ہون - یاد رکھنا چاہیے ان قیدیون مین ایک بالکل لڑکا تھا جس سے کوئی انکار نہین کرسکتا - ۲۶ اکتوبر کو ایک گانون کے

عرب جو جلادیا گیا تھا میں نے خود دیکھا ہے عربوں کو دیوار
سے کھڑا کرکے گولی ماردی گئی - میں نے یہاں کسی افسر کو
نہیں دیکھا البتہ ۹ یا ۱۰ یورپین شہری تھے جو گولی مارے
ہوئے آدمیوں کے پاس دوڑ کر گئے اور گھبرا کر چلا اٹھے
کہ بعض ابھی زندہ ہیں - یہ کہکر وہ بھاگ کھڑے ہوئے
تاکہ کہیں گولیوں کی بوچھار اپر نہ ہوجاے - دوسرے دن
جب میں اس مقام سے گذرا تو میں نے انہیں لاشوں کو دیکھا
بری طرح سے انکے اعضا بگاڑ دئے گئے تھے - ایک بڈھے
عرب کا سر جسکی داڑھی سفید اور گھنی تھی بالکل کچل ڈالا
گیا تھا - میں نے اس دن نخلستان میں اسقدر لاشیں دیکھیں
کہ انکا شمار یاد نہیں رہا - فی الحقیقت صدہا قتل ہوے -
ہر موڑ اور گلی میں ایک خوفناک منظر تھا - دیکھتے دیکھتے
میری طبیعت گھبرا گئی - اس دو دن کی غارتگری اور بیرحمی
بیان سے باہر ہے - کیا یہ سب کے سب مسلح تھے ؟ - کیا
ان لوگوں پر مقدمے قایم ہوے ؟ - بڑے تعجب کا مقام ہے
کہ میں نے اسقدر لاشیں دیکھیں لیکن ایک مقدمہ بھی میرے
دیکھنے میں نہ آیا - بعض واقعات جو میرے دیکھنے میں آئے
انکے بیان پر میں نے اپنے دستخط ۲۷ اکتوبر کو کردئے تھے -
میں پہلے لکھ چکا ہوں کہ غیر مسلح اشخاص بغیر چون وچرا
کے مارڈالے جاتے تھے - میرا خیال ہے انگریزی قونسل نے سر
ایڈورڈ گرے کو اسکے متعلق لکھا ہوگا - ان سب واقعات کو
بذریعہ تار بھیجنے کی مجھے اجازت نہیں دیگئی اور فرانسیسی
بندر تک پہونچ جانے کا مجھے انتظار کرنا پڑا اور یہی وجہ
ہے کہ یہ واقعات اس قدر دیر کے بعد لکھے گئے *

جرمنی وقایع نگار کی شہادت

ویسٹ منسٹر گزٹ لندن نے جرمنی اخبار لو کال انزیجر کے وقایع نگار ھروان گاٹیرگ کا ایک مضمون اسی عنوان کے متعلق حسب ذیل شایع کیا - وقایع نگار مذکور نے مسٹر میکلا اور دیگر وقایع نگاران اخبارات کے بیانات کی تصدیق کرتے ہوے لکھا - ایطالویون نے یہ قتل خوف و ہراس کے باعث کیا - کیونکہ چار سو عربون نے پیچھے سے ایطالویون کو ایسا گھیر لیا تھا کہ ایطالویون کو شکست اٹھانی پڑی - ایطالوی زخمیون کے ساتھہ عرب اچھا سلوک کرتے تھے جسکا اقرار خود ایطالوی افسرون نے کیا ہے - ایطالوی سپاہی بلا کسی وجہ کے جس عرب کو زندہ پاتے مار ڈالتے تھے چاہے عورت ہو یا بچہ - میں نے ایک ایطالوی افسر سے بطور شکایت کے کہا کہ ایک عورت پانی بھرنے کو جا رہی تھی ایطالوی سپاہیون نے اسے بلا وجہ مار ڈالا - ایطالوی افسر نے جواب دیا ، کہ ہمارے سپاہی گولی چلاتے وقت مرد و عورت کی ہمیشہ تمیز نہیں کر سکتے : یہ جملہ غالباً اس اقبال کے ہے کہ بغیر کسی تحقیقات کے قتل عام جاری کیا گیا تھا - جس عورت کا تذکرہ مخصوصاً بطور مثال کے کیا گیا ہے اسکا حال یون ہے کہ ایک نوجوان عربی عورت ایک ہاتھہ سے اپنے بچے کو تھامے دوسرے ہاتھہ میں پانی کا گھڑا لئے ایسے راستہ سے جا رہی تھی جہاں کسی قسم کا ہنگامہ نہیں تھا ایطالوی سپاہیون نے ۳ مرتبہ فیر کرکے اسے زمین پر سلادیا - نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ مین نے ایک اخبار نویس اور ایک کونسلخانہ کے ڈروگمان کی معیت مین بچشم خود دیکھا ہے کہ ریگستان مین ایطالوی سپاہی ایک سولہ سترہ برس کی لڑکی کو بڑھہ کئے کھینچتے چلے جاتے

تھے اور ایطالوی سپاہی ہنستے جاتے تھے - ۸ - لڑکی ، پیر کے ورم کے باعث بیمار تھی - اور جب یاس و ناامیدی سے گر پڑی تو سپاہیوں نے اسکی ٹانگ پکڑ کر گھسیٹنا شروع کیا اور ایطالوی جنگی ہسپتال سے ۲۰ قدم کے فاصلہ پر ڈالدیا - یہاں وہ رو رو کر پانی مانگ رہی تھی - وقایع نگار مذکور نے ایطالوی ڈاکٹران جنگ کی توجہ اس امر پر منعطف کرائی مگر یہ لوگ اس لڑکی کی مصیبت پر ہسپتال میں کھڑے ہنس رہے تھے - ان ڈاکٹروں نے مجھسے کہا جاؤ اپنا کام کرو - وقایع نگاران اخبارات رات گئے جب لوٹکر آئے تو انہوں نے اس لڑکی کو حالت نزع میں پڑا پایا - دو بڈھی عورتیں بھی اسکے پاس پڑی تھیں جنکے ساتھ بھی یہی سلوک کیا گیا تھا - دوسرے دن صبح کو دونوں مر گئیں - ایطالوی سپاہی فخریہ بیان کرتے تھے کہ میں نے اتنے عرب مارے اور جب انسے کوئی پوچھتا تو وہ یہ کہتے ، عرب دغاباز ہیں - ایطالوی سپاہی کبھی اپنے افسروں کے ساتھ اور کبھی بغیر افسروں کے قتل عام مچاتے رہے - جب کبھی کسی کو خاصکر قتل کرنا مقصود ہوتا تو سب سپاہی اور اکثر افسر دوڑ کر فیر کرنے کو جمع ہو جاتے تھے - چنانچہ ایطالوی سپاہیوں کی ایک جماعت نے ایک بڈھے اور ۱۴ برس کے ایک لڑکے پر چار سو گولیوں کے قریب ماریں - فیر کرنے کے لئے اکثر سپاہی اور افسر دھکا دیکر ایک دوسرے سے آگے بڑھ جاتے تھے - وقایع نگار مذکور کا بیان ہے کہ ایطالوی سپاہ بزدل ، بد خلق اور ڈرپوک ہوگئی ہے اور مہم طرابلس کے لئے یہ بات انکے لئے فال بد ہے ،

چشم دید حالات از مسٹر میکالا -

لندن کے اخبار ڈیلی نیوز کو طرابلس سے ۲ نومبر کو مضمون ذیل بھیجا گیا تھا *

" جنرل کنیوا کی نا قابلیت ، ایطالوی فوج کی خامی ،

مشکلات مدافعۂ طرابلس اور ترکون کی انتہائی بہادری نے ایطالویون کے لئے موقع جنگ کو اسطرح نازک بنا دیا تھا کہ ایطالوی سپاہی ڈرپوک ہوگئے تھے اور اسی دہشت کے باعث جبکہ باہر اور اندر سے عربون نے ایطالویون پر حملہ کیا تمام اعراب پر خوفناک سرخمی کی گئی - فتح یابی کے جوش مین جسکے لئے ایطالوی بہت بے چین تھے یہ حرکتین سرزد نہیں ہوئیں بلکہ ایطالویون کے بیحد متردد اور مذبذب اور مخوف ہونے کے باعث وقوع پذیر ہوئین - ۲۳ سے ۲۶ اکتوبر تک باہر سے عربون نے برابر حملے کئے - اسکے ساتھہ ہی نخلستان سے بھی عربون نے فیر کئے - ایطالویون کی پشت پر فیر کا کیا جانا بہت خوفناک کام تھا لیکن فی‌الحقیقت اس سے ایطالویون کو زیادہ نقصان نہین پہونچا اور باہر سے بھی کوئی سخت حملہ نہیں ہوا لیکن اسکا اخلاقی نتیجہ بہت خوفناک ہوا - فی الحقیقت جنرل کنیوا ہر مسلح شخص کے مار ڈالنے میں برسرحق تھا لیکن مسلح اشخاص سو سے زاید نہ تھے - جنرال کنیوا نے چار ہزار مرد اور چار سو عورتین و بچے مار ڈالے - مسلح آدمیون کے متعلق مجھے معترض نہین ہوتا مگر بے گناہ زن و بچون کے بے دریغ قتل پر جو بغیر کسی تحقیقات کے عمل میں آیا - تمام قرب و نواح کے سارے مقامات ایطالوی سپاہیون نے گھیر لئے تھے اور گھرون جھونپڑون اور کھجورون کے باغون مین گھس گھس کر انسانی شکار کے پیچھے پڑے تھے - ایطالوی سپاہی نہ صرف اس عرب کو جو راستہ میں ملتا تا گولی مار دیتے تھے بلکہ خوف و ہراس سے پریشان ہوکر آپس ہی میں فیر کر بیٹھتے تھے جس سے از سر نو قتل عام برپا ہو جاتا تھا - بانک یوی روما کے گھاس والی کار خانہ

مشکلات مدافعۂ طرابلس اور ترکون کی انتہائی بہادری نے ایطالویون کے لئے موقع جنگ، کو اسطرح نازک بنا دیا تھا کہ ایطالوی سپاہی ڈرپوک ہوگئے تھے اور اسی دہشت کے باعث جبکہ باہر اور اندر سے عربون نے ایطالویون پر حملہ کیا تمام اعراب پر خوفناک سرگرمی کی گئی - فتح یابی کے جوش مین جسکے لئے ایطالوی بہت بے چین تھے یہ حرکتین سرزد نہیں ہوئیں بلکہ ایطالویون کے بیحد متردد اور مذبذب اور مخوف ہونے کے باعث وقوع پذیر ہوئین - ۲۳ سے ۲۶ اکتوبر تک باہر سے عربون نے برابر حملے کئے - اسکے ساتھ ہی نخلستان سے بھی عربون نے فیر کئے - ایطالویون کی پشت پر فیر کا کیا جانا بہت خوفناک کام تھا لیکن فی‌الحقیقت اس سے ایطالویون کو زیادہ نقصان نہین پہونچا اور باہر سے بھی کوئی سخت حملہ نہیں ہوا لیکن اسکا اخلاق نتیجہ بہت خوفناک ہوا - فی الحقیقت جنرل کنیوا ہر مسلح شخص کے مار ڈالنے میں بر سر حق تھا لیکن مسلح اشخاص سو سے زاید نہ تھے - جنرال کنیوا نے چار ہزار مرد اور چار سو زن و بچے مار ڈالے - مسلح آدمیون کے متعلق میں معترض نہین ہوتا مگر بے گناہ زن و بچون کے بے دریغ قتل پر جو بغیر کسی تحقیقات کے عمل میں آیا - تمام قرب و نواح کے سارے مقامات ایطالوی سپاہیون نے گھیر لئے تھے اور گھرون جھونپڑون اور کھجورون کے باغون مین گھس گھس کر انسانی شکار کے پیچھے پڑے تھے - ایطالوی سپاہی نہ صرف اس عرب کو جو راستہ میں ملتا گولی مار دیتے تھے بلکہ خوف و ہراس سے پریشان ہوکر آپس ہی میں فیر کر بیٹھتے تھے جس سے از سر نو قتل عام برپا ہو جاتا تھا - بانک ہی روما کے گماشتے والی کارخانہ

فرمائش سے ہلال احمر کی خدمات کے متعلق حال ہی میں اٹلی
سے طرابلس پہونچے تھے - میری اس استدعا سے پادری صاحب
مسطور چونک پڑے لیکن جب میں نے یہ کہا کہ تمام طبی
اخراجات میں اپنی جیب سے دونگا تو وہ پھر سنبھل گئے اور
لڑکے کی امداد کے لئے کسی کے بھیجنے کا وعدہ کیا - ایک
گھنٹہ بعد میں پھر لڑکے کے پاس واپس آیا مگر معلوم ہوا
کہ پادری صاحب نے ابھی تک اپنے وعدہ کو پورا نہیں کیا -
لڑکا اسی جگہ پڑا تھا جسکی ناک آنکھہ کان اور منھہ پر مکھیاں
مردہ سمجھکر بھنک رہی تھیں - دونوں بڈھی عورتیں بھی اسی
جگہ پڑی تھیں - اسکے بعد میں دوسرے فرانسیسی شخص کے
پاس گیا مگر اس سے بھی مطلب برآری نہ ہوئی - راستہ میں
پادری صاحب سے ملاقات ہوئی اور انہوں نے انکھہ چرا کر میرے
ساتھی سے بہ عجلت کہا کہ آپ کیوں درد سر میں مبتلا ہوتے
ہیں ایسے مرنے بھی دیجیے - غرض یہ جملہ مقدس پادری صاحب
کہہ کر روانہ ہوگئے - فرانسیسی جنٹلمین میرے ساتھہ ہو لئے -
ہم دونوں نے ملکر عربوں کی خبرگیری کے متعلق بہتیری
کوششیں کیں مگر سب بے سود ثابت ہوئیں - ایطالویوں کے غیظ
و غضب کے باعث کسی ہسپتال میں عربوں کا پہونچانا بالکل
ناممکن تھا - میں نے دوبارہ جرح دیگر عربوں کی خبرگیری
کرانی چاہی مگر کچھہ کامیابی نہ ہوئی - جہاں میں کھڑا تھا
اسکے چند ہی قدم پر ایک ایطالوی سپاہی وحشیانہ طور پر ایک
لاش کو ٹھوکرا رہا تھا - میں نے اسے قریب‌المرگ عربوں کی
خبرگیری کے لئے روپیہ دینا چاہا مگر اسنے انکار کیا - میں
نے ایک ایطالوی مزدور کو اس کام کے لئے امادہ کر لیا تھا مگر اسنے

عرب لڑکے کو دیکھتے ہی کہا کہ اسے ہیضہ ہوگیا ہے میں ایک ہزار پونڈ کے معاوضہ میں بھی کوئی خدمت انجام نہ دونگا۔ نوجوان فرانسیسی کے ساتھہ ایک ترجمان تھا - اسنے لڑکے سے عربی میں پوچھا کہ کیا ماجرا ہے - اسنے بیان کیا کہ مجھے بھوک اور پیاس کی تکلیف ہے - یہ کہکر اسنے پیر کے بل کھڑا ہونا چاہا مگر کھڑا نہ ہو سکا - اس لڑکے نے اپنا حال بالکل سچ بیان کیا تھا کیونکہ دوسرے دن صبح کو جب میں وہاں گیا تو لڑکا مرچکا تھا - اسکے منھہ اور ناخونوں میں مٹی بھری تھی اور یہ معلوم ہوتا تھا کہ عالم نزع میں اپنے زمین پر بے قرار ہوکر منھہ اور ہاتھہ مار رہے تھے - یہ شخص ایسی بیکسی میں مرگیا کہ ایک گھونٹ پانی تک اسے نصیب نہ ہوا - اسکے قبیلے کے تمام مرد، عورت اور بچے مارے جا چکے تھے - دو عورتیں جو کچھہ دور آگے پڑی تھیں وہ بھی جان بحق تسلیم ہو چکی تھیں - جس احاطہ میں یہ لاشیں پڑی تھیں اسکے دروازہ پر کئی نیم غافل ایطالوی سپاہیوں کا پہرا تھا - دن کے وقت یہاں کسی عرب کا گذر بہت مشکل تھا - اگر کوئی آتا تو فوراً مار ڈالا جاتا - رات کے وقت کسی یورپین کا بھی یہاں آنا خوفناک تھا - ایطالوی زبان کی بخوبی واقفیت سے ہی ہمیشہ پناہ نہ ملتی تھی - دوسرے روز دن دہاڑے ایک انگریزی رعایا لارنسو فالکن مالطوی کو جو ماہی گیری کا پیشہ کرتا تھا ایک اطالوی سپاہی نے سمندر کے کنارے ایک مشہور و معروف راستہ میں مار ڈالا - عربوں کے نہایت وسیع اور سرسبز محلہ پر جو بوملیانا سڑک کے بائیں جانب واقع ہے انسانی شکار ہو رہا تھا - چاروں طرف لاش ہی لاش دکھائی دیتی تھی ایک طویل القامت فزانی سڑک کے بیچ میں مردہ پڑا تھا جسکی

کھوپڑی کلہاڑی یا بندوق کے کندے سے اڑا دی گئی تھی ۔ کھوپڑی کی ساری کائنات دھڑ سے کئی فٹ دور پڑی تھی ۔ لاش گرم تھی جسپر ایک ایطالوی سپاہی ٹھوکر لگا کر تماشہ دیکھ رہا تھا ۔ کئی درجن ایطالوی سپاہی ہاتھوں میں طمنچے لئے ہر عرب کو جو سامنے ملتا مار ڈالتے تھے ۔ کبھی کبھی ان سپاہیوں نے عربوں کے دھوکھے میں اپنے ہی سپاہیوں کو مار ڈالا ۔ ایطالوی سپاہیوں پر خون کا نشہ سوار تھا ۔ نشہ کے تمام آثار انہیں موجود تھے یعنی تمتایا ہوا چہرا ، سرخ آنکھیں ، ہاتھوں کی جنبش آپے سے باہر ہو جانا ، ڈگ مگ کی چال اور ضبط کی عدم موجودگی ۔ میں چند ایطالویوں کے ساتھ جا رہا تھا دور سے ایطالویوں نے ہم لوگوں کو عرب سمجھکر گولی کا فیر کیا اور ایک گولی میرے سر کے اوپر سنسناتی نکل گئی ۔ میں نے دیکھا کوئی ایک درجن ایطالوی سپاہی طمنچوں کو ادھر ادھر گھما تے آرہے تھے ۔ اس ایطالوی گروہ کا سرغنا کوئی فوجی افسر نہ تھا بلکہ ایک ایطالوی اخبار نویس تھا ۔ ایطالوی اخبار نویسوں کی تعداد وہاں چالیس یا پچاس تھی ۔ اس شخص کی آواز بھرائی ہوئی اور شرابیوں کی طرح کرخت تھی ۔ ایک باغ کے کنارے میں نے ایک عرب خاندان کو چھپا ہوا دیکھا جسمیں چند مہینوں کا ایک بچہ بھی تھا ۔ ایک عرب جو غالباً اس بچہ کا باپ تھا کچھ کھانے کا سامان لانے کو پھاٹک سے نکلنا چاہتا تھا ۔ وہ شکار کئے ہوئے جانور کی طرح خوف زدہ تھا ۔ مجھے دیکھتے ہی دبک گیا ۔ میں نے اسے گولی مارے جاتے نہیں دیکھا لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ ہرگز نہیں بچا اور وہ کیا معی بلکہ اسکے گھر کا ایک متنفس بھی نہیں ۔ اس وسیع نخلستان میں بہت سے شیرخوار

بچے بھی رہے ہونگے لیکن یہ سب کیا ہوئے ؟ - انکی مائیں کہاں چلی گئیں ؟ - ان تین ہولناک دن کے اندر تقریباً چار سو زن و بچے مار ڈالے گئے اور کوئی چار ہزار مرد مارے گئے ہونگے - بہت سی عورتوں کو مردوں کے دھوکھے میں گولی سے ہلاک کردیا گیا - ایطالوی سپاہی دور ہی سے نشانہ لگا کر زمین پر سلا دیتے تھے - بہت سے ملکوں میں کوئی شخص بغیر سرکاری حکم کے جان سے مارا نہین جاتا لیکن طرابلس میں حفظ جان کے لئے ہر عرب کو ایک سرکاری بلہ ملتا تھا اور اسکے ساتھ ہی ایطالوی زبان میں ایک پروانہ اس مضمون کا ہوتا تھا کہ حامل ہذکو گولی نہ ماری جائے - جرمنی قونصلخانہ کے پاس ہی ایک عرب بھلےمانس سے مجھے کچھہ پوچھنے کی ضرورت پڑی اسنے گھبرا کر ایطالویون کا پروانہ نکالکر دکھلایا - اسکے ہاتھہ ڈر کے مارے تھر تھرارہے تھے - اسکے بعد عرب نے مجھسے یہ کہا کہ ترک برے ہیں مگر وہ بھی عورتوں اور بچوں کو قتل نہین کرتے - یہ معلوم ہوتا تھا کہ جہنم کا پھاٹک کھول دیا گیا ہے - شور و غل چیخ اور پکار کا عالم برپا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کوئی جھنڈ کسی شراب خانہ کے بند ہونے وقت دفعتاً نکل آئی ہے - ایک گوشہ سے پچاس مسلح سپاہی بادشاہ اٹلی کی وردی پہنے نکلے - یہ قیدیوں کو لا رہے تھے جن کی مشکیں پشت کی جانب بندھی تھیں - ان قیدیون میں ایک طویل القامت فزانی (فزان طرابلس کے شہرون میں سے ایک مشہور شہر ہے) یورپی لباس مین تھا اور اسکے ساتھہ بارہ یا تیرہ برس کا ایک لڑکا گندمی رنگ کا لال ٹوپی پہنے تھا - ایطالوی سپاہیون نے ہماری جماعت کو سامنے سے ہٹ جانے کو للکارا

ایطالوی متوالون کی طرح لڑکھڑاتے جاتے تھے اور انکا لفٹنٹ آگے آگے تھا - افٹنٹ کا چہرہ تمتمایا تھا اور سپاہیون کی طرح اسکا ہاتھہ قابو میں نہ تھا - اپنے سپاہیون کو جسطرح وہ اپنے اختیار سے خارج کرچکا تھا ویسی ہی آپ کو ہاتھہ سے دیچکا تھا - ان سپاہیون کے قریب جانا بہت خوفناک تھا اور حس طور سے کہ وہ حوش میں بھرے اور رفلیں لئے تھے انکے پاس سے جانکلنے میں گولی لگ جانے کا احتمال قوی تھا - اس امر سے وہ خود بھی واقف تھے - جب تو وہ چلاکر اور شور و غل برپا کرکے لوگون کو راستہ سے دور ھوجانے کا اشتباہ دیتے تھے - یہ سپاہی قیدیون کو مٹی کے ایک جھونپڑے میں جسکے ایک طرف کی دیوار بالکل گرپڑی تھی لائے - یہ جھونپڑا کئی ھفتے سے کم سے کم ایک رجمنٹ کے پاخانہ کا کام دے چکا تھا - اس ناپاک مقام کے اندر دو دو کرکے قیدیون کو دیوار سے کھڑا کیا گیا اور پھر انہیں گولیون سے چھلنی کردیا گیا - ایطالوی سپاہی جو چاہتے کرتے تھے اور انہیں کسی قسم کا وہ ضابطہ و طریقہ یا اخلاق جو انگلستان ، جرمنی ، ٹرکی ، جاپان وغیرہ کی مہذب فوجون میں جنگی پھانسی یا قتل کے متعلق پایا جاتا ہے موجود نہ تھا - سپاہیون کی ٹکڑی کا سردار اپنے پستول سے قیدیون پر فیر کرتا تھا - قیدی اپنے ساتھیون کو گرتے دیکھکر اپنی باری کے منتظر رہتے تھے لیکن انکے حواس اسقدر بجا تھے جیسے کہ وہ خود تماشائی تھے - ویرانی عرب کی بغل میں ایک ایطالوی سپاہی کھڑا ھوا کچھہ کہہ رہا تھا - دوسرا سپاہی لڑکے کی ترکی ٹوپی کے پھندنے سے تمسخر کر رہا تھا - لیکن لڑکے پر اسکا کچھہ اثر نہ ھوتا تھا - جسطرح میں نے

اور عربون کو قتل کے وقت خاموش اور مطمئن دیکھا ویسا ہی
یہ بھی لڑکا کھڑا تھا - چونکہ صرف دو گز کے فاصلہ سے
وہین کیا جاتا تھا سب گولیان نشانہ پر بیٹھتی تھین - لڑکا دوسرے
غول مین تھا اور اگرچہ زرد رو تھا مگر بالکل مطمئن تھا -
لڑکا دو پہلے مقتولون کی لاشون پر آہستہ چلا اور پہلے ہی
مجموعی فیر مین منھہ کے بل اوندھا گرپڑا - اسکے ساتھی کے دہنے
گال پر گولی ماری گئی - اسکے بعد بائین بازو پر کیونکہ خون
کے بہنے سے اور اس حرکت سے جو پہلے ایک طرف سے
دوسری طرف کو ہوئی یہ بات صاف معلوم ہوتی تھی - یہ شخص
برابر کھڑا رہا اور کئی زخم کھا کر بھی قاتلون کے سامنے دیوار
سے لگ کر دلیرانہ کھڑا رہا - جب وہ گر پڑا تو اسکا جسم
قواعد دان سپاہی کی طرح چڑا تھا - سب سے آخر مین
طویل القامت عربانی کی باری آئی - اسنے ایطالوی زبان مین گفتگو
کی ہوگی کیونکہ دیوار مین لگانے کے قبل اس سے سپاہیون نے
کچھہ پوچھنے کے لئے دباؤ ڈالا - سپاہی بظاہر اس سے کوئی
راز یا دوسرون کے پھسانے کے متعلق کچھہ پوچھہ رہے تھے
لیکن اسنے اپنا سر ہلایا - اسکو دور کنارے مین کھڑا کیا
گیا کیونکہ تمام جگھہ ایسی لاشون سے بھر گئی تھی جنکے
برہنہ اعضا اور خون سے لتھڑے ہوئے جسم عجیب و غریب طور
پر ایک دوسرے کے ساتھہ مڑ مڑا کر پیچیدہ ہوگئے تھے -
اسی عربانی کے پاس ایک بڈھا داڑھی والا شریف سنجیدہ صورت
عرب کھڑا تھا - جانسوز فیر کے ایک یا دو سکنڈ پہلے اس
عرب نے اپنے ساتھی سے اسطرح کہا جیسے کوئی کسی دوست
سے راستہ مین کچھہ کہتا ہے - اس نے اپنا سر ہلایا - اور

ہو کچھ بھی کہا ہوگا وہ کسی معلوم نہین ہو سکتا ۔ کیونکہ اسکے ساتھہ ہی رفلون اور طمنچون کی سن کردینے والی فیروں کی آوازین آنے لگیں ۔ مزانی گر پڑا ۔ اس منظر کے دیکھنے والے بیسیون امسر اور سپاہی تھے جو ہر جوڑ کے مارے جانے پر خوشی کے مارے چلا تے بلکہ ناچتے جاتے تھے ۔ صلیب احمر کا ایک ڈاکٹر جسکے منھہ میں سگرٹ اور ہاتھہ میں تصویر لینے کا کمرا تھا تصویر لینے کو نکل آیا تھا اور یہ وہ ڈاکٹر تھا جسنے بیمار عرب لڑکے کی مدد کا وعدہ کیا تھا لیکن اپنے عہد کو پھر توڑ دیا ۔ ایسے خوفناک مناظر کی تصویر کھینچنے میں ایطالوی افسر ہمیشہ مشغول تھے ۔ جب آخری عرب کا قتل ہوچکا اور کوئی نشانہ باقی نرھا تو کیا ایطالوی افسر اور کیا سپاہی مجنونانہ طورپر لاشون کے دیکھنے کو آئے اور انکے قہقہہ اور غیر مہذب گفتگو سے کرہ ہوا گونج اٹھا تھا *

حقیقی امر یہ ہے کہ جنرل کنیوا اور اسکے سپاہی اپنی حالت کو بہت ہی مخدوش سمجھہ چکے تھے ۔ ایک ایطالوی رجمنٹ مین ایک عربی لڑکے کو سپاہیون نے پالا تھا وہ یکایک چھرا لیکر فوج کے کپتان پر جھپٹ پڑا ۔ جرمنی قواس نے جب ایک ایطالوی سپاہی کو مار ڈالا تو اسوقت انتہائی نوبت پہونچ گئی تھی ۔ سپاہی پستول کی للبی پر ہاتھہ رکھکر باہر نکلتے تھے ۔ ہر افسر کے ساتھہ ایک سپاہی رفل لئے موجود ہوتا تھا ۔ بازار مین تو کوئی ایطالوی ، عرب کے سامنے سے جب تک کہ پوشیدہ ہتیار پر اپنا ہاتھہ نرکھہ لے نہین گذرتا تھا کہ مبادا چھرا لیکر کوئی جھپٹ پڑے ۔ اس خوف سے قتل عام کی وجہ سمجھہ مین آسکتی ہے ۔ لیکن اس خوف کو فی الحقیقت با مبالغہ بنا دیا گیا تھا ۔ میرے

خیال مین بیس عربون نے بھی ایطالویون کی پشت پر فیر نہ کئے ہونگے اور جیسا کہ ایطالویون کا بیان ہے اگر واقعی اسی سختی سے فیر کیا گیا ہوتا تو ایطالوی فوج کی قطار درہم برہم ہو جاتی - یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اس جنگ کے متعلق ہر بات کو بڑھا کر بیان کیا گیا ہے سوائے ان اموات کے جو ایطالویون مین ہیضہ یا جنگ کے باعث واقع ہوئی ہین - ہر ایطالوی افسر بہادر ہے اگرچہ اسنے سوا اسکے (کہ ایک توپچی کو یہ حکم دیا تھا کہ خاموش مقام پر جنگی جہاز سے دس انچہ کے گولے مارے جائین) اور کوئی بہادری نہین دکھلائی - دشمنون کے مقتولون کی تعداد ہمیشہ کثیر بتلائی جاتی تھی - ایسے ہی «فریب آمیز» پشت کے حملہ میں بہت مبالغہ سے کام لیا گیا - اگرچہ اور مبالغون نے کسی کو نقصان نہین پہونچایا - مگر اس موقع پر جو مبالغہ ہوا اسمین ۴ ہزار سے اوپر بے قصور مرد عورت اور بچے مارے گئے - قصور یہ تھا کہ بہت سے عربون کے گھرون مین کارتوس اور رفلین پائی گئین - لیکن اگر میرے بکسون کی تلاشی لی جاتی تو بہت سے ترکی کارتوس بر آمد ہوتے جنکو مین نے ترکون کی رسالہ والی بارک میں پایا تھا جہان تقریباً پچاس ہزار یا ایک لاکھ کارتوس ترکون نے چھوڑ دئے تھے - ترکون نے جب شہر طرابلس کو ایطالویون کے آنے کے قبل چھوڑ دیا تھا تو آس پاس کے شریف عربون نے رسالہ والی بارک کا سارا سامان لوٹ لیا تھا - کرنل اسمیلی نے یہ حال مجھسے بیان کیا اور مجھے یہ دکھلایا کہ کھڑکیون کے شیشے کھونٹیان - دروازون کے دستے ، میز - قالین اور کیلین وغیرہ سب مدارد کردی گئین - مین نے خود دیکھا کہ ایطالویون کے آنے کے

چند ہی دن بعد عرب ہر قسم کا ... مال غنیمت مثلاً صندوق ، تھیلے ، کاغذ وغیرہ فروخت کر رہے تھے جو میرے خیال میں اسیطرح حاصل کیا گیا ہوگا - عرب بہت رفلیں اور بارود بھی اٹھا لیگئے تھے - ترکون کے پاس سامان جنگ اسقدر وافر موجود تھا کہ وہ قلیل عرصہ میں سب اٹھا کر نہ لیجاسکے - شارع شط کے خالی شدہ قلعہ میں تقریباً ایک درجن عربون کو میں نے بھرے ہوے گولون سے بارود نکالتے دیکھا - ۲۳ اکتوبر کو بھی یہی اور دیگر عرب دوسرے قلعون میں ایطالویون کے سامنے بیٹھے گولون سے بارود نکال رہے تھے - ایطالوی سپاہی بھی میری طرح دور ہی سے ان حالات کو دیکھتے تھے - یہ عرب ان گولون سے بارود صرف ایک ہتوڑے اور چھینی سے نکال رہے تھے - میں اسکی تصویر لیکر جلدی سے دور جا بیٹھا - نہ معلوم کسی معجزہ کے باعث یا اور کسی سبب سے یہ عرب ۲۳ اکتوبر تک بچ گئے حتکہ ایطالویون کو یکایک یہ شبہہ پیدا ہوگیا کہ انکے خلاف سخت سازش کی جارہی ہے - چنانچہ انہون نے ہر عرب کو جسکے پاس کچھ بھی سامان جنگ برآمد ہوا گولی سے مارڈالا تھا - صرف بارود یا رفلون کا نکل آنا موت کی سزا کا باعث نہ ہوتا تھا بلکہ استرہ خنجر چاقو یا اور کوئی نقصان رسان آلہ کے برآمد ہوجانے پر بھی سزاے موت دیدیجاتی تھی - استرہ تمام اسلامی گھرون میں ایک ضروری چیز ہے - بیسیون آدمی محض استرہ رکھنے کے جرم میں مارڈالے گئے - قصابون کو انہیں کی چھریون سے مار ڈالا گیا - جس بات نے اس جنگ کو اور بھی خونخوار بنادیا وہ یہ ہے کہ ایطالوی عربون کو اپنا حریف سمجھنے سے انکار قطعی کرتے ہین - چونکہ طرابلس میں صرف چند ہی ہزار

ترک موجود هین لهذا اس تجویز کا یه مطلب هے که جو عرب مسلح ملے اسے بغیر مقدمه قایم کئے گولی سے ماردیا جائے - یه صحیح هے که عربون کے پاس کوئی وردی نہین - ٹرانسوال کے بوئرون کے پاس بہی وردی، نه تہی لیکن انگلستان نے انکو اپنا حریف تسلیم کیا تہا - اسوقت صرف پندره سو عرب ایطالویون پر حمله آور هوئے تہے جن مین اکثر کے پاس وهی سو برس گذشته کی توڑے دار بندوقین تہین - واقعی کیسی عجیب و غریب بہادری سے ترکون اور عربون نے طرابلس مین بیس هزار سے اوپر ایطالوی فوج کا جسمین سے ۱۲ هزار همیشه خندقون مین پناه گزین رهتے تہے مقابله کیا هے - موجوده جنگ مدافعت کرنے والی جنگ هے - ایطالوی اس بات کو نہایت خوشی سے صحیح تسلیم کرتے هین اور ان عربون کو جو ان کے مقابله مین برسر جنگ هین مدافعت کرنے کے لئے بالکل تیار هین - ۲۶ اکتوبر کو عربون کے دو گروه مدرسهٔ رساله کے پاس اس بہادری سے لڑے که ایطالویون کا ایک دسته بالکل صاف هوگیا - ایک گروه ایک گہر مین محصور هوکر لڑا اور سامان جنگ کے ختم هو جانے پر باوجود اسکے که سفید جھنڈی بلند کی گئی مگر سب صاف کردئیے گئے - اس جنگ مین ایطالویون کو بہت نقصان اٹھانا پڑیگا - انہون نے عربون کے زن و بچه کو مار کر انکے گھرون کو جلا دیا هے اور یه هی وجه هے که عرب سرفروشی پر آماده هوگئے هین اور یه سمجھه لینا چاهیے که جان بازی سے لڑنے والے کسطرح لڑتے هین - اگر شہر طرابلس سے اٹلی ایک قدم بہی آگے کو نه بڑھائے تو مجھے کچھه بہی تعجب نه هوگا - طرابلس مین ایطالوی اسیطرح رهینگے جسطرح ابتک

دوسری یورپین قوم والے یعنی ھسپانوی ملیلا من ر لے پڑے ھیں -
ممکن ھے کہ صلح ھوتے وقت اندرون طرابلس اور شاید کچھ
چھوٹے چھوٹے بنادر ترکون ھی کے ھاتھہ مین رھین - بعض ناظرین
اخبار جو میرے مندرجۂ بالا مضمون کو پڑھینگے ممکن ھے مجھے
بہت ھی ذکی الحس سمجھیں لیکن میں ذکی الحس نہیں ھون -
میں نے بڑی بڑی لڑائیان دیکھی ھیں - مین نے چینیون کو چینیون
سے قتل ھوتے اور چینی جاسوسون کو روسیون کے ھاتھون سے مارے
جاتے ، اور ترکون کو ترکون کو پھانسی پر کھینچتے ھوئے دیکھا
ھے مگر سوائے اس سراسر اعدام کے جسے مین نے پہلے پہل دیکھا
اسکے قبل نہ تو کچھہ متأثر ھوا اور نہ مین نے کچھہ چون و چرا
کی - چون و چرا کرنے کے بجائے مین فوٹو لیا کرتا تھا - طرابلس
میں قصابیان کچھہ اس وضع کی ھوئی ھیں جسپر سلطان عبدالحمید اور
موسیو پورسکوبچ (روسی) بھی حشمناک ھوکر معترض ھوجاتے -
غالباً میرا یہ خیال کرنا صحیح ھوگا کہ جنرل کیبوا کی تشدد آمیز
کارروائیون کو حق بجانب کہنے والے صرف ایطالوی اخبارات ھیں
بعض لوگ یہ کہین گے کہ جن لڑکون کے قتل کئے جانے کا ذکر
مین نے اوپر کیا ھے انہون نے اسلحہ استعمال کئے ھونگے لیکن یہ
خیال مین کیونکر آسکتا ھے کہ بیمار لڑکے یا بڈھی عورتون نے
ھتھیار چلائے - مقتول عربون سے دسوان حصہ بھی جنگی
عدالت سے متھور قرار نہین پایا - اکثر مقتول عربون کے پاس
سے کچھہ بھی اسلحہ بر آمد نہین ھوئے - بعض عرب ایسے
معلوم ھوتے تھے جیسے انکو سوتے مین سے پکڑ لایا گیا تھا -
انکو اپنے لباس کے پھننے کا موقع تک نہین دیا گیا تھا - ذیل کے
حالات مین نے مختلف قابل وثوق ذرایع سے جمع کئے ھین -

یہودیون کے ایک رئیس نے مجھسے یہ بیان کیا کہ ایک اندھا یہودی مع اپنے بیٹے کے مارڈالا گیا - دونون گرفتار ہوئے تو انہون نے ہرچند خود کو یہودی بتلایا مگر سپاہیون نے کچھہ بھی شنوائی نہ کی اور کہا کہ نہیں تم لوگ مسلمان ہو اور یہ کہکر دونون کو مارڈالا - طرابلس کے تمام یہودی ایطالویون کی طرف مل گئے ہین اور ترکون کے پھر طرابلس میں بر سر رسوخ ہوجانے پر آنسے زیادہ کوئی متردد نہیں ہوسکتا - اس واقعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دو یہودیون کو ان ہی جاہل ایطالویون کے فیصلہ پر چھوڑد گیا جو خوف زدہ اور اپنے ساتھیون کے چہرے بگاڑدیے جانے کے قصے سنکر دیوانے ہوگئے تھے - اندھے یہودی کا نام دانی سعدہ تھا - وہ والی کے پہلے فیر مین نہین مرا - سپاہیون نے رفلون کے کندون سے اسکی ٹانگین توڑ دیں اور پھر زد و کوب کرتے کرتے اسکی جان لے ڈالی - اسکی عمر ٦٢ برس کی تھی اور اسکا لڑکا ٢٦ برس کا تھا - یہ قصابی کامل ٣ دن تک ہوتی رہی - ایطالوی سپاہی شریف وضع عربون کو سڑک پر سے پکڑ کر خالی گھرون مین لیجاتے اور انکو لوٹ کر مارڈالتے تھے - مشرق کی جانب دوسرے دن ایطالویون نے اپنی جگہہ بدلی اور پیچھے ہٹے - بڈھے، عرب باورچی، اور مزدور جو ایطالویون سے ملحق ہوگئے تھے انکے پیچھے ہو لئے مگر سپاہیون نے ان بدقسمتون پر بھی نشانے لگائے - یکدفعہ کام تمام کردینے کے لئے سنگین بھونک دی جاتی تھی - سیکڑون ریت مین دبا دئے گئے اور سیکڑون دریا مین پھینک دے گئے - اکثر ایسی لاشیں ماہی گیران طرابلس کے جالون مین پھنس پھنس کر نکل آئی تھین - تمام نخلستان بے گور مردون کی لاش سے متعفن ہوگیا تھا

جنرل گنیوا نے اپنی گورنمنٹ کو صرف چالیس عربون کے مارے
جانے کی رپورٹ کی لیکن میں نے آنکھہ سے پچاس آدمیون
کو مارے جاتے دیکھا ۔ اخبارات کے وقایع نگارون کو عام طور
پر حگه چلنے پھرنے کی اجازت دی گئی تھی لیکن جب قصابیون
کی نوبت آئی تو اخبار نویسون کو وہان جانے سے روك دیا
جاتا تھا ۔ کسی اخبار والے کو اس مقام پر جہان بد ترین
اور سب سے بڑی قصابی عمل میں آرہی تھی جانے کی اجازت نہین
دی گئی ۔ جسقدر جنگی اتاشہ (ایك عہدہ دار) تھے انکو
روك دیا گیا تھا اور اسکے بعد انکو بن غاری اور درنا
میں بھیجدیا تھا کہ یہ سب قصابیان انکے دیکھنے مین نہ آئین ۔
ایطالوی قبضہ کے شروع مین ایطالوی مجروحین کو اعراب سفید
جھنڈے اڑا کر ایطالوی لین تك پھونچا دیتے تھے لیکن جب
ایطالیون نے بےگناہ عورتون اور بچون کو قتل کرنا شروع کیا
تو عربون نے بعض ایطالوی اجساد کے اعضا بگاڑ دئیے ۔ ان
واقعات کو ایطالوی بہت مبالغه کے ساتھہ بیان کرینگے اور ممکن
ہے کہ اسکے متعلق انکا قصہ پہلے معلوم مشہور ہوجائے اور
کچھہ عرصہ تك اسپر یقین بھی کرلیا جائے ، اسلئے کہ تمام دنیا
کے اخبارات حتی کہ انگلستان اور امریکہ کے بڑے بڑے اخبارات
کے نامه نگار بھی طرابلس مین ایطالوی ہی ہین ۔ اگر یہ مان
بھی لیا جائے کہ بدویون کی طرف سے ناشدید قصابیان عمل میں
آئین تو بھی کوئی وجه اس امر کے لئے نہین ہوسکتی کہ اسکی
تقلید روما کی طرف سے کی جائے ۔ ایطالوی فوج ان قصابیون
کی اصل مجرم نہین ہے ۔ میدان جنگ مین ہر فوج کا سپاہی
حیوان بن جاتا ہے لیکن یہ سردار فوج کا فرض ہے کہ انکو

اختیار مین رکھے - انگریزی ، جرمنی ، امریکائی اور فرانسوی فوج
کے افسر اپنے سپاهیون کو ضرور روکتے اور یه وهی کام هے
جو ایطالویون سے نه هوسکا - مین بہت سے بہادر ایطالوی افسرون
سے ملا هون جو هر طرح سے شریف هیں لیکن یہاں طرابلس
مین بعض افسر ایسے بھی هین جنکو فوج سے خارج کردینا چاهیے
جیسا که جنرل کنیوا - جنرل کنیوا کی کمزوری و نا عاقبت
اندیشی و نالائقی اور افسرون کو اپنے قابو مین نه رکھه سکنے
کے باعث یه سب قبایان وقوع پذیر هوئین اور ان هی سب وجوه
سے فوج کا اخلاق پست هوگیا تھا -

ایك عرصه تك کنیوا ڈر کے مارے جہاز سے مطلقاً نه اترتا
اور جہاز پر بیٹھا رهتا تھا - اب البته دن کو وه خشکی پر
آتا هے لیکن رات هوتے هی اسی جہاز پر پھر واپس چلا
جاتا هے اور اسی وجه سے اگر عرب شہر پر چڑھ آئین تو
انھین بہت عمده موقع مل سکتا هے - جنرل کنیوا جب کبھی خشکی
میں آتا هے تو تمام دن سمندر کے کنارے کسی بڑے قلعه
مین چھپا رهتا هے اور جب کبھی چوکیون پر فیر هونا شروع
هو جاتا هے تو فوراً اس قلعه مین مدافعت کا سامان هونے
لگتا هے - کھڑکیون کے شیشے اس لئے توڑ دئے گئے هین که
سپاهی اندر سے باهر کی جانب فیر کر سکین - قلعه کے
دروازه پر بالو کے بستون کا ڈھیر لگا دیا هے جنکے پیچھے
ایطالوی سپاهی اسطرح چت لیٹ جاتے هین جیسے غنیم انکی
صفون کو درهم و برهم کر چکا هے - قلعه کی چھت پر سپاهی
بھرے رهتے هین اور صحن مین سنگین هی سنگین دکھلائی دیتی
هے - اڑوس پڑوس کے مکانات کی ساری چھتون پر سپاهی هی

سپاہی نظر آتے ہیں - جہاز میں اسٹیم دیا ہوا تیار رہتا ہے
کہ اگر معاملات بہت نازک ہو جائیں تو جنرل صاحب بہادر
اسمیں بیٹھہ کر بھاگ نکلیں - اس نائب جنرل صاحب کی تقلید
اور بھی بڑے بڑے افسر کرتے ہیں - ڈویژن کا کمان افسر
سپہ سالار کے مکان کے سامنے ہی ایک گھر میں محصور ہے اور
میدان جنگ میں سوائے بطور مہمان یا سیّاح کے کبھی نہیں
آتا - میں قتل عمد کی چند اور مثالیں دیتا ہوں - محمد مصری
نام ایک عرب بازار سے کچھہ روپیہ لئے آرہا تھا - ایطالوی
سپاہیوں نے لوٹ لینے کے بعد اسکو گولی مار دی - ایک بڈھا
فقیر جو زمین پر بیٹھا بھیک مانگ رہا تھا ایطالویوں کی زد
سے مر گیا - دھقانیوں نے اس شخص کی لاش خچر پر لادکر
تمام نخلستان میں اسلئے پھرائی کہ یہ معلوم ہوجائے کہ ایطالوی
مذہبی فقیروں کے ساتھہ کیسا سلوک کرتے ہیں - علی فریطر نام
ایک قصاب نخلستان طرابلس کے ایک پورہ میں بھیڑی حلال کر
رہا تھا - کچھہ ایطالوی سپاہی نکل پڑے اور اسکے ہاتھہ سے
چھری چھین کر اسی سے اسکو ذبح کرڈالا - طرابلس میں بھی
ایک بڈھے فقیر کو ایطالوی سپاہیوں نے ہلاک کرڈالا - نخلستان
شاح زمحہ میں ایک عورت اپنے شوہر کے ہلاک کئے جانے پر
رو رہی تھی سپاہیوں نے آکر اسے بھی مارڈالا اور گویا غم سے
نجات دلادی - ۲۵ اکتوبر کو بوقت ٤ بجے عصر ایک شخص کوں
پر پانی پی رہا تھا ایک سپاہی نے آکر اسے ہلاک کرڈالا - بن ذایر
میں دو عورتیں اونٹوں پر سوار نخلستان ہوکر آرہی تھیں
سپاہیوں نے انہیں مارڈالا - اسی مقام پر ایک سپاہی نے ایک
عورت کا نقاب ہٹانا چاہا تھا کہ عورت نے مزاحمت کی جسپر

ایطالوی سپاهیون نے اسے گولی سے زمین پر سلادیا - میرے ایک
دوست کے پاس ایک بڈھا عرب ملازم تھا جو ۲۸ برس سے
لنگڑا تھا یہ بھی ایطالوی سپاهیون کی زد سے نہ بچ سکا -
سینکڑون مثالیں اسیطرح کی دیکھاسکتی هین - قریب قریب هر وقایع
نگار اور هر غیر ملکی کے پاس ان مصائب کی فہرستیں
صداگانہ هیں اور هر سفیر نے اس امر کے متعلق اپنی گورنمنٹ
کو رپورٹ بھیجی هے -

ایطالویون کی انتہائی بد کاری

رینالڈس نیوز پیپر لندن مورخہ ۱۹ نومبر سنہ ۱۹۱۱ ع لکھتا هے "اب جب کئی وقایع نگار جنگ، طرابلس سے واپس آگئے
هین تو ناقابل التردید ثبوت ان هیبتناک مظالم کا موجودہ هوگیا هے
جو ایطالوی سپاهیون سے میدان جنگ مین سرزد هوئے هیں -
یہ بات یاد رکھنے کی هے کہ عورتون اور بچون کے بیدریغ قتل
کے الزام سے وزیر اعظم نے انکار کیا هے لیکن بے طرف شہادت
جو اب ملسکتی هے اس کے روسے ایطالویون پر جو الزام لگایا جاتا هے
اسمین ذرا بھی شبہہ نہین کیا جاسکتا . . . .
مسٹر میکالا نے چشم دید واقعات کی بھیانک تصور کھینچی هے
منجملہ دیگر واقعات کے ایک واقعہ کا تذکرہ یہ هے کہ ایک عرب
کی لڑکی جو سولہ یا سترہ برس کی هوگی بیمار یا زخمی تھی
راستہ نہ چل سکتی تھی - ایطالوی سپاهیون نے ٹانگ پکڑ کر اسکو
گھسیٹا اور اسطرح کہ اسکا تمام لباس اسکے سر کی جانب آرها
اور اسکا سارا بدن برهنہ هوگیا - اسپر سپاهی هنستے جاتے تھے
اور اس تمسخر مین ایطالوی افسر بھی شریک تھے - کسی غیر
ملک والے نے اسپر اعتراض کیا اور کہا یہ لڑکی بہت بیمار هے

اسپر سپاهیون نے اس لڑکی کی کلائی پکڑ کر زمین پر گھسیٹنا شروع کردیا - اسکا نقاب گر پڑا آخرکار سپاهیون نے اس لڑکی کو هسپتال کے پھاٹک پر چھوڑدیا اور یہان وہ هاتھ جوڑ کر پانی مانگتی تھی مگر وهان کون سنتا تھا - سپاهیون کی ایک جماعت نے اس لڑکی کو کیونکہ وہ بہت حسین تھی بری طرح سے دیکھا بھالا ان سپاهیون کی آنکھون مین حیوانوں اور درندون کی حصلت مشتمل هورهی تھی - یہ نفرت وہ تھی ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ان لوگون نے رات کا انتظار کیا ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ ۰ صبح کو یہ لڑکی مردہ پائی گئی - اسکا تمام لباس منتشر تھا اور اس کی چمکدار آنکھون میں خوف کے وہ آثار کہ ان آنکھون نے بھوتون کو دیکھا ھے پائے جاتے تھے *

فرانسوی شہادت

موسیو کوسیرا وقائع نگار اخبار اکسلسیر ۲۸ اکتوبر کو اپنے مراسلہ میں لکھتے هین کہ جنگی تاریخ مین طرابلس کا واقعہ سنگین تر ھے - میری نظر ان چہرون کے منظر سے دور نہین هوسکتی - اب تك بیمار هون اور بخار سے کانپ رها هون - رات اور دن برابر توپون سے لوگون کو هلاك کیا گیا اور کوئی نہیں بچا - بڈھے ، عورتیں ، بچے سب کے سب بلاتمیز مارڈالے گئے - کشتون کے پشتے لگ گئے تھے - ایك عرب نے جسکی آنکھون مین انتقام کا جوش جھلك رها تھا یہ بڑبڑا رهاتھا چار بھائیون مین صرف اکیلا مین رهگیا هون هر بھائی کے بدلے مین مجھے دو دو ایطالویون سے سمجھ لینا چاهئے - جب مین سوارون کی چوکی سے باهر آیا تو ایك دیوار کے قریب مین نے سو لاشین پڑی پائین - وہ سب نہایت خوفناك حالت مین هلاك کی گئی تھین - جس

جگه میرا گذر هوا مین نے سوائے لاشون کے اور کچهه نه دیکها ۔
ایطالوی گورنر بیان کرتا هے ایطالوی بالکل هوش و حواس مین نه تهے اور یه هی اسکا عذر هے لیکن هر لاش اس امر کا پته دے رهی تهی که آخر کار سب عرب نهین مرے ۔ اس قتل عام کا بدله لے لینے کی عربون نے قسمین کهالی هین ۔ اس جنگ کے ختم هونے کے قبل بهت سی عورتون کو اپنے بیٹون یا شوهرون کے لئے رونا پڑیگا ۔

ایطالوی شهادت یا اقرار

اٹلی کے اخبار اسٹامپا مین جو کسر وٹو اور وطن خواه مشهور هے ذیل کے فقرات اسکے وقایع نگار کی طرف سے شایع هوئے تهے :—

همارے سپاهیون نے نهایت بیرحمی سے ان باغیون کو جو مذهبی خیالات کے باعث مرنے پر آماده تهے مارڈالا هے ۔ مین نے اپنے سرایص کے دوران مین بهت سی پهانسیان دیکهی هین ۔ ایك شخص اور اسکی زوجه کے پاس سے اسلحه بر آمد هوئے انهین گولی مار دی گئی ۔ یه دونون نهایت محبت سے ایك دوسرے کا هاتهه اپنے هاتهه مین لئے تهے اور خوف کا مطلق اثر نه پایا جاتا تها ۔ شوهر کے گولی مارے جانے کے بعد بهی عورت اپنے شوهر کا هاتهه تهامے تهی اور نهایت خاطرجمعی سے موت کی راه دیکهتی تهی ۔ دوسری والی کا فیر هونا تها که اس عورت کا بهیجا نکل پڑا ۔ اسکے بعد ایك سن رسیده عرب کو گولی کا نشانه بنایا گیا اسکے بعد ایك نوجوان بهی گولی سے هلاك کیا گیا ۔ اسکے بعد ایك ضعیف عورت کی نوبت پهونچی اسکو بالکل برهنه کردیا گیا تها ۔ اسکے لباس مین کارتوس چهپے هوئے پائے گئے ۔ همارے سپاهی انتقام کے جوش مین مست هورهے هین مگر همارے

افسر جنگی قتالی کے محدود کردینے مین اپنے تام اختیارات کو کام مین لا رہے ہین *

دوسری ایطالوی شہادت

روما کا اخبار ٹریبونا مورخہ ۳۰ - اکتوبر لکھتا ہے - قتل عام جہان وقوع مین آیا وہ گندگی اور خونریزی کا میدان ہے - ہمارے سپاہیون نے نخلستان کے قریب کے کل باشندون کو ندارد کردیا ہے اور ہر باغ قبرستان یا مرگھٹ بن گیا ہے - میلان (اٹلی) کے اخبار اوانتی کے لندن وقایع نگار سینر سلویو کوریو کا جو خود ایطالوی ہے ۲۴ - اپریل ۱۲ کے ڈیلی ہیرلڈ مین ایک مراسلہ حسب ذیل شایع ہوا ہے - ہم یورپین لوگ یعنی انگریز فرانسیسی اور ایطالوی مسٹر فرانسس میکالا کواسکی حق گوئی پر مبارکباد دیتے ہین اور ہم لوگون کی یہ تمنا ہے کہ وہ اپنے اس مقدس اور صحیح جد و جہد مین آمادہ اور کوشان رہین تاکہ دنیا کو طرابلس مین عربون کے قتل عام کا سچا حال معلوم ہو جائے - ہر شخص جو ۲۳ یا ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۹۱۱ع کو طرابلس مین موجود رہا ہے وہ ان جانسوز واقعات و حالات سے بخوبی واقف ہے - فی‌الحقیقت (طرابلس مین) آدمیون کا شکار بہت ہوا - غیر مسلح عورتین اور بچے بیرحمی سے مارے گئے - علاوہ انگریزی اور فرانسیسی باشندون کے بہت سے ایطالوی بھی اس واقعہ کی شہادت دیسکتے ہین - ایطالوی سپاہی خود اپنی حرکتون کا تذکرہ کرتے ہین - ہر عمر کے اعراب - کیا عورت اور کیا مرد جنکے پاس مطلقاً اسلحہ نہ تھے باغات میدان اور دروازون کے سامنے مردہ پڑے تھے اور ہم لوگون نے اپنی آنکھون سے دیکھا ایطالوی سپاہی لاشون کو گاڑیون پر لدوا کر خندقون مین ڈالنے کو لیے جاتے تھے *

ایک شریف النفس و خدا پرست انگریزی پادری کی راے

طرابلس میں عربوں کے قتل عام اور ان سب قصابیوں کے متعلق جسکا تذکرہ اوپر کیا جا چکا ھے - عام طور پر مہذب دنیا خصوصاً انگلستان و ھندوستان میں سخت اعتراضات کئے گئے - باب عالی نے باضابطہ دول یورپ سے اسکی شکایت کی کہ ایطالویوں سے ایسی حرکتیں معاھدات و تہذیب جنگ کے خلاف سرزد ہوئی ھیں - انگلستان کے بہت سے شریف النفس باشندوں و اخبارات نے اپنے تاسف و ناراضمندی کا اظہار کیا - ھم جگہ کی قلت سے صرف بولٹن ایوننگ نیوز مورخہ ۲۰ نومبر سے ذیل کا اقتباس کرتے ھیں *

جیارج روڈ کے کانگریگشن گرجا میں پادری ھاورڈ موڈی صاحب نے مظالم طرابلس پر گفتگو کرتے ھوئے فرمایا کہ ھم سے کہا جاتا ھے کہ جب تک اھل سیاست اس معاملہ پر کچھہ گفتگو نہ کرلیں تمہیں کچھہ بولنے کا حق حاصل نہیں ھے لیکن میرا جواب نہیں بلکہ خدا کا یہ جواب ھے کہ ایسی سیاست پر جو عورتوں اور بچوں کے قتل ھونے پر خاموش رھے خدا کی لعنت ھو - اھل اللہ صاف دل ھیں اور چاھے آسمان کیوں نہ پھٹ پڑے وہ صاف صاف کہدینگے - ایسی قصابیاں ۲۴ گھنٹے کے اندر بند ھوسکتی ھیں بشرطیکہ عیسائی قومیں چکنی زبان والے اھل سیاست کی رایوں پر عمل کرنے کے بجاے سچے اور مقدس خدا کی مرضی پر چلیں - میں نے یہ تقریر ایک عیسائی پادری کی حیثیت سے کی ھے اور اسلئے کی ھے کہ میں ان مظالم پر جو بیکسوں پر کئے گئے ھیں اور نیز ان لوگوں کی خاموشی پر جنہیں گفتگو کرنی چاھئے بیلاگ طور پر اعتراض کرنے سے باز نہیں رہسکتا *

سابق لفٹنٹ
ہربرٹ جی مانٹیگو
ترکی والنٹیر کی
سرگذشت

یہان سے ہم پھر سابق لفٹنٹ جی مانٹیگو کے بیان کردہ حالات لکھتے ہیں ۔ " قتل عام کے بعد ایطالویون نے عمداً اور متوالیاً ان عربی عورتون پر جو اپنے برباد شدہ گھرون کے قریب میں رہ گئی تھیں فیر کئے ۔ چنانچہ بہت سے مفرورین نے ہم سے ایطالوی سپاہیون کی شبانہ آمد کے ہوشربا واقعات بیان کئے اور یہ بھی کہا کہ گھرون سے جو عورتیں نکالدی جاتی تھیں انپر بھاگتے وقت فیر کئے جاتے تھے ۔ اکثر مجروحین و مقتولین ان واقعات کی تایید صداقت کے لئے ہمارے پاس لائے گئے ۔ چنانچہ ایک عورت نوے برس کی جو دس برس سے بالکل ضعیف و ناتوان تھی اور بمشکل چلنے پھرنے کے قابل تھی لائی گئی اسکو ایطالویون نے گھر سے نکال باہر کردیا اور جب کہ وہ اپنے حتی الوسع بھاگ رہی تھی پیچھے سے گولی کا فیر کیا گیا ۔ گولی اس دکھیا کی گردن میں اسطرح تیر گئی کہ وہ یہان لاتے لانے راستہ ہی میں جان بحق تسلیم ہوگئی ۔ ہر چند کہ بہت سی باتیں خلاف میں بیان کی گئی ہیں لیکن عورتون کا تمیز کرلینا کچھہ مشکل نہ تھا ۔ طرابلس کے نواح میں تمام عرب برنوش پہنتے ہیں لیکن عورتیں رنگین کپڑے پہنتی اور منہہ پر نقاب ڈالے رہتی ہیں اور عموماً ایک خاص قسم کا بند انکی کمر سے بندھا ہوتا ہے علاوہ بریں عورتون کا قد و قامت مردون کے قد سے بہت کم ہے ۔ اور انکی رفتار بھی ایک خاص قسم کی ہے ۔ پانچسو گز کے فاصلہ سے بھی عورت کی صورت پہچانی جا سکتی ہے ، حالانکہ درحقیقت ایطالوی اس فاصلہ سے بھی کم پر نشانہ لگاتے تھے ۔ ایک مرتبہ

بہت سی عورتیں ایک مقام پر جمع تھیں ایطالویون نے سنگینوں سے حملہ کر کے انکو گھر سے نکال باہر کیا اور پھر پیچھے سے انپر فیر کئے - سترہ عورتون مین سے دو عورتیں سخت زخمی ہوکر بھاگ نکلین - ان واقعات مین ذرا بھی محل شبہہ نہیں ہے اور اگر ضرورت ہو تو مین ان واقعات کی تصدیق ڈاکٹر بشیر سے کرا سکتا ہون جنہون نے بہت سی زخمی عورتون کا علاج کیا تھا - عورتون نے اپنے اور بچون کے رہنے کے لئے نخلستان سے بہت دور ایک مقام پر چمڑے اور کمل کی مدد سے کچھہ چھوٹے چھوٹے جھونپڑے بنا لئے تھے جہان وہ ایک یا دو ہفتہ تک مقیم رہیں - ان عورتون نے جنگ مین کچھہ حصہ نہیں لیا بلکہ جاسوسی تک نہیں کی - نہ محض اس لئے کہ وہ بہت بزدل تھین بلکہ اسکی انکو اجازت تک کبھی نہیں دیجاتی - نومبر کے پہلے ہفتہ مین ایطالویون کے بائین بازو پر عربون نے شد و مد سے حملہ کیا - اسکے ایک دن بعد ان عورتون کے جھونپڑون پر جان بوجھہ کر ایطالویون نے گولہ باری کی - یہان قریباً ۷۰ عورتین اور ۲۰ لڑکے تھے لیکن انپر جنگی جہازون کی بڑی بڑی توپین چلائی گئیں اور قلعون سے بھی بڑے بڑے آتشین گولے برسائے گئے - بارہ انچہ کے بڑے بڑے گولے بالو مین دھس جانے کے باعث نہ پھٹتے تھے اور میری روانگی کے وقت ویسے ہی پڑے تھے - شراپنل سے بہت نقصان پہونچا - ۲۰ عورتیں اور چار لڑکے اس موقع پر مقتول ہوے اور مابقی بہت سے زخمی ہوئے - اکثر لاشون مین دو یا تین بڑے بڑے گولون کے نشان تھے اور اسکے ساتھہ ہی گراب کے بھی نشانات موجود تھے - جس سے جہان تک ہوسکا بھاگا - یہ سب کے سب خوش حال تھے مگر سب کے سب بالکل محتاج ہوگئے - اس امر کے بیان کرنے کی

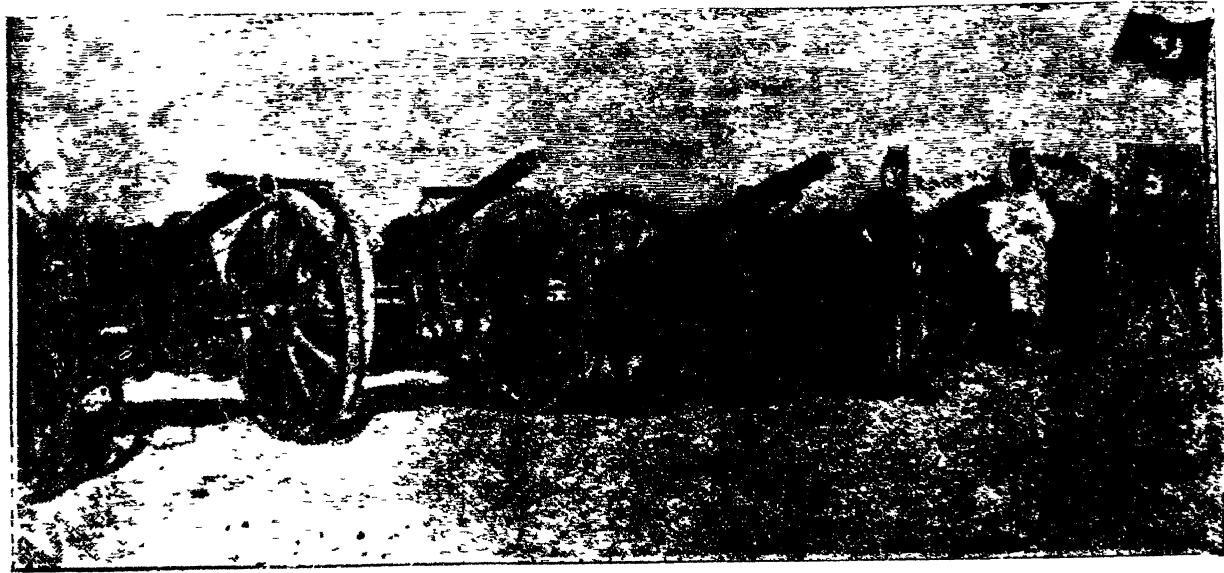
ضرورت نہاں ہے کہ انہیں باتوں نے عربوں کو اور بھی سخت اور آمادہ بنادیا - مین ایك امر کا یہاں تذکرہ کردینا چاھتا ہوں کہ ھمارے سپاھیوں اور افسروں نے ایطالوی جاسوسوں کے ساتھہ مہذب دنیا کا دستور و قانون برتا - جب مین سوق الجمعہ مین تھا ایك عرب اور ایك یہودی جاسوسی کے جرم میں گرفتار کر کے لائے گئے انکے پاس سے ایك کاغذ اس مضمونکا دستیاب ہوا جسمیں لکھاتھا کہ ان دونونکو ایطالوی قوائد کے خیال سے ایطالوی فوجوں سے گذرنے میں مزاحمت نہ کی جاے - عرب جنہوں نے ان دونوں کو گرفتار کیا تھا بہت افروختہ تھے اور اگر ترکوں کا مضبوط گارڈ نہ ہوتا تو پھر انکے ساتھہ عرب جو چاھتے کرلیتے - جب یہ دونوں گرفتار ہوکر ترکی اردوگاہ مین پھونچے عرب انپر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور تازیانے مارنے لگے - لیکن ترکوں نے چھڑا کر انکو قید خانہ مین ڈالدیا - دوسرے دن فتحی بے ھڈکوارٹر سے آپھونچے - یہ بات دنیا کے لئے خیال کرنے کی ہے کہ ۹ ترکی افسر ھڈکوارٹر سے طلب ہوئے - کورٹ مارشل منعقد ہوکر سزاے موتکا حکم ان دونوں کے حق میں صادر ہوا - چنانچہ دونوں ایك درخت پر لٹکادئیے گئے - چاروں طرف سے عرب انپر لعنت ملامت کرتے تھے - دو شیخوں نے موقع کو غنیمت سمجھکر اپنے لعن و طعن سے اور جوش پھیلادیا - ایطالیوں کو جان لینا چاہے کہ اجازہ نامہ جو ان قیدیوں کے پاس سے دستیاب ہوا اسی کو دکھلاکر ہم لوگوں کا ایك ترکی افسر ایك سے زاید مرتبہ ایطالوی فوج کے اندر داخل ہواتھا - اسکے بعد ہی میں پیچش سے علیل ہوگیا - ترکی کیمپ مین پیچش کی شکایت عام تھی اور فی‌الحقیقت اس قسم کی جنگ میں ایسا ہونا ہی چاھئے - لیکن ایطالویوں نے ترکی فوج مین ہیضہ پھیلنے کے جو قصے گڑھے تھے وہ بالکل فرضی تھے - عین‌زارہ مین البتہ صرف

دو آدمی ہیضہ سے مرے اور بس - مین سوق الجمعہ مین اس خیال
سے کہ چنگا ہوجاؤن مقیم رہا - مگر طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور
ڈاکٹر نے مجھے عین‌زارہ جانے کا حکم دیا تاکہ شور و غل سے امن
ملے - یہ خیال کرکے کہ مین گھوڑے پر سوار نہین ہوسکتا
چار گھنٹے کی مسافت تک اعراب مجھکو اپنے کندھے پر لے چلنے
کو آمادہ ہوئے - چنانچہ ٦ قوی‌الجثہ آدمی ہمراہ ہولئے - یہ سب کے
میرے ساتھہ بہت ہی خلق سے پیش آئے - سوارون کے رہنے والی
سب بارک کو عین‌زارہ مین ہسپتال بنا لیا گیا تھا - نیچے محرابدار دروازہ
تھا اوپر مین دو کمرے اور ایک صحن تھا جسکے ارد گرد دیوار تھی -
مجروحین اسی صحن مین پڑے رہتے تھے جہان صحرائی ہوا اور کبھی
آفتاب کی تمازت سے پناہ ملتی تھی - اسوقت تقریباً ۱۵۰ عرب اور
ترک مجروح تھے اور ہسپتال میں اسوقت ابتدائی طبی ضروریات مثل
ادویہ - آلات - مرہم پٹی وغیرہ کے بالکل نہ تہین - اسمین شک نہین
کہ مجروحین کی نگرانی کرنے والے بڑے قابل اور لایق تھے اور جو
کچھہ انسے بن پڑا اسمین انہون نے کبھی کوتاہی نہین کی - ہسپتال
کی زندگی تکلیف دہ تھی - آخر کار ڈاکٹرون نے یہ صلاح کی کہ ایک
ڈاکٹر جاکر ایطالویون سے تھوڑی دوائین اور پٹیان مستعار مانگے -
عزیزیہ اور غاریان کے بڑے ہسپتالون مین یہ سب سامان موجود تھا
لیکن وہ دونون مقام یہان سے دور تھے اور وہان کے ڈاکٹر جو
کچھہ انکے پاس موجود تھا صرف کر رہے تھے - جب ہمارا ڈاکٹر
ایطالویون کے پاس امن کی جھنڈی اڑاتا ہوا پہونچا تو انہون نے اپنی
مہذبانہ اور بہادری کا ثبوت اسطرح سے دیا کہ ہمارے ڈاکٹر کو قید
کرلیا - جسکے بعد پھر اس کی کچھہ خبر معلوم نہ ہوئی - اس پلید حرکت
سے اعراب از سر نو خشمناک ہوگئے اور ہم لوگون کو بھی حد درجہ

دو آدمی ہیضہ سے مرے اور بس - مین سوق الجمعہ مین اس خیال سے کہ چنگا ہوجاؤن مقیم رہا - مگر طبیعت زیادہ خراب ہوگئی اور ڈاکٹر نے مجھے عین‌زارہ جانے کا حکم دیا تاکہ شور و غل سے امن ملے - یہ خیال کر کے کہ مین گھوڑے پر سوار نہین ہوسکتا چار گھنٹے کی مسافت تک اعراب مجھکو اپنے کندھے پر لے چلنے کو آمادہ ہوئے - چنانچہ ٦ قوی‌الجثہ آدمی ہمراہ ہولئے - یہ سب کے میرے ساتھہ بہت ہی خلق سے پیش آئے - سوارون کے رہنے والی سب بارک کو عین‌زارہ مین ہسپتال بنا لیا گیا تھا - نیچے محرابدار دروازہ تھا اوپر مین دو کمرے اور ایک صحن تھا جسکے ارد گرد دیوار تھی - مجروحین اسی صحن مین پڑے رہتے تھے جہان صحرائی ہوا اور کبھی آفتاب کی تمازت سے پناہ ملتی تھی - اسوقت تقریباً ۱۵۰ عرب اور ترک مجروح تھے اور ہسپتال مین اسوقت ابتدائی طبی ضروریات مثل ادویہ - آلات - مرہم پٹی وغیرہ کے بالکل نہ تہین - اسمین شک نہین کہ مجروحین کی نگرانی کرنے والے بڑے قابل اور لایق تھے اور جو کچھہ انسے بن پڑا اسمین انہون نے کبھی کوتاہی نہین کی - ہسپتال کی زندگی تکلیف دہ تھی - آخر کار ڈاکٹرون نے یہ صلاح کی کہ ایک ڈاکٹر جاکر ایطالویون سے تھوڑی دوائین اور پٹیان مستعار مانگے - عزیزیہ اور غاریان کے بڑے ہسپتالون مین یہ سب سامان موجود تھا لیکن وہ دونون مقام یہان سے دور تھے اور وہان کے ڈاکٹر جو کچھہ انکے پاس موجود تھا صرف کر رہے تھے - جب ہمارا ڈاکٹر ایطالویون کے پاس امن کی جھنڈی اڑاتا ہوا پہونچا تو انہون نے اپنی مہذبانہ اور بہادری کا ثبوت اسطرح سے دیا کہ ہمارے ڈاکٹر کو قید کرلیا - جسکے بعد پھر اس کی کچھہ خبر معلوم نہ ہوئی - اس پلید حرکت سے اعراب از سر نو خشمناک ہوگئے اور ہم لوگون کو بھی حد درجہ

گو بخوبی دیکھہ سکتے تھے - ہسپتال کے ارد گرد پانچسو گز تک گولے گرے اور یہ گولہ باری کوئی ۲ گھنٹہ تک رہی - ان واقعات کے ہوتے کیا یہ خیال کیا جاسکتا ہے کہ ایطالویون کی یہ حرکتیں قصداً نہین ہوئین ؟ - اس شیطانی حرکت مین ۳ ہوائی جہاز مشغول تھے - مین نے اپنے کمرے کی کھڑکیون سے اور ڈاکٹر کے کمرون کے دروازون سے جھانک کر خود دیکھتا تھا - آخر کار جب ہم کے گولون کا ذخیرہ ختم ہولیا تو یہ ہوائی جہاز واپس گئے *

مین عین زارہ کے ہسپتال میں تقریباً ۱۰ یوم تک رہا اور یہان اس عمدگی سے میرا علاج کیا گیا جیسا کہ اس غیر مناسب موقع پر کسی شخص کو توقع ہوسکتی تھی - پندرہ دن کے بعد ایک اونٹ پر مجھے عزیزیہ کو جو یہان سے ۳ دن کا راستہ ہے پہونچا دیا گیا - میرے مہربان دوست ڈاکٹر بشیر بے جنہون نے غالباً میری جان بچائی عین زارہ مین زخمیون کا علاج کرنے کو عارضی طور پر رہ گئے تھے انہیں بہت جلد سوق الجمعہ کو جہان سخت لڑائی ہوئی تھی جلا جانا پڑا - اس لڑائی مین ایطالویون کے بہت مجروح و مقتول ہوئے تھے - میدان جنگ مین ڈاکٹر بشیر بے پہلے عرب زخمیون کا علاج کرتے تھے اور اسکے بعد جسقدر بن پڑتا ایطالوی مجروحین کا علاج کرتے تھے - ڈاکٹر بشیر بے ترکی سول ڈاکٹر ہین جنکی تعلیم پیرس (فرانس) مین ہوئی ہے - مین جب طرابلس سے روانہ ہوا وہ صحیح و سلامت تھے - اخبار ٹائمس لندن نے ایطالیون کی قصابیون کی نسبت جو میرے بیانات پر نکتہ چینی کی ہے اسکے متعلق مین اپنے قول کی تصدیق مین اسی نیک مرد اور خود فتحی بے کی شہادت پیش کرسکتا ہون - عین زارہ سے عزیزیہ تک کا سفر ایسا دشوار و سخت تھا جیسا اسکے پہلے مجھے کبھی اتفاق نہین ہوا - مین بہت کمزور و بیمار تو تھا ہی اسپر اونٹ کی سواری



طرابلس میں ترکوں کا توپ خانہ اور چند افسر

نے ۳ دن مین چورچور کردیا - لیکن منزل مقصود تک پہونچ جانے پر
مین سنبھل گیا - میرے پہونچنے کے دوسرے ہی دن فتحی بے معہ
ہڈکوارٹر کے عریزیہ پہونچ گئے اور طے پایا کہ مین انگلستان کو واپس
جاؤن - لیکن روانگی کے قبل تھوڑے عرصہ تک غاریان کی پہاڑیون مین
وہان کی آب و ہوا سے فیدہ اٹھاؤن - عریزیہ میں دس دن تک
اور غاریان مین ۳ دن تک مقیم رہنے کے بعد مین انگلستان کو
زاویہ - عجیلات ، زوارہ ، بوقیش ، بنی عروان وتولس ہوتا ہوا روانہ
ہوا - جب میں طرابلس سے روانہ ہوا اسوقت جنگ کو شروع ہوئے
تین مہینے گذرے تھے مگر ایطالویون کی جغرافیائی طور پر بجنسہ وہی
حالت تھی جو میرے طرابلس پہونچنے کے وقت پائی گئی تھی
ایطالوں نے اور باتون میں بھی کچھہ خاطر خواہ ترقی نہ کی تھی -
بہت سخت نقصان گوارا کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر قابض
رہے ہیں - لڑائی اور بیماری سے میرے خیال کے مطابق طرابلس اور
بارقہ مین تقریباً بارہ ہزار ایطالوی ضایع ہوے ہونگے - سیکڑون
روایں ہم لوگون کے قبضہ مین آئین - خمس طبرق درنا اور بن غازی
سے جو خبرین فوجی سپاہی ہمارے پاس لائے ان سب سے میرے
تخمینہ کی تصدیق ہوتی ہے - یہ امر قابل غور ہے کہ ایطالویون نے
جیسا کہ انکا خود بیان ہے طرابلس اور بارقہ میں متواتر مدد فوجین
کمک کو بھیجی ہین اور اسکی کوئی وجہ سواے اسکے سمجھہ نہین
آسکتی کہ یہ فوجین ان نقصانات کے پورا کرنے کو بھیجی گئی تھین
جو فی الحقیقت بیان کی ہوئی تعداد سے کہین زیادہ ہوئے تھے - ہم
لوگون کو اس امر کا بھی قطعی ثبوت مل گیا کہ پیچش سے ایطالویون
مین بہت نقصانات ہوئے ایطالوی سپاہی خود گندگی کے عادی تھے
اور یہ کہ طرابلس مین جن حالتون مین انہین رہنا پڑا ان وجہون

نے ۳ دن مین چورچور کردیا - لیکن منزل مقصود تک پھونچ جانے پر
مین سنبھل گیا - میرے پھونچنے کے دوسرے ہی دن فتحی بے معہ
ھڈکوارٹر کے عریزیہ پھونچ گئے اور طے پایا کہ مین انگلستان کو واپس
جاؤن - لیکن روانگی کے قبل تھوڑے عرصہ تک غاریان کی پہاڑیون میں
وہان کی آب و ہوا سے فیدہ اٹھاؤن - عریزیہ میں دس دن تک
اور غاریان مین ۳ دن تک مقیم رہنے کے بعد مین انگلستان کو
زاویہ - عجیلات ، زوارہ ، بوقیش ، بنی عروان وتولس ہوتا ہوا روانہ
ہوا - جب میں طرابلس سے روانہ ہوا اسوقت جنگ کو شروع ہوئے
تین مہینے گذرے تھے مگر ایطالویون کی جغرافیائی طور پر بجنسہ وہی
حالت تھی جو میرے طرابلس پھونچنے کے وقت پئی گئی تھی
ایطالیون نے اور باتون میں بھی کچھہ خاطر خواہ ترقی نہ کی تھی -
بہت سخت نقصان گوارا کرنے کے بعد وہ اپنی جگہ پر قابض
رہے ھیں - لڑائی اور بیماری سے میرے خیال کے مطابق طرابلس اور
بارقہ مین تقریباً بارہ ھزار ایطالوی ضایع ہوے ھونگے - سیکڑون
رولیں ھم لوگون کے قبضہ مین آئین - خمس طبرق درنا اور بن غازی
سے جو خبرین فوجی سپاہی ہمارے پاس لائے ان سب سے میرے
تخمینہ کی تصدیق ہوتی ہے - یہ امر قابل غور ہے کہ ایطالویون نے
جیسا کہ انکا خود بیان ہے طرابلس اور بارقہ میں متواتر مدد فوجین
کمک کو بھیجی ھین اور اسکی کوئی وجہ سوائے اسکے سمجھہ نہین
آسکتی کہ یہ فوجین ان نقصانات کے پورا کرنے کو بھیجی گئی تھین
جو فی الحقیقت بیان کی ہوئی تعداد سے کہین زیادہ ہوئے تھے - ہم
لوگون کو اس امر کا بھی قطعی ثبوت مل گیا کہ پیچش سے ایطالویون
مین بہت نقصانات ہوئے ایطلوی سپاہی خود گندگی کے عادی تھے
اور یہ کہ طرابلس میں جن حالتون مین انہین رہنا پڑا ان وجہون

جنگ کے لئے بہت موزون ہے اور ایسا تفوق جو ہزارہا آدمیون
کی جماعت کے برابر ہے ایطالویون کو ہرگز حاصل نہیں - مجھے
واثق یقین ہے کہ اٹلی طرابلس کو کبھی فتح نہ کرسکے گی - اور
جب تک کہ کسی سیاسی انتظام سے جنگ کا خاتمہ نہ ہولے جنگ
برابر جاری رہیگی - اس جنگ میں جو بات زیادہ تر قابل لحاظ
ہوئی وہ ہوائی جہازون کا پہلی مرتبہ استعمال کیا جانا ہے -
موجودہ حالتون مین میرا یہ خیال ہے ہوائی جہازون سے بم پھینکنے
مین کچھہ کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اس امر میں ابھی ترقی کرنے
کی ضرورت باقی ہے جسکے بغیر اسکے کامیابی ممکن نہیں - ایک پیچدار
خارج کرنے والے پرزے کی اور نیز اس کی جس سے کسی بلندی پر
ہوائی جہاز چاہے کیسی تیزی سے اڑ رہا ہو دید بانی کرسکیں سخت ضرورت
ہے - رایٹ برادران نے جو ترقیان اس بارہ مین کی ہیں ان سے معلوم ہوتا
ہے کہ یہ سب باتیں بہت جلد قبضہ میں آجائینگی - فی الحقیقت جسقدر گولے
ایطالویون نے عین زارہ کے قرب و جوار میں گرائے اس سے زیادہ
نقصان ہونا چاہئے تھا - ہوائی جہاز دید بانی کے لئے بیشک بہت
سودمند ہیں - اسے جہان چاہیں لیجا سکتے ہیں اور جو حالات ان سے
معلوم ہوں انکو بعجلت اپنے کمان افسرون تک پہونچا سکتے ہیں -
طرابلس میں ہوائی جہازونکا چلانا خصوصاً بہت آسان ہے اور اسمین
شک نہیں کہ بعض ایطالوی غبارہ بازون نے عمدہ خدمات کین اور
اپنے ہوائی جہاز کو اپنے اختیار مین بخوبی رکھتے تھے -
ان اشخاص کی جرأت کی جنکو میں ایطالوی فوج میں بہت بہادر
سمجھتا ہون عرب اور ترک بہت تعریف کرتے تھے اور بطور
تماشا کے صحرا پر انکا اڑنا بہت موثر معلوم ہوتا تھا - لیکن
نہایت افسوس ہے کہ ان ہوائی جہاز والون بے رحمی اور مجبور

جنگ کے لئے بہت موزون ہے اور ایسا تفوق جو ہزارہا آدمیون کی جماعت کے برابر ہے ایطالویون کو ہرگز حاصل نہیں - مجھے واثق یقین ہے کہ اٹلی طرابلس کو کبھی فتح نہ کرسکے گی - اور جب تک کہ کسی سیاسی انتظام سے جنگ کا خاتمہ نہ ہولے جنگ برابر جاری رہیگی - اس جنگ میں جو بات زیادہ تر قابل لحاظ ہوئی وہ ہوائی جہازون کا پہلی مرتبہ استعمال کیا جانا ہے - موجودہ حالتون مین میرا یہ خیال ہے ہوائی جہازون سے بم پھینکنے مین کچھہ کامیابی نہیں ہوئی ہے اور اس امر میں ابھی ترقی کرنے کی ضرورت باقی ہے جسکی بغیر اسکے کامیابی ممکن نہیں - ایک پیچدار خارج کرنے والے پرزے کی اور نیز اس کی جس سے کسی بلندی پر ہوائی جہاز چاہے کیسی تیزی سے اڑ رہا ہو دید بانی کرسکیں سخت ضرورت ہے - رایٹ برادران نے جو ترقیان اس بارہ مین کی ہین ان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب باتیں بہت جلد قبضہ میں آجائینگی - فی‌الحقیقت جسقدر گولے ایطالویون نے عین زارہ کے قرب و جوار میں گرائے اس سے زیادہ نقصان ہونا چاہئے تھا - ہوائی جہاز دید بانی کے لئے بیشک بہت سودمند ہیں - اسے جہان چاہیں لیجا سکتے ہین اور جو حالات ان سے معلوم ہون انکو بعجلت اپنے کمان افسرون تک پہونچا سکتے ہیں - طرابلس میں ہوائی جہازونکا چلانا خصوصاً بہت آسان ہے اور اسمین شک نہیں کہ بعض ایطالوی طیارہ بازون نے عمدہ خدمات کین اور اپنے ہوائی جہاز کو اپنے اختیار مین بخوبی رکھتے تھے - ان اشخاص کی جرأت کی جنکو میں ایطالوی فوج میں بہت بہادر سمجھتا ہون عرب اور ترک بہت تعریف کرتے تھے اور بطور تماشا کے صحرا پر انکا اڑنا بہت موثر معلوم ہوتا تھا - لیکن نہایت افسوس ہے کہ ان ہوائی جہاز والون بے رحمی اور مجبور



بہادران ترک اٹلی کے مقابلہ کو طرابلس میں تڑہ رہے ہیں

نہین ہوا - پہلے انہون نے حہارات سے بہت کام لیا لیکن اسکے بعد جیسا کہ خود ایطالویون کا قول ہے جہازون سے کام لینا غیر ممکن ہوگیا - بحری توپون سے جسقدر نقصان کی امید کی جاسکتی تھی اسقدر واقع نہین ہوا کیونکہ بہت سے گولے ناقص بنے تھے اور بعض نرم جگہ یعنی بالو پر گرنے کے باعث پھوٹ نہ سکتے تھے - ہم نے صحرا مین بہت سے دس انچہ اور ۱۲ انچہ کے گولے پڑے پائے - شرابنل گولون کا حال اللہ علیحدہ ہے - میرے خیال مین شرابنل گولون کی رد مین رہنا بہ نسبت دیگر چیزون کے ہوش و حواش کے لئے سخت آزمایش کا موقع ہے - گولون کے پھٹ جانے کا وقت اسدرجہ مکمل ہوگیا ہے کہ گولہ انداز جیسا ہے کرسکتا ہے - خوش نصیبی سے ترکون کی طرف اچھے اچھے کمانڈر تھے - نشات بے کے نائب کمانڈر فتحی بے ہین اور انہین کے ساتھہ رہنے کا مجھے زیادہ اتفاق ہوا - مین بہت جلد انکی عمدہ صفات کا قایل ہوگیا - وہ نہایت لایق سپاہی اور شریف مرد ہین اور فن جنگ مین ایسے ماہر جنرل ہین جو اپنی فوج سے بہترین طریقہ پر کام لیسکتے ہین - وہ عربون کو عجیب و غریب طور پر اپنے قبضہ مین رکھتے ہین اور ہر جگہ انکا ذکر مذکور ہوتا ہے - میدان جنگ مین ترکی افسرون کی کچھہ کمی نہین ہے - سب کے سب تعلیم یافتہ اور ترکون کے جنگی کالج کے تربیت یافتہ ہین - بہتون کی تعلیم پیرس (فرانس) اور برلن (جرمنی) وغیرہ مقامات پر ہوئی ہے - بہتیرے یمن مین لڑ چکے ہین جہان کے حالات طرابلس سے ملتے جلتے ہین - سب افسر نہایت ہوشیار ہین - انور بے کا نام مین نے بہت سنا ہے لیکن ایسے ملاقات نہین ہوئی - وہ

ایک عجیب و غریب آدمی ہین اور اسکی نقل و حرکت بہت مخفی رکھی جاتی ہے - میری روانگی کے موقع تک ہر طرح سے ترکون کی طرف سے ایسا حملہ کرنا ممکن تھا جسمین ایطالوی چارون طرف سے گھر لئے جائیں - فی الحقیقت ترکون نے اب تک مدافعت کی ہے اور اس مقاولہ پر کہ "عمدہ مدافعت ہی کا نام حملہ ہے" پورا عمل در آمد کیا ہے - آیندہ موسم بہار کے آتے ہی معاملات بالکل مختلف ہو جاینگے - اسوقت اعراب اپنے پورے زورون پر ہونگے - بر خلاف اسکے ایطالویون کی حالت گرمی کے زیادہ ہو جانے سے بد تر ہوجایگی اور امراض مین بہی زیادتی ہوگی - جیسا کہ مین بیان کرچکا ہون عربون نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ وہ ایطالویون کو جب تک ان مین کا ایک شخص بہی زندہ ہے طرابلس مین رہنے کا موقع ہرگز نہ دینگے - عربون مین یہ جوش زیادہ تر ایطالویون کی ان حرکات سے پیدا ہوا ہے جو انہون نے عربون کے ساتھ کی تہین - وہ لفظ باغی سے جو انکی نسبت استعمال ہوا ہے بہت بر افروختہ ہوگئے ہین اور انکا خیال قدرتی طورپر یہ ہے کہ انہین اپنے ملک کی حمایت مین لڑنے کا اسیطرح حق حاصل ہے جیسا کہ ہر شخص کو اپنے ملک کی نسبت حاصل ہے - انہین باغی کہنا بیہودہ پن ہے - باغی کا لفظ طرابلس کے انہین چند عربون پر مناسب طور پر صادق آتا ہے جنہون نے ایطالویون کی اطاعت قبول کرلی اور اپنے بھائیون کے خلاف ایطالویون کی مدد کر رہے ہین *

ترکون کی قدر دانی اور مسلمانون کی شکر گذاری

مسٹر نیٹ جو طرابلس مین ترکون کے ساتھہ مانچسٹر گارجین کے وقایع نگار جنگ تھے لکھتے ہین مسٹر مانٹیگو کی ترکون نے نہایت قدر ومنزلت کی

اور انہون نے بیماری مین انکی ویسی ہی تیمارداری کی جیسی کہ دنیا کی کسی قوم کی طرف سے توقع کیجاسکتی تھی - مسٹر ماٹیگو جس گاڑی پر غازیان بھیجے گئے وہ ایطالویون سے غنیمت مین ہاتھ آئی تھی اور اسپر یہ عبارت تحریر تھی -

XIReggto Bersaghen T S. Carrtta Alpina

انگریزی جنگی قانون کے مطابق جسکے رو سے کوئی انگریزی سپاہی یا افسر کسی غیر ملکی جنگ میں شریك نہیں ہوسکتا لفٹنٹ ماٹیگو کا نام انگریزی فوج سے کاٹ دیا گیا تھا - قسطنطنیہ کے محکمۂ جنگ نے ترکی فوج میں مسٹر موصوف کو عہدہ دینے کا وعدہ کرلیا ہے - جب لفٹنٹ مذکور لندن پہونچے تو ڈاکٹر عبدالمجید بیرسٹرایٹ لا مقیم لندن نے مسلمانوں کی طرف سے ایك خوبصورت ایڈرس انکے حسن خدمات کے صلہ اور شکریہ میں پیش کیا ❁

باب چہارم

شیخ سنوسی اور والمثیر

طرابلس کے ترکون نے جب یہ دیکھا کہ وہ اطالویون کی ہجوم آوری کا مقابلہ اسوقت تك بخوبی نہیں کر سکتے جب تك کہ عربون کو اپنی طرف نہ ملا لیا جاے - چنانچہ انہون نے عربون کو ملك کی حمایت کے لئے کھڑا کردیا - ترکون اور عربون میں پہلے کچھہ مخالفت ضرور تھی لیکن جب انہون نے یہ دیکھا کہ نفاق سے انکی آزادی ایك غیر قوم کے بس میں چلی جائیگی تو وہ ترکون کی امداد پر مایل ہوگئے - عربون نے اپنی آنکھون سے بے گناہ بچون عورتون بڈھون کو بیرحمی سے قتل کرتے

ہوئے - اپنی کھیتیاں باغات وغیرہ غارت ہوتے ، بلکہ جیسا کہ بعض عربی اخبارات سے معلوم ہوا مسجدوں کو مسمار کرتے ہوئے دیکھر یہ اندازہ کر لیا کہ حملہ آوروں سے ترک کہیں بہتر ہیں - شیخ احمد الشریف ابن السید محمد ابن علی السنوسی مطابق الحسنی الادریسی سے جو سنوسیوں کے مشہور و معروف شیخ ہیں ترکوں نے امداد کی استدعا کی - انہوں نے مختلف قبایل کو وطن کی حفاظت پر متوجہ کر دیا - شیخ سنوسی کے حالات عجیب و غریب طور پر اخبارات میں بیان ہوئے ہیں بعض نے اس فرقہ کے جنگجو ہونے میں بہت مبالغہ کیا ہے - بعض کا یہ خیال ہے کہ یہ فرقہ بالکل مذہبی ہے اور جنگی اہمیت نہیں رکھتا - لیکن اسمیں شك نہیں کہ شیخ کی روحانیت کا اثر افریقہ کے تمام حصص میں گہرا اور وسیع ہے - طرابلس اور بارقہ کے تمام عرب جب عادتاً مسلح رہتے ہیں تو شیخ کے مریدان کا مسلح ہونا کچھہ تعجبات میں سے نہیں - مسٹر منٹ وقایع نگار جنگ یہ خیال کرتے ہیں کہ ہلکی ہلکی میدانی توپیں شیخ سنوسی کے مرکزی مقام کفرہ سے اونٹوں پر لد کر بنغازی میں پہونچی تہیں - جدید قسم کی تیز فیر کرنے والی توپوں کا ترکوں کی طرف سے استعمال میں آنا ایطالویوں نے خود ہی تسلیم کیا ہے - مزید برآن شیخ سنوسی کا اعلان جو حال میں حبل‌المتین کلکتہ میں شایع ہوا ہے اسمیں بھی اس امر کا تذکرہ ہے کہ میں خود جنگ میں شریك ہونے والا ہوں اور میرے آنے میں اگر دیر ہوئی تو اسوجہ سے ہوگی کہ میں کمسریٹ اور توپخانہ اپنے ہمراہ لیکر آؤنگا - شیخ سنوسی نے جب ترکوں کو مدد دینی شروع کی تو ایطالویوں نے بہت کچھہ تحفے وتحایف بھیجکر



تصویر شیخ سنوسی

انہیں یہ یقین دلایا کہ آپ لوگوں کی آزادی کے ساتھ تعرض نہ کیا جائیگا آپ لوگ ترکوں کو مدد نہ دیں - مگر شیخ سنوسی اور عربوں پر ایطالویوں کا افسوں کارگر نہیں ہوا *

طرابلس میں جب ایطالوی اترے تو انہوں نے بذریعہ اعلان عام عربوں کو اپنی طرف رجوع کرانا چاہا مگر چونکہ اعلان میں خلوص اور سچائی نہ تھی اسکا اثر عربوں پر کچھہ بھی نہ ہوا - نپولین اعظم جب فتح کے ارادہ سے مصر پہونچا تو اس نے یہ طریقہ اختیار کیا تہا کہ علمای اسلام سے نہایت احترام و عقیدت کے ساتھہ ملتا تھا - اهل مصر کو جب کبھی کچھہ لکھتا تو اپنی تحریر میں آیات قرآنیہ ضرور داخل کرتا تہا اور یہ تو تاریخ کا نہایت مشہور واقعہ ہے کہ اس نے بارہا مسجد میں مصریوں کے ساتھہ نماز پڑھی ہی - بعینہ وہی چال اٹلی اهل طرابلس کے ساتھہ چلی - چنانچہ ایطالوی کمانڈر انچیف جنرل کنیوا نے طرابلس میں جو فرمان اپنی حکومت کی طرف سے جاری کیا وہ آیات قرانی سے مملو تھا - اهالی طرابلس پر ایطالویوں کے فریب کا جو اثر ہوا وہ واقعات سے خود ہی ثابت اور محتاج بیان نہیں ہے *

اٹلی کا اعلان یا دام فریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - والصلوۃ والسلام علی کافۃ الانبیاء المرسلین صلی اللہ علیہم وسلم اجمعین - بحکم شاہ معظم اٹلی وکٹور عمانویل ثالث ، میں جنرل کارلوس کنیوا ایطالوی سپہ سالار متعینہ طرابلس و قیروان و توابع و علاقہ جات ملحقہ ، باشندگان مقامات مذکورہ کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کرتا ہوں کہ اعلیحضرت شاہ موصوف نے یہ ایطالوی فوج ، باشندگان طرابلس و مقامات مذکورہ کو ذلیل کرنے اور انکے غلام بنانے کے لئے نہیں بھیجی بلکہ اسکو طرابلس میں

اس لئے متعین کیا ہے کہ وہاں کے باشندوں کو ترکوں کے پنجہ سے آزاد کر کے ان کے حقوق انکو دلائے اور ان لوگوں کے مقابلہ میں جو ان کو غلام بنانا چاہتے ہیں عام اس سے کہ وہ ترک ہوں یا کوئی اور ان کی حمایت کرے ۔ ای باشندگان طرابلس وغیرہ تم پر تمہارے ہی سرداروں کے ذریعہ سے حکومت کی جائیگی اور آیندہ خدائے تعالی کے اس حکم کی پابندی کی جائیگی کہ (ترجمۂ آیہ) ”جس وقت تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف کے ساتھہ فیصلہ کرو“ ۔ اطمینان رکھو کہ تمہارے دین اور تمہاری املاك اور تمہاری عورتوں کی پوری حفاظت کی جائیگی اور تمکو تہذیب کے راستہ پر ڈالا جائیگا پس خدا کی جناب میں شکر کرو کہ اسنے تم کو اٹلی کے شاہ ذی جاہ کے زیر سایہ کیا اور اے باشندگان طرابلس وغیرہ یاد کرو کہ خدا تعالی نے اپنے کلام میں فرمایا ہے کہ ”خدا تم کو اس سے نہیں روکتا ہے کہ ان لوگوں کے ساتھہ جو دین کے معاملہ میں تم سے نہیں لڑے اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالا ، نیکی کر اور انصاف کرو ۔ خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے“ ۔ اس نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ”اگر وہ مائل بہ صلح ہوں تو تم بھی اس کی طرف مائل ہو جاؤ اور خدا پر بھروسہ کرو“ اور یہ بھی آیا ہے کہ ” اور ہم نے زبور میں لکھہ دیا ہے کہ بے شبہہ زمین کے وارث ہمارے نیك بندے ہونگے“ ۔ اور ”اگر تم رو گردانی کرو گے تو خدا بدلہ میں لائیگا ایك ایسی قوم کو جو تم میں سے نہ ہوگی اور پھر وہ تم جیسے نہ ہونگے“ ۔ ایسے لوگوں کی نسبت یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ ”خدا ان پر لعنت کرتا ہے اور انکو گونگا کردیگا اور انکی آنکھوں کو اندھا کردیگا ۔ پھر ایك مقام پر ہے کہ کہو (اے رسول) اے ہمارے

خدا جو مالک ملک ہے تو جس کو چاہتا ہے ملک دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے ملک چھین لیتا ہے تو جس کو چاہتا ہے ذلت دیتا ہے تیری ہی ہاتھ میں بھلائی ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے - جولوگ خدا کے اتارے ہوئے احکام کے مطابق حکومت نہیں کرتے وہ ظالم ہیں" - پس اب خدائے تعالی کی یہی مرضی ہے کہ اٹلی اس ملک پر حکومت کرے اور مسلمانوں میں سے جو اس سے سرتابی کریگا وہ گنہگار ٹھہریگا اور آیندہ اس ملک کا جھنڈا تین رنگ کا ہوگا یعنی سپید اور سرخ اور سبز جو نشانیاں ہیں محبت اور ایمان اور خدا پر بھروسے کی *

شیخ سنوسی کا اعلان

ذیل کا مضمون سید احمد شیخ سنوسی نے طرابلس کے والنٹیروں کے نام روانہ کیا تھا - ہم تم کو مطلع کرتے ہیں کہ ہم نے قبایل کے درمیان اعلان جنگ شایع کردیا ہے - تا کہ امیرانؤمنین کے ملک سے ایطلوی دشمنوں کو باہر نکال دیں - طوارق اور طیبو یہ دو قبیلے آمادۂ جنگ ہوچکے ہیں - صرف ان دو مداسیں کی تعداد ساٹھ ہزار ہے جو جدید آلات حرب سے مسلح ہیں اور انکے پاس ایک مدت دراز تک کے لئے سامان رسد و ذخایر موجود ہیں - عربوں میں اسے زیادہ دلیر و جانباز کوئی اور قبیلہ نہیں ہے - جنگ ان کی لذت ہے اور موت انکی غایت - جس طرح خدا نے ان سے فتح کا وعدہ کیا ہے اسی طرح انہوں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ ہم مرتے دم تک خلافت مقدسہ کی حمایت کرینگے اور اٹلی والوں کو اپنے ملک میں اس سے زیادہ ذرا سی بھی جگہہ نہیں دینگے جتنی انکی قبروں کے لئے درکار ہوگی اور جن کے اندر ان کو ہم خود اپنے ہاتھوں سے اتارینگے - میں

تم کو ان دونون قبیلون کے جوان مردون کا حال سناتا ہون کہ جسوقت میری دعوت جنگ ان کے پاس پہونچی ہے تو وہ اپنے بی بی بچون میں بیٹھے ہوئے تھے - جنگ کا حال سنتے ہی وہ سجدہ مین گرپڑے اور شکر خدا بجا لائے کہ انکو اپنے خلیفہ کی حمایت کا موقع ملا - ان کی عورتون نے جو انہی جیسی مردانہ ہمت رکھتی ہیں ہم سے اجازت چاہی ہے کہ میدان جنگ میں مردون کے ساتھہ جائین اور خدا کی راہ میں شہید ہون - اس سے بڑھہ کر ہم تم کو خبر دیتے ہیں کہ اگر یہ جنگ دس سال بھی رہی تو ہماری ہمتیں ذرا بھی پست نہ ہونگی اور ہمارے عزم میں مطلق فرق نہ آئیگا - نہ ہمارے آدمی کم ہونگے اور نہ ہمارے ذخایر میں فرق آئیگا عنقریب ہماری تقلید دیگر قبایل کرینگے جیسے سلطان وادائی اور سلطان دارفور و سوڈانی اور یہ سب کے سب اٹلی کے ساتھہ جنگ کرنے میں بہت خوش ہیں -

ہوائی جہاز کے دریعہ سے اشتہارات

ایطالویون نے جب دیکھا کہ وہ عربون اورترکون کے تابڑ توڑ حملون سے صرف اسی مقام تک محفوظ رہسکتے ہیں جہان تک ایطالوی جہازات کے توپون کی زد ہے تو انہون نے مختلف ترکیبون سے ترکون اور عربون کی جماعت کو منتشر کرنا چاہا - ہوائی جہازات سے انہون نے بارہا بم کے آتشیں گولے پھینکنے شروع کئے جس سے مطلب برآری اور خاطر خواہ کامیابی نہ ہوئی کیونکہ ہوائی جہازون پر بھی متواتر فیر ہونے لگے - چنانچہ بنغازی میں ایک ہوائی جہاز نیچے گرادیا گیا تو انہون نے ہوائی جہازات سے فریب دہی یا خوشامد یا نصیحت کا کام لینا شروع کیا - مندرجہ ذیل اشتہار چھاپکر عربون کے کیمپ میں ہوائی جہازون سے متواتر نشر کیا گیا - اٹلی والون کے ایک اشتہار کا

مضمون حسب ذیل تھا *

اعادۂ فریب

بسم اللہ الرحمن الرحیم - اے عربان بغدازی وملحقات بغدازی - یہہ جنگ جو اسوقت ہمارے درمیان جاری ہے اس نے ہمکو مجبور کیا ہے، کہ ہم ہر قسم کے تعلقات اس شہر اور اندرونی حصۂ ملک کے مابین منقطع کردین - اس لیئے ناممکن ہے کہ ہماری آواز تم تک پہونچ سکے خصوصاً جب کہ ترکون کی دروغ گوئیون نے تمکو گران گوش کر رکھا ہے - لیکن ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ حق کو ایک بار پھر تم پر ظاہر اور یہہ بات تمہارے ذہن نشین کردیں کہ خدا کی عزیز مخلوق کا بے فائدہ خون نہ بہانا چاہیے - لہذا ہم اپنے ہوائی جہازون کے ذریعہ سے ایک پیام تمہارے پاس پہونچاتے ہین جو یہہ ہے کہ ,, ہز مجسٹی شاہ انگلی عظیم و قوی کی گورنمنٹ عربون سے لڑنے کے لئے یہان نہین آئی ہے ؛ بلکہ خدا کے حکم سے اس لئے یہان پہونچی ہے کہ اس ملک سے ترکون کی حکومت کو اٹھا دے جنھون نے تمہارے ملک کو تباہ کردیا اور تمام اسباب تمدن و ترقی کو تم پر حرام کر رکھا تھا ،، ہم تم سے پھر خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں جو ہمارا حامی ہے اور جس نے ہماری عقلون کو روشنی بخشی ہے کہ ہم تمہارے مذہب اور تمہارے رسم و رواج اور تمہاری عورتون اور تمہارے املاک کا پورا احترام کرینگے اور تم پر کوئی خدمت لازم نہیں کرینگے اور نہ تم پر ظلم سے کوئی ٹیکس لگائینگے بلکہ جسقدر روپیہ اس ملک سے ہماری سلطنت کے خزانہ مین داخل ہوگا وہ پلٹ کر تمہاری ہی بہتری پر صرف ہوگا ، اس طرح کہ نئی سڑکین اور ریلوے لینین اور بندرگاہین تعمیر کی جائینگی جس سے ملک کے

مختلف حصوں میں تجارت کی بڑی بڑی منڈیاں پیدا ہونگی اور تم لوگوں کو علی قدر امکان لوازم معیشت کی بہم رسانی میں سہولت ہوگی ۔ ہم نہ صرف ان تمام رعایتوں کو ملحوظ رکھینگے جن سے تم متمتع ہو رہے ہو ، بلکہ حتی الامکان ان میں اضافہ کرنے کی کوشش کرینگے ۔ ملک کی حکومت زیادہ تر مشایخ قبائل کے ہاتھہ میں ہوگی اور تمکو شہریت کے مساوی حقوق حاصل ہونگے ۔ انشاءاللہ تعالی تمہارا ملک تھوڑے ہی عرصہ میں ترقی کی اعلی منزل پر پہونچ جائیگا ۔ پس تم کو لازم نہیں کہ تم ہم سے لڑو اور ترکوں پر اپنی جانیں فدا کرو جو ہمیشہ بھاگتے نظر آتے ہیں اور ہمارے مقابل آنے کی جرات نہیں کرتے ، بلکہ ہمیشہ تم ہی کو آگے رکھتے ہیں ۔ ترک اپنے ذاتی اغراض کے لئے تم کو ورغلا رہے ہیں ، ورنہ انہوں نے اب تک تمہارے ساتھہ کیا کیا ہے جو آیندہ کرینگے ۔ پس ہمارے ساتھہ لڑائی کو موقوف کرو اور ہز مجسٹی شاہ اٹلی کے زیر سایہ آؤ جن کا مثلث اللون سفید و سرخ اور سبز جھنڈا ایمان اور امید اور محبت کا نشان ہے ۔ دیکھو خدائے تعالی نے فرمایا ہے * لا ینہا کم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروهم و تقسطوا الیہم ان اللہ یحب المقسطین (ترجمہ ۔ خدا تم کو اس سے نہیں روکتا کہ جن لوگوں نے مذہب کی بنا پر تم سے لڑائی نہیں کی اور نہ تم کو تمہارے ملکوں سے نکالا ان کے ساتھہ نیکی اور انصاف کرو ۔ بے شک خدا انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے ۔ اور یہہ کہ * و ان جنحوا للسلم فاجنح لہا و توکل علی اللہ * ترجمہ (اور اگر وہ مائل بہ صلح ہوں تو تم بھی مائل بصلح ہوجاو اور خدا پر بھروسہ کرو) *

جنرل بریکولا کانڈر سکنڈ بٹالین

عربوں کا حواب با صواب

نعوذ باللہ من الشیطان الرجیم - جنرل بریکولا نصرانی السلام علی من اتبع الھدی - اما بعد غارہ کے ذریعہ سے تم نے جو تحریر بھیجی ہے وہ ہم نے پڑھی

اور اس میں جو مکر وفریب اور بہتان ومفتریات شیعہ اور علی الخصوص حکومت سنیہ عثمانیہ (ادامہا رب البریہ) اور ہمارے بہادر و غیرتمند برادران مداومین ترك کی نسبت جو طعن و تشنیع کی گئی ہے اس پر ہم نے اطلاع پائی - خدا کی شان کہ تم کو یہ جرات ہوئی کہ یہ دعوی کرو کہ اٹلی نے یہ جو کچھہ مصیبت اور حسارت اٹھائی ہے وہ سب ہماری بھلائی کی خاطر ہے - خدا جانتا ہے اور دنیا دیکھتی ہے کہ تم لوگ جھوٹھے ہو - اے جنرل بریکولا ! ہم تم کو ملامت نہیں کرتے ، کیونکہ جو کچھہ تم نے کیا ہے وہ وساوس شیطان اور اوہام و خیالات پریشان ہیں - حقیقت یہ ہے کہ تم لوگ ہمارے دشمن سے دشمن ہو - قرآن کریم نے تمہاری دوستی سے ہمیں اس قول کے ساتھہ منع کیا ہے کہ (لا تتخذو الکفار اولیاء من دون اللہ ومن یتولھم منھم فانہ منھم ان اللہ بریء من المشرکین) خدا کو چھوڑ کر کفار کو دوست نہ بناؤ اور تم میں سے جس نے ان سے دوستی کی وہ بے شبہ انہیں میں سے ہے - تحقیق خدا مشرکین سے بے تعلق ہے - .

اے جنرل ! خدا کے فضل سے ہمارے پاس ایك ایسا دین ہے جس کو ہم بدلنا نہیں چاہتے - ہمیں اپنی شریعت پر کامل یقین ہے ، اور صاحب یقین پر واجب ہے کہ وہ ذلت اور مسکنۃ اور کفار کی اطاعت پر راضی نہ ہو - اور ہم اس قسم کی اطاعت کیسے کرسکتے ہیں جو نہ ہمارے مذہب کی ہے ، نہ ہمارے مذہب کی عزت کرتی ہے ، اور نہ اس کو ہماری عزت و آبرو کا پاس ہے - ہمیں یقین ہے کہ تمہاری اصلی غرض ہمارے مذہب کو معدوم اور ہمارے وطن پر

دست تغلب دراز کرنا اور ہماری گردنون مین طوق غلامی ڈالنا ہے ۔ ہم تمہاری ستمکاریون سے واقف ہین ۔ ہم دفع کررہے ہین اور ہمارا معاملہ خدا کے سپرد ہے ۔ آیات قرآنیہ ہمارے سامنے پیش کرنے سے سوائے مخادعت کے تمہارا کچھہ اور مقصد نہین ہے ۔ قرآن شاہد ہے کہ یخادعون اللہ والذین آمنوا و ما یخدعون الا انفسهم و ما یشعرون ۔ (ترجمہ) خدا کو اور ایمان والون کو دھوکا دیتے ہین ، مگر در اصل اپنے آپ ہی کو دھوکھا دیتے ہین لیکن اس کو سمجھتے نہین ۔

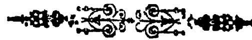
بھلا تم لوگ جس کتاب پر اعتقاد نہین رکھتے اسکا احترام کیا کرسکتے ہو ۔ لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ جب قتل وغارت کے ذریعہ سے تمکو کامیابی نہین ہوئی تو اب مکر و فریب سے کام نکالنا چاہتے ہو ۔ مگر ذرا ٹھہرو تو !! ہم ان حبشیون سے کچھہ کم نہین ہین جنہون نے تمہاری گوشمالی کی تھی ۔ خدا کے فضل سے ہمارے پاس سامان سالہا سال تک لڑنے کے لئے کافی ہے ۔ اور جنرل بریکولا ! ذرا انصاف کرو کہ کیا انصاف کے دعوے تمہارے منہ سے بھلے معلوم ہوتے ہین بحالیکہ دنیا تمہارے مظالم سے آگاہ ہوچکی ہے ۔ (لا ینہٰکم اللہ الخ) یہ آیت جو تم نے پیش کی ہے ، اس سے تو آخر دم تک تمسے جنگ کرنے کا ہمارا وجوب نکلتا ہے ، کیونکہ طرح طرح کے سامان جنگ لیکر تم محض اس غرض سے آئے ہو کہ ہمارے مذہب کی توہین کرو اور ہمین ہمارے وطنون سے خارج کردو ۔ کیا تم ہی وہ نہین ہو جنہون نے ہماری ہزارون باعصمت عورتون اور بے گناہ بچون کو قتل کرڈالا ! اور طرابلس کی مسجدین انکی لاشون سے بھردین ۔ ہمارا وہ علم ہنوز سرنگون نہین ہوا جو حروب صلیبیہ کے موقع پر تمہارے خلاف بلند ہوا تھا اور نہ اس خون کی ہمارےمین



اعراب طرابلس کا رسالہ جو صحرای طرابلس سے گذررہا ہے

رگوں میں حرکت بند ہوئی ہے جس کی وجہ سے ہم اب تک اراضی مقدسہ کے محافظ ہیں - تم اگر ہمت رکھتے ہو تو اپنے قلعوں اور اپنی پناہ گاہوں سے نکل کر ہمارے مقابل آؤ - فلینکث راية الایطالیان ، المثلث الالوان ؛ الذی هو علامت الشرك والكفرو الطغیان ؛ و لتسقط ایطالیا دولة اللصوص والعدوان ؛ ولتبقی الدولة الملية مدى الزمان ، دولة آل عثمان ؛ عموم عربان افریقة الاسلامية سكان الوادی والبلدان

باب پنجم

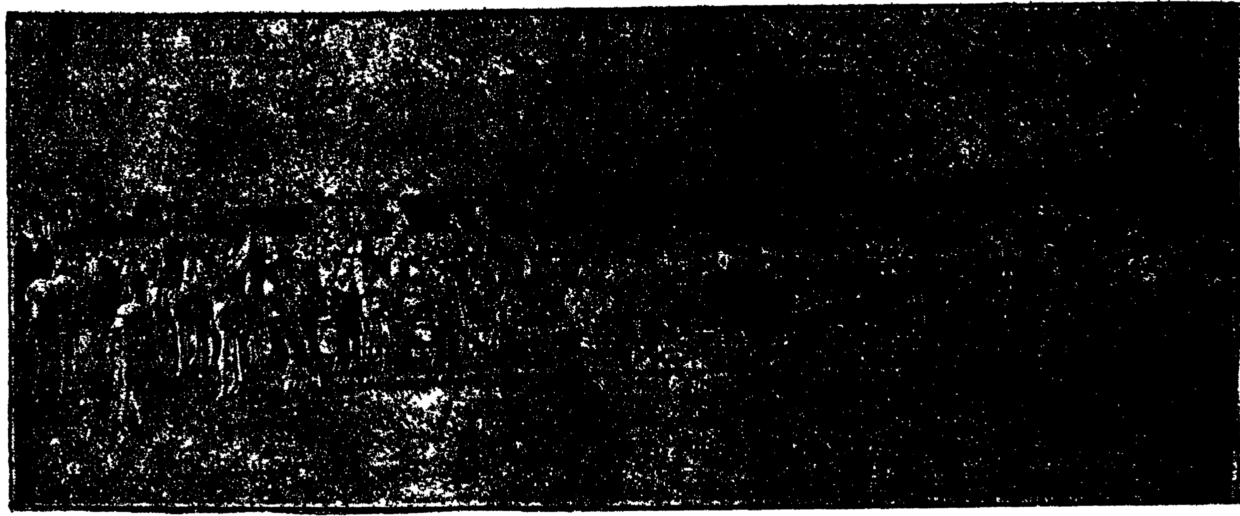


گھمسان لڑائی اور ترکی فتح

فی الحقیقت عربوں اور ترکوں نے طرابلس کے مختلف مقامات پر صدھا مرتبہ اپنی شجاعت و بہادری دکھلائی ہے - ان سب کا قلمبند کرنا ان صفحات کی بساط سے باہر ہے لهذا ہم نے بہت نمایاں اور ضروری لڑائیاں درج کرنے پر اکتفا کی ہے *

طرابلس میں یوں تو ایطالویوں کے اترتے ہی ترکوں کی طرف سے مزاحمت شروع ہوگئی تھی جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے مگر ۱۰ اکتوبر کو چاهات بومليانا میں کھلم کھلا مقابلہ کی نوبت آئی اور شب کو ترکوں کی مختصر جماعت نے زور شور سے ایطالویوں پر حملہ کردیا - ایطالویوں نے حسب دستور اس حملہ کو اپنی فتح مبین سے تعبیر کیا حالانکہ اس میں کوئی بات فتح و شکست کی کسی طرف سے نہیں کہی جا سکتی - جب ایطالویوں نے اپنے جنگی جہازات سے گولے مارنے شروع کئے تو ترک ہٹ آئے - کیونکہ انکا ارادہ کسی میدان جنگ کا نہیں بلکہ جنگ گروہ در گروہ کرنے کا تھا جسکا اعلان وہ پہلے ہی کر چکے تھے - اس جنگ میں

ترکون کا نقصان بہت کم ہوا - اسکے بعد ایك قابل تذکرہ لڑائی ۲۳ اکتوبر کو ہوئی جسمین دس گھنٹہ تك معرکہ آرائی ہوتی رہی - اس جنگ میں تقریباً چار سو ایطالوی مقتول ہوئے - ایطالویون کی مشہور برسا گلری کی ۳ کمپنیان صاف ہوگئین اور سو حچر بہتری رسدیں اور ذخائر ایطالویون سے چھین لئے گئے - ترکون کا نقصان اس جنگ میں بہت ہی کم ہوا - عربون کے اس پہلے ہی محافظ حملے نے ایطالویون کے ہوش گم کردئے اور ان حملون کی شدت انکو کچھہ ایسی محسوس ہوئی کہ انہون نے بیگناہ اشخاص کے قتل سے اپنا غصہ اتارا جیسا کہ ناظرین نے سابق کے صفحات میں پڑھا ہوگا - پہلے حملہ کے تین دن بعد یعنی ۲۶ اکتوبر کو ایطالوی فوج کو سخت نقصانات اٹھانے پڑے - ترکون اور عربون کی تعداد ۲٤ ہزار تھی - جسمین سب کے سب منتخب جنگجو تھے - عرب بڑی بہادری سے لڑے - فتحی بك اور نشئت پاشا نے عربون اور ترکون کو خوب جوش دلارکھا تھا اور انہیں متنبہ کردیا تھا کہ اگر خدای نخواستہ ایطالویون کو کامیابی ہوئی تو حالات پر سخت صدمہ پہونچیگا اور اسلام ضعیف ہوجایگا - قیدیون اور بیگناہ عورتون اور بچون کے بری طرح سے مارے جانے پر عربون میں بہت جوش و خروش پھیلا تھا - ترك اور عرب بجلی کی طرح ایطالویون پر ٹوٹ پڑے - سب کے پہلے آٹھہ سو عرب سوارون نے الرخی کی کمان مین حملہ کیا - جیسا پہلے سے قرار پاچکا تھا ترکون اور عربون نے شکست کا بہانہ کرکے جنگ گریز کا نقشہ باندھا - ایطالویون کی طرف سے تعاقب ہوا - تعاقب کرنا تھا کہ عربون اور ترکون کی ایك بڑی جماعت نے ایطالویون کو گھیرلیا - ایطالوی سراسیمہ اور بدحواس ہوگئے - سب کے پہلے ایك ایطالوی



طرابلس مین ترکون کا توپخانہ

میجر مارا گیا - عربون کا حملہ اس شد و مد سے ہوا کہ ایطالویون کی صفین کٹی جگہ سے درہم و برہم ہوگئین اور ایطالوی سپاہی کہین سے کہین جا پڑے - عربون نے چن چن کر ایطالوی افسرون کو عدم کے گھاٹ اتارا - افسرون کا مرنا تھا کہ سپاہیون کی کمر ٹوٹ گئی - ایطالوی لڑے تو سہی مگر بیقاعدہ - عربون اور ترکون کی ایک بڑی جماعت نے اسکے بعد ہی اطالوی سپاہ کے بائین بازو پر پشت کی جانب سے حملہ کردیا تھا - ایطالوی یہ سمجھکر کہ شہر طرابلس کے عرب بہر آمادہ جنگ ہوگئے گھبرائے - اس گھبراہٹ مین ایطالوی سپاہ کے ہاتھہ پیر پھول گئے اور نتیجہ یہ ہوا کہ دو بٹالین نے ہتھیار ڈالدئے اور سب کے سب ترکون کے ہاتھہ اسیر ہوئے - اس جنگ مین خیال کیا جاتا ہے ۵ یا ۶ ہزار ایطالوی مقتول ہوئے - باقی ماندہ ایطالوی فوج بھاگ کھڑی ہوئی - بہت سا سامان جنگ از قسم گولی باروت رفل وغیرہ ترکون کے ہاتھہ آیا - کئی ہزار رفلین بطور اسٹاک کے تہین وہ بھی ترکون کے قبضہ مین آئین - بھتیرے ایطالوی افسر اور کرنل مقتول ہوئے - عربون کے رسالہ کے مقابلہ مین ایطالوی رسالہ بہت کمزور ثابت ہوا - فتح پاکر ترکی فوج یلغار کرتی ہوئی آگے بڑھی اور طرابلس کو گہیر لیا - اسکے بعد ترک اور عرب بہت وسیع نخلستان مین جاکر مقیم ہوگئے جہان طرح طرح کے میوہ دار درخت تھے - یہان پہونچکر ترکون نے ایک ریگستانی پہاڑی کے نیچے اپنی کوہستانی توپین لگادین اور اسطرح شدومد سے باڑھین مارین کہ ایطالوی جنرل کے کیمپ مین گولے گرتے تھے - بڑی مشکل سے ایطالوی جہازات نے اپنی فوجون کو جو خندقون مین محفوظ تھی بچایا - ایطالویون کی ایسی حالت ہوگئی تھی جیسے انکے سپاہیون پر فالج گرپڑا تھا - ایک دوسرا نامہ نگار جنگ لکھتا ہے ۲۹ اکتوبر کی جنگ مین دست بدست لڑائی کی نوبت

پهونچی تھی - عربون کی مختصر جماعتون نے ساری ایطالوی اینون پر حمله کردیا تھا - ۲۵۰ عربون کی ایك جماعت بجلی کی طرح ایطالویون پر ٹوٹ پڑی اور بہتیرے ایطالویون کو عارضی نیند سے بیدار کر کے دائمی نیند مین سلادیا - جابجا مردون کے ڈھیر لگے تھے - اسلامی فوج کی طرف سے حمرون کا استعمال نہایت تیزی سے کیا گیا - ایطالویون کی کئی بری و بحری کمپنیان معه توپ خانے کے ان ۲۵۰ عربون کے مقابله مین بڑھین - ایطالوی اس موقع پر ایسا گھبرا گئے تھے که وہ دوست و دشمن کی تمیز نه کر کے یکسان فیر کرتے تھے - عرب اس جرأت سے بڑھ گئے تھے که دو سو گز سے شرانل گولون کے مار کی نوبت پہونچگائی تھی - آخرش جنرل کنیوا گھبرا کر اپنی فوج کو شہر کی طرف ہٹا لے گیا -

قلعهٔ حمیدیه کی لڑائی

نومبر کے اول ہفته مین قلعهٔ حمیدیه کے قریب لبِ ساحل جنگ ہوئی - اٹلی کی تازہ آئی ہوئی فوج شارع شط مین اترنا چاہتی تھی - اور فی‌الحقیقت ۲۰۰ سپاہی اترے تھے که عربون نے فوراً سب کو نیست ونابود کردیا - ڈیلی ٹیلگراف لندن کا وقایع نگار جنگ لکھتا ہے ۵ نومبر کو ترکون نے بہت چستی دکھلائی - صبح سے بمقام قلعهٔ مصری و زراعتی کالج ایطالوی لینون پر گولون کے فیر ہونے لگے اور پھر اسکے بعد شارع شط اور رساله کی بارکون پر گوله باری ہوئی اور اسکے ساتھه ہی دونون مرتبه نہایت ہوشیاری سے توپ خانه کے ساتھه ہی پیدل فوج کی ایك دو کمپنیان بڑھین اور طرابلس پر ترکون کے شرانیل گولے گرنے لگے - ایك گوله تو ایطالوی فوج کے اترنے والے مقام پر گر کر پھٹا جس سے ایك برساگلری سپاہی کی ٹانگ زخمی ہوئی - ایطالوی افسرون کے کلب گھر مین ایك گوله آکر گرا لیکن پھٹا نہین - بوسنیه جہاز جوساحل

مین لنگر انداز تھا اور جسمین ہمالك عیر کے اثاثہ موجود تھے اسکے
دونون جانب ترکون کے گولے پھٹے جس سے ساحل پر کچھہ لوگ
زخمی ہوئے - ترکون نے ایك چھوٹی کوھستانی توپ مخفی طور پر لگا
رکھی تھی جہان سے روز مرہ تقریباً ۱۰ گولے مارے جاتے تھے - کئی
مرتبہ ایطالویون نے اس توپ پر قبضہ حاصل کرنا چاہا مگر کامیابی نہ
ہوئی - ایطالوی سپاھیون کو جنگ کرتے ایك ماہ کامل بھی بمشکل
گذرا ہوگا کہ بقول نامہ نگار مارننگ پوسٹ ایطالوی سپاہی جنگ سے تنگ
آگئے اور اپنے وطن واپس جانے کی خواهش کرنے لگے - ایطالوی موج
مین ھیضہ الگ پھیل گیا تھا اور گویا دوھری مار کا سامنا تھا -

ترکون کی چستی

ترکی افسرون کی مستعدی سے نا خواندہ مہمان
کی ضیافت کا پورا سامان جمع ہوگیا تھا -
ایطالوی فوج کے اترتے ہی آؤ بھگت ہونی شروع ہوگئی اور
یہ انتظام کیا گیا کہ ایك بڑے پیمانہ پر حملہ کردیا جائے - اعراب
بنغازی ترکون کی امداد کو جمع ہوگئے تھے اور سامان جنگ
بھی کثرت سے پہونچ گیا تھا کئی مشین توپین بھی سنوسیون کی
مدد سے موقع پر آ پہونچین - طرابلس مین چارون طرف سے
ترکی فوج کو کمك روانہ ہونے لگی - ترکی افسرون نے صحرائی
عربون کو قواعد سکھلانی شروع کی اور وہ ایسے نڈر ہوگئے تھے
کہ بقول مسٹر اسکیس رایٹ ایطالوی گولون کے پھٹنے سے ذرا بھی
نہ ڈرتے تھے - موسی بے نے ایسا اچھا انتظام کیا تھا کہ وہ میدان
جنگ مین برابر اپنے سپاھیون کی تنخواہ تقسیم کردیا کرتے تھے -
برابر قواعد ہوتی اور زندہ باش سلطان المعظم کے نعرے پریڈ پر
سنائی دیتے تھے - نومبر کے شروع ہی ہفتہ مین ساٹھہ ھزار پونڈ
کی رقم پہونچ گئی جو زیادہ تر مسلمانون کی طرف سے اعانہ مین

بھیجی گئی تھی - روز مرہ بڑی بڑی تعداد رفلون اور سامان جنگ کی ترکی فوج میں آنے لگی - نومبر کے اول ہفتہ میں ایطالویوں کے دو کروزرون نے ایک غیر محفوظ ساحلی قصبہ پر گولہ باری کی - لیکن اسکا نتیجہ سوا اسکے اور کچھہ نہ ہوا کہ ایک اسپانی عمارت پھٹ گئی - ایطالویون کا ایک گولہ ایک مدرسہ میں آکر پھٹا جہاں چھوٹے چھوٹے لڑکے گولے کے ٹکڑون سے ہلاک ہوگئے - اس قصبہ کی عورتوں اور بچوں کو ترکوں نے اپنی حفاظت میں لے لیا - موسی بے نے ایک مقام ایسا محفوظ منتخب کیا جسکے چاروں طرف کھجوروں کے درخت اور بالو کی پہاڑیاں تھیں اور یہاں انہوں نے جنگ نہ کرنے والے مردوں عورتوں بچوں اور ضعیفوں کو اکٹھا کیا اور انکے لئے کھانے اور پانی کا کافی سامان بہم پہونچا دیا - رسد وغیرہ کا یہ انتظام تھا کہ روز مرہ تین سو اونٹوں کے ذریعہ سے سامان خوراک آتا تھا - مسٹر سینکسن رائٹ لکھتے ہیں ایک عرب ہاتھہ میں ایک بوتل لئے جا رہا تھا - موسی بے نے اسے روک لیا اور پوچھا اسمیں کیا ہے اور کہاں ملی ؟ عرب نے بتلا دیا کہ یہ بوتل مجھے سمندر کے کنارے پڑی ملی ہے - بوتل کے اندر ایک تحریر مورخہ ۱۰ اکتوبر بند تھی اور یہ معلوم ہوا کہ رومانا اسٹیمر سے کسی نے اس بوتل کو سمندر میں ڈال دیا تھا - مضمون یہ تھا کہ ایطالویوں کے پاس سامان جنگ مسلمانوں کے مقابلہ میں عمدہ نہیں ہے اور مسلمان صبح کو ایطالویوں کے مقابلہ میں اچھی طرح لڑتے ہیں *

ہیضہ بارش اور شب خون

ایطالویوں نے یہ مشہور کیا تھا کہ ترکوں میں ہیضہ پھیل گیا ہے لیکن فی الحقیقت ایطالوی ہی فوج میں ہیضہ پھیلا تھا - اس زمانہ میں ملک اٹلی میں ہیضہ



ترکی فوج کے افسر دریا میں گھوڑے ڈال کر پار ہورہے ہیں

شدت پھیلا تھا - بلکہ مریضوں کے ہسپتال لیجانے پر ملوے بھی ہوچکے تھے - ایک نامہ نگار نے تو یہ وجہ بیان کی ہے کہ ایطالوی موجوں نے عربوں کے گھروں سے کھجوریں لوٹ کر بہت کھائیں جس سے وہ ہیضہ میں مبتلا ہوگئے - ۱۱ - ۱۲ اور ۱۳ نومبر کو طرابلس میں ابر و باد کا سخت طوفان آیا اور ایسی موسلا دھار بارش ہوئی کہ تمام شہر میں سیلاب آ گیا - جہازات کنارے سے دور جا پڑے - کشتی ٹوٹے بڑے بجرے ڈوب گئے اور ساحل پر موج کے اترنے کو جو باڑ باندھی گئی تھی سب کی سب نہ معلوم کہاں بہہ گئی - سات ہوائی جہاز غارت ہو گئے - ایطالوی خندقوں میں پانی بھر گیا اور خیمہ و خرگاہ و سامان جنگ وغیرہ سب کا سب سیلاب کی نذر ہوگیا اور حسب تار قسطنطنیہ ایطالویوں کی ایک پوری پلٹن اس سیلاب میں بہہ گئی اور سیکڑوں مرگئے - اس سیلاب سے ایطالویوں کو اپنے مریضوں اور مجروحوں کے لئے بہت دقت محسوس ہوئی - طوفانی موسم کے باعث جب موج جہازوں سے اتر نہ سکی تو شب کے وقت ترکوں اور عربوں کی ایک جماعت نے جاہات بوملیانا میں ایطالویوں کو گھیر لیا - ایطالوی گھبرا کر اسطرح بھاگے کہ بہت سی مشین والی توپیں اور بہت سے کارتوس چھوڑ گئے - اسیطرح کے حملے برابر ایطالویوں پر ہونے لگے - ایطالویوں نے خالی مکانات میں چھپنا شروع کیا - ان مکانات پر بھی عرب چڑھ دوڑتے تھے - ایطالوی یا تو عربوں کو آتے دیکھکر بھاگ کھڑے ہوتے تھے یا دروازہ بند کرلیتے تھے - عربوں کے افسر توپیں لاکر مکانات میں چھید کر دیتے تھے اور گھس گھس کر ایطالویوں کو مار ڈالتے تھے - باہر کی چوکیوں پر جو سنتری پہرے کے لئے موجود ہوتے ان پر تابڑتوڑ حملے ہوتے تھے - ایک وقایع نگار جنگ لکھتا ہے ایطالوی سپاہ

ایسے موقع پر خرگوش کی طرح بھاگ جانے مین عقلمندی دکھلاتی تھی -
ایک موقع پر صحرائی عربون کی ایک جماعت نے ایطالیون کی کھائیون میں
پھونچ کر میکسم توپ کو بھی چھین لیا لیکن چونکہ اسکا سامان
انکے پاس نہ تھا انہون نے اسے وہین چھوڑدیا - ۲۹ نومبر تک
ترک اور عرب چاھات بوملیانا پر برابر قابض رہے - ایطالوی محصوراً
جہازات کے بنائے ہوئے یا اٹلی سے آئے ہوئے پانی پر گذران
کرتے تھے - طرابلس میں سامان خوراک کی قلت بازارون مین سخت
محسوس ہونے لگی -

عین زارہ کی جنگ

ایطالوی فوج جب سواحل میں ترکون کے حملوں سے
عاجز آکر عرصہ تک آگے بڑھہ نہ سکی تو یہ تجویز سوچی
گئی کہ ایطالوی فوج جسطرح ہو آگے بڑھکر ترکون
پر حملہ آور ہو - ٤ دسمبر کی صبح کو عین زارہ و دیگر مقامات
پر جہان عربون کی جماعتن موجود تہین ایطالویون نے اپنے
جنگی جہازات سے گولے برسانے شروع کئے - پانی برستا جاتا
تھا اور جنگ ہوتی جاتی تھی ایطالویون کے ایک کالم سے دن بھر
عربون کا مقابلہ ہوا اور وہ اس شجاعت اور بہادری سے لڑے
کہ ایطالویون کو پیچھے ہٹنا پڑا - اس جنگ میں ایک مشہور
ایطالوی کرنل مسمی پاسٹوزالی مارا گیا جسپر شاہ اٹلی نے تاسف
کا تار بھیجا - بعد کو پندرہ ھزار ایطالوی معہ توپخانہ کے ترکی فوج
کے بائیں بازو کی طرف بڑھے - ترکی کمانڈر نے اپنے سپاھیون کی قلت
محسوس کر کے واپسی کا حکم دیا اور عرب نہایت اطمینان سے ٤
بجے سہ پہر کو پیچھے ہٹنے لگے - صحرائی عرب ہٹنے کو
ھمیشہ برا سمجھتے ھین - نشات بے کا حکم پاکر وہ دل میں
کسی قدر آزردہ ہوئے - ترکون نے یہ دیکھکر کہ بڑی



عین زارہ کی جنگ - ایطالیون کا ہوائی جہاز سے بم کے گولے گرانا - ترکون کا
ہٹ کر ویر کرنا

ٹری توپون کا یکایک اٹھا لیجانا مشکل ھے انکو عین زارہ
مین چھوڑدیا - یہ پندرہ پونڈر والی آٹھہ توپین تھین - ریگستان مین
ایسی ایک توپ کے گھسیٹنے کو ۱۹ گھوڑون کی ضرورت ھوتی تھی -
قبل اسکے کہ ان توپون کو میدان مین چھوڑ دین ترکون نے
ان توپون کو بیکار کردیا تھا - ایطالویون نے ان توپون کو ٹرے فخر
سے گرفتار شدہ بیان کیا اور اسکے فوٹو کئی ھفتے تک لئے گئے -
ان توپون کو ایطالوی جب طرابلس مین لائے تو بڑی نمایش
کی گئی - آگے آگے کپتان والو تھا - توپ والی گاڑیون کو کھجور
کے پتون سے آراستہ کیا گیا تھا جسمین ایطالوی توپ خانہ کے سفید
و سرخ جھنڈے آویزان تھے - ان توپون کو دیکھکر طرابلس
کے یہودیون اور ایطالویون کے دوستون نے بہت خوشی ظاھر کی -
ایطالویون کی فوج ھرچند کہ تعداد مین بہت تھی لیکن اس
موقع پر جیسا کہ وہ بڑھہ سکتی تھی نہین بڑھی اور جب ترک ھٹ
گئے تو میدان خالی پاکر ایطالویون نے چھوڑی ھوئی توپون پر
قبضہ جمالیا - ترک اچھی طرح ایطالویون کی بہادری سے واقف
تھے لھذا وہ نہایت اطمینان کے ساتھہ ھٹے اور آدھی رات کو
عزیزیہ کے صدر مقام پر پھونچگئے - نشات لے کے عینزارہ سے ھٹ جانے
کی یہ وجہ تھی کہ یہان ایطالویون کی بحری گولہ اندازی سے
ترکی فوج کو آرام نہ ملتا تھا اور یہ بھی کہ عرب سنبھالے نہ
سنبھلتے تھے اور دشمنون کے بہت نزدیک چلے جاتے تھے -

ناظرین کو معلوم ھوچکا ھے کہ طرابلس میں ایطالویون
نے اپنی فوجون کے اتارتے ھی طرابلس کے دیگر
معرکۂ درنا
ساحلی مقامات پر بھی اپنی فوجین اتار دی تھین چنانچہ درنا مین
بھی ایطالویون کی فوج کثیر اتری مگر اترتے ھی ترکون کی طرف

سے مزاحمت شروع ہوگئی اور بھتیری جنگوں کی نوبت پہونچی - ۱۳ دسمبر کی شب کو ترکوں اور عربوں کی ایک مختصر جماعت ایطالویوں کی تاک میں بیٹھی - جب صبح کو ایطالویوں کی ایک جماعت نکلی تو عربوں اور ترکوں کی طرف سے اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوگئے اور حملہ شروع ہوگیا - اللہ اکبر کے نعروں نے ایطالویوں کو گھبرادیا اور وہ الٹے پاوں پھرنے لگے - ایطالویوں نے اسلامی فوج کو حملہ کرتے دیکھکر اپنی فوج کی کمک پر آٹھہ چھوٹے چھوٹے دستے پہونچائے - اسلامی فوج ہر چند کہ بہت تھکی ماندی تھی مگر اس استقلال وجرات سے دشمنوں کی پیش قدمی روکنے کو کھڑی ہوگئی کہ آخر کار دشمنوں کو پس پا ہونا پڑا - دوسرے دن اعراب اور ترکوں کی جماعت بہ نسبت گذشتہ دن کے زیادہ تھی - عربوں نے آیات قرانی پڑھکر زور و شور سے حملہ کیا اور جنگ ہونے لگی - گو ایطالویوں کی تعداد ترکوں سے کہیں زیادہ تھی مگر وہ مارقہ کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے - ترکوں کی طرف ۳۰ مقتول اور پچاس مجروح ہوئے مگر اس جنگ میں ایک ہزار ایطالوی سے کم مقتول نہیں ہوئے اور اتنے ہی زخمی بھی ہوئے - اس حملہ سے ایطالوی اس طرح سراسیمہ ہوگئے کہ وہ حملہ کا ذرا بھی خدشہ پاتے پر جنگی جہازوں کی پناہ میں چلے جاتے تھے - اس جنگ میں ایطالوی اس بے قاعدگی سے بھاگے کہ اسلامی فوج کے ہاتھہ بہت سا مال غنیمت آیا - اکثر ایطالوی گرفتار بھی ہوئے - ۱۵ دسمبر کو پھر جنگ ہوئی ایطالوی سات بٹالین اور آٹھہ کوہستانی توپیں لیکر نکلے - درنا سے ٦ اسکیو میٹر جنوب میں میدان کارزار گرم ہوا - ایطالویوں نے منھہ موڑکر نوکدم بھاگنا شروع کیا - اس بھگدر میں ۲۰۰

بندوقین - دو متراليوز توپین - ۱۰ اونٹ اور بہت کچھہ سامان ترکون کے ہاتھہ آیا اور دوسو ایطالوی مارے گئے کہ منجملہ انکے ایک کرنل دو کپتان اور بہت سے عہدہ داران غیر متعہد تھے - ترکون کی طرف ۱۵ مقتول اور ۲۵ مجروح ہوئے *

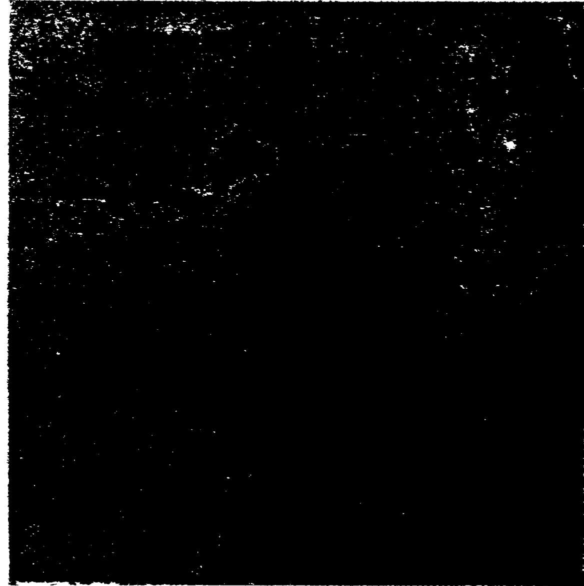
معرکۂ طبروق

طبروق کے مشرق مین جبل مطوہ واقع ہے اس مقام کو ایطالویون نے بہت مستحکم ومضبوط کر رکھا تھا - اسلامی فوج نے اسکے برباد کردینے کا ارادہ کرلیا - ۲۲ دسمبر کی شب کو کھلم کھلا ترکون کی جماعت بڑھی - دشمنون کو جب اسکی خبر لگی تو انہون نے ایک کثیر فوج اپنے مورچون کی حفاظت کو روانہ کی - دشمنون کی پیدل فوج کے ساتھہ رسالہ بھی تھا اور بڑی توپ بھی تھی - صبح کے وقت ترکی فوجین بڑھین اور اس جوش و خروش سے کہ وہ ایطالویون کے مورچون پر مرتے مارتے پھونچ گئین اور صبح سے شام تک میدان کارزار گرم رہا - اسلامی فوج نے دشمنون کی سب توپین چھین لین اور جسقدر مورچون پر ایطالوی تھے سب کو نداراد کردیا - ایطالوی رسالہ کی ایک مختصر تعداد البتہ بھاگ نکلی - دشمنون کے کشتگان مین ۳ لاشین ایسی نظر آئین جنکی وردیون سے انکا افسر اعلی ہونا معلوم ہوتا تھا - اسلامی فوج کو بہت مال غنیمت از قسم غلہ ، سامان جنگ ، توپ ، آلات انجنیری ، کاغذات ، نقشہ جات جنگ وغیرہ دستیاب ہوئے - ۱۲ گھنٹہ تک کی کامل جنگ مین ترکون کا نقصان بہت ہی خفیف ہوا - اس معرکہ مین شیخ یسین کی ماتحتی مین قبیلۂ بنی مریم شریک تھا - شیخ مسیری اسی معرکہ مین شہید ہوئے - آپ نہ صرف اپنے قبایل کے ساتھہ شریک جنگ مین ہوئے تھے بلکہ ان کے پانچ فرزند بھی اس جنگ مین موجود تھے -

نجیب افندی نے اس جنگ میں بڑے کار ہائے نمایاں کئے اور سب سے پہلے ایطالویوں کی توپوں پر یہ بہادر سپاہی جا پہونچا تھا۔

ترکی اور ایطالوی قیدی

بمقابلہ اسکے کہ ایطالویوں نے خلاف تہذیب جنگ ترکی مجروحین اور ترکی ہسپتالوں پر حملے کئے اور گولے برسائے مگر ترکوں کی شرافت ملاحظہ ہو کہ انہوں نے ایطالوی قیدیوں کے ساتھہ نہایت عمدہ سلوک کئے ۔ چنانچہ ذیل کا خط ایطالوی قیدیوں نے خود تحریر کیا تھا ۔ اصلی خط مسٹر ایلن اسلر نے ڈیلی اکسپرس لندن کو بھیجدیا ۔ مضمون خط حسب ذیل تھا — ہم لوگ طرابلس میں یکم نومبر کو پہونچے ۔ ٦ نومبر کو ہم لوگ ترمی پر قبضہ کر لینا چاہتے تھے ۔ جنگ کے اثنا میں ہمیں عربوں نے گرفتار کرلیا اور عزیزیہ لے آئے ۔ عزیزیہ ترکی فوج کا صدر مقام ہے ۔ یہاں آکر عربوں نے ہمیں ترکی سپاہیوں کے حوالہ کردیا ۔ ایک دن کے بعد ہم لوگ عزیزیہ میں اونٹوں پر پہونچا ئے گئے ۔ پانچ دن تک ترکی افسروں اور ڈاکٹروں نے کمال مہربانی سے ہماری خبر گیری کی ۔ اسکے بعد ہم لوگ غاریان کو جہاں ایک ہسپتال اور کئی سرجن ہیں اس وجہ بھیجے گئے کیونکہ کارپورل گرگانو (۹۳ انفنٹری) پر عمل جراحی کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ۔ کارپورل گرگانو اور کارپورل بنٹی واصکیو زیر علاج ہیں ۔ غاریان ایک گاؤں ہے ۔ یہاں کی آب و ہوا خوشگوار ہے ۔ ہمارے ساتھہ برابر عمدہ سلوک کیا گیا ۔ اور ہم اپنا وقت نہایت عمدگی سے گزارتے ہیں ۔ دستخط بنٹی واگلیو کملو ساکن بریستا (۲) گرگانو بنی امینو ساکن ماری (۳) پراشر پیو بؤ لومنزا (٤) بنی اینٹو ۔ متعلق پہلی کمپنی ۹۳ پیدل فوج (٥) کامپرانی گیست



موسی بے ایطالویوں سے چھینی ہوئی رفل کا امتحان کر رہے ہیں - گولی باروت کے صندوق کثرت سے موجود ہین



ایطالوی قیدی جنہوں نے ترکوںکی حراست میں رهکر ترکون کی تہذیب و شرافت کا اقرار کیا ہے

ساگن فیلان دوسری کمپنی ۹۳ پیدل فوج - واضح هو که ایطالوی
قیدیون کے زنده چهوڑ دینے کے اعراب بہت مخالف تهے - ترکی
کانڈر اپنا جنگی رسوخ دکهلا نے کو قیدیون کا زنده رکهنا ضروری
سمجهتے تهے - چنانچه نشات بے نے حکم دے رکها تها که ایطالویون کو
زنده گرفتار کرلا نے پر ایک خاص رقم گرفتار کننده کو دیجا ئیگی -
ان پانچ ایطالوی قیدیون کو ترکی لباس میں قصداً اسی لئے لائے
که اعراب انهیں مار نه ڈالیں - نامه نگار جنگ بیان کرتا هے
ایطالوی سپاهی عربون کے ڈر سے اکثر (لا اله الا الله محمد رسول‌الله)
یعنی کلمه پڑهه دیا کرتے اور اس ترکیب سے عموماً اپنی جان بچاتے
تهے - بہت سے ایطالوی قیدی زنده و سلامت دران کو بهیجدئے
گئے تهے - یه ٥ قیدی نہایت آرام سے رکهے گئے تهے - پوچهنے
پر انهون نے بیان کیا که قتل عام و قصابی ایطالوی افسرون کے
حکم سے هوئی - هماری رجمنٹ اسمیں شریک نه تهی کیونکه هم
لوگ یکم نومبر کو پهونچے - قصابیان زیاده تر بحری سپاهیون سے
عمل میں آئیں - اب اسکے مقابله میں ایطالویون کے سلوک کا نمونه
جو ترکی قیدیون کے ساتهه کیا گیا ملاحظه هو - احرار طبیں لکهتا
هے - همارے پاس کراتا سے ایک قیدی کی چٹهی آئی هے جسکا
مضمون یه هے - هم لوگ ۳ ماه سے الاقره کی بارك مین مقید
هیں - هم لوگ اسیران جنگ میں سے نہیں هین - هم لوگون کو
جرمنی اسٹیمر گلاتا پر گرفتار کیا گیا - کچهه لوگ بن‌غازی اور
درنا سے لائے گئے هیں - لیکن یه لوگ لڑائی میں شریک نه تهے -
هم لوگون سے وه سلوك کیا جاتا هے جو کمینه سے کمینه انسان
کے ساتهه نهیں کیا جاتا - جو سختی هم لوگون پر هورهی هے
وه روس نے بهی سنه ۱۸۷۸ ع میں نہین کی تهی - هم لوگ

پتھر پر سوتے ہیں کوئی بچھونا نہیں دیا جاتا - طرابلس کے
ہسپتال میں جسقدر مریض تھے سب کے سب گرفتار کرلئے گئے اور
طرح طرح کی تکلیفیں پہونچائی گئیں - بہت سے ہمارے ساتھی
مرگئے - نیپلس میں جب ہم لوگ لائے گئے تو صبح و شام ہم
کو سور کا گوشت کھانے کو دیا گیا - ہم لوگوں نے جب انکار
کیا تو ایطالوی افسروں نے انکار کرنے پر چھڑی سے بہت مارا -
اگرچہ ہم لوگوں کی غذا سور کا گوشت نہیں ہے لیکن ہم لوگوں کے
ساتھہ سخت شدت برتی جاتی ہے - ہم لوگوں کو پیٹ بھر روٹی نہیں
ملتی اور گرسنگی سے ہم لوگ مرجائیں گے - تبدیل لباس کا بھی
ہمیں موقع نہیں دیا جاتا *

مال غنیمت

بقول وقایع نگار مارننگ پوسٹ مقیم عزیزیہ بہت سا
سامان از قسم رفل ، کلاہ ، کمل ، خیمہ پھاوڑوا ؛
بوٹ وغیرہ وقتاً فوقتاً ترکوں اور عربوں کو بطور غنیمت ملتا رہا - ایک عرب
ایک ایطالوی رجمنٹ کا جھنڈا چھین لایا تھا اسکی بی بی اس پھریرہ
کو اوڑھنی کے طور پر استعمال کرتی تھی - مال غنیمت نہایت سستے
داموں پر فروخت کردیا جاتا تھا - چنانچہ ایک ترکی افسر نے (زیس) کی
بنائی ہوئی دوربین ایک شلنگ کو خریدی - عربوں نے اس کثرت
سے مال غنیمت حاصل کیا کہ وہ رنگ برنگ کی ایطالوی وردیاں
پہنے رہتے تھے - اکثر بگلچی کپتان کی وردی پہنے دکھلائی دیتے
تھے - ایطالوی کوٹ اور وردیوں کو پہنکر سرب حوب اکڑ اکڑ
چلتے تھے *

عربوں کی شجاعت

عین زارہ سے جب ترکی فوج واپس ہو رہی تھی
بقول مسٹر سپنکس رایٹ وقایع نگار جنگ عربوں
کی ایک جماعت نے خود جنگل میں چھپی تھی ایطالیوں پر اس

مضبوطی سے حملہ کیا کہ ایطالویوں کا بایاں بازو قلب میں آگیا ۔ اس حملہ میں سات سو ایطالوی مارے گئے ۔ عربوں کا نقصان بہت کم ہوا ۔ عرب والنٹیروں میں اتفاق و یگانگت کا یہ عالم تھا کہ ایک عرب سر سے پیر تک خون میں تربتر خچر پر سوار ترکی ہسپتال میں آیا ۔ دو عرب اسکا دونوں بازو پکڑے تھے حالانکہ یہ دونوں آپ سخت مجروح تھے مگر اپنے رفیق سے علیحدہ نہیں ہوئے ۔ مسٹر بیٹ لکھتے ہیں ایک عرب سات گولیاں کھا کر غاریاں تک ۲۸ میل پیدل چلکر ایا اور ہسپتال سے پھر میدان جنگ میں جانے کا اصرار کر رہا تھا ٭

قرقریش کے معرکے اور ایک عورت کی بہادری

۵ ۔ جنوری کو قرقریش میں ساڑھے تین گھنٹہ تک جنگ ہوئی جسمیں ۱۵۰ ایطالوی معہ سامان جنگ کے گرفتار ہو گئے ۔ اسکے بعد پھر ۲۰ جنوری کو عربوں اور ترکوں نے قرقریش پر حملہ کیا اور بقول مسٹر ایلن آسلر ایطالویوں کو خندقوں سے نکالکر مار ہٹایا ۔ توپوں کے گولے برستے تھے مگر عرب شجاعت اور بہادری کے جوش میں بڑھتے ہی جاتے تھے حتی کہ وہ خندقوں پر جا پہونچے جہاں ایطالوی سینہ تک کی گہری خندقوں میں پڑے تھے ۔ جنگ کی مہیب صداؤں سے دشمن کا دل دہل گیا ۔ اس مرتبہ ایک قوی الجثہ سوڈانی عورت کی سرگروہی میں عربوں نے حملہ کیا تھا جو مردوں کو بڑھاوے دے دے کر لڑاتی تھی ۔ اس عورت کے ہاتھ میں فقط زیتون کا ایک ڈنڈا تھا ۔ اور یہ کہتی تھی کہ جو مرد اس جنگ میں منہہ موڑیگا اسکی بی بی اسے علیحدہ کردیگی ۔ اس عورت کی بے مثل بہادری دیکھہ کر عرب بڑھتے ہی جاتے تھے ۔ حملہ شروع ہونے کے قبل بم کے پھٹنے سے وہ زخمی

ہوگئی تھی مگر اسپر بھی وہ بار نہ آئی اور اپنے ہمراہیون کو اپنی طرح زخمی ہونے کی ترغیب دلا رہی تھی - عرب اور ترک اس عورت کی بہادری پر عش‌عش کرتے تھے - اس حملہ مین صرف ۳۰۰ عرب تھے - شیخ محمد لاوی و شیخ عربی حمل و شیخ محامد عربون کے سرگروہ تھے - ان عربون کے ساتھہ اسحق بے ۱۵۰ سوارون کو لیکر ایطالویون کے بائین بازو پر حملہ آور ہوے۔ تا بڑ توڑ تین مرتبہ چار خندقون سے ایطالویون کو اس لڑائی مین مار ہٹادیا گیا - پہلی خندق مین خون اور دھبے ہوئے کارتوس کے علاوہ ایک درجن ایطالوی مرے ہوئے پائے گئے - دوسری اور تیسری خندق مین بھرے ہوئے کارتوس ، رفلین ، شراب کی بوتلین ، اور ڈبل روٹیان اور اسباب وغیرہ تھا - جو وردیان سپاہیون کی خندقون مین چھوٹ گئی تھیں انکے نمبرون سے معلوم ہوا کہ سات مختلف رجمنٹون کے سپاہی اس معرکہ مین موجود تھے - وقایع نگار جنگ لکھتا ہے اس جنگ کے موقع پر جب ایطالوی بھاگ کھڑے ہوئے تو کئی مرتبہ انکے افسرون نے تلوارین کھینچکر انکو پھر مقابلہ کے لئے خندقون مین واپس جانے کو دھمکایا تھا - اس جنگ کے بعد مال غنیمت کا بازار خوب گرم رہا - ایک وقایع نگار جنگ لکھتا ہے - ۲۵ جنوری سنہ ۱۹۱۲ ع کو علی الصباح اطالی صفون سے دھوان دھار گولہ‌باری کی سامعہ کوب آوازین آنی شروع ہوئین - جہازی توپین بھی شریک کار تھیں - دو ترکی افسر جو پرانی چوکیون کی طرف جارہے تھے مین انکے ساتھہ ہوکر قرقریش سے ڈیڑھ میل کے فاصلہ تک پہنچ گیا - یہان ہم نے دیکھا کہ اٹلی والے قرقریش اور طانطورہ کے درمیانی خالی میدان پر گولہ باری کرکے اپنی قوت بیکار صرف کر رہے ہین - اس احمقانہ

کارروائی کا مطلب ہماری سمجھہ میں کچھہ نہ آیا - بعض لوگوں کی یہ رائے قایم ہوئی کہ شاید اٹلی والے نشانہ کی مشق کر رہے ہیں ، لیکن میں نے اس راے کو تسلیم نہ کیا ؛ کیونکہ اٹلی والون کو غالباً بالکل معلوم نہ ہوتا تھا کہ ان کے گولے کہاں گر رہے ہین - ۲۷ جنوری کو شب کے وقت ۱۵ سو عرب حسب معمول ترکی افسرون کی ماتحتی میں عین زارہ کی طرف بڑھے - اس موقع پر یہ بتا دینا شاید دلچسپی سے خالی نہ ہوگا کہ ابتدا میں عرب والنٹیرون سے کام لینا نہایت دشوار تھا ، لیکن بعد میں وہ نہایت ہوشیار اور طریقۂ جنگ سے بخوبی واقف ہوگئے تھے - یہ حملہ غروب ماھتاب کے بعد کیا گیا تھا - اطالی فوج میں اس وقت راگ گائے جارہے تھے اور گراموفون باجا بج رہا تھا ، لیکن پہلے ہی فیر پر تمام روشنیان گل کردی گئیں - اٹلی والون کی گولہ باری نہایت سخت نہ تھی شاید رات کی وجہ سے ان کو اپنے ہی آدمیون کے مصروف ہونے کا اندیشہ تھا - دن نکلنے تك کوئی توپ استعمال نہیں کی گئی - لیکن اس وقت تك عرب اپنے کیمپ کو واپس آگئے اور ان کا بہت ہی کم نقصان ہوا (دو مقتول اور دس مجروح) - اٹلی والون کے نقصان کا اندازہ کرنا ناممکن تھا - حملہ آور عرب اپنے ساتھہ دو عرب عورتون کو بھی لائے جو انہون نے اطالی فوجی کیمپ میں پائی تھیں ، اور ان عورتون کی زبانی اطالویون کے مظالم کے جو حالات معلوم ہوئے ہیں ان سے اٹلی والون کے خلاف غیظ وغضب اور بھی زیادہ بڑھہ گیا - ترک و عرب برابر یہ کوشش کرتے تھے کہ کسی طرح اٹلی والے اپنے استحکامات سے باہر نکلین مگر اس مین ان کو کامیابی نہین ہوئی - خندق سے ۹ فروری کو نامہ نگار جنگ نے لکھا تھا - ھر قدم کی جنسون

کی بہتات ہے سیکڑون اونٹ خرمون سے لدے ہوئے چلے آر ہے ہین -
جرمنی کی سرخ صلیب جماعت (جو سرخ ہلال کا نشان لگائے ہوئے ہے)
یہان سے دو دن ہوئے مقام غریان کو (جو یہان سے بیس
میل کے فاصلے پر ہے) روانہ ہوگئی ہے اور وہین اپنا کیمپ قایم
کریگی - اس جماعت کے پاس اڑتالیس ہزار کلوگرام (کلوگرام -
تقریباً ایك سیر) سامان ہے ، اور املك برف بنانے کی مشین بہی
ساتھہ ہے - جماعت میں دو پروفیسر ، ایك ڈاکٹر ، ۱۲ دیگر
ملازم ، اور چار طبی طلبا ہیں - اٹلی والے اپنی فتح کی جو
خبرین اخبارات میں شایع کراتے ہیں ان کو سن کر ترك اور عرب
بہت ہنستے ہیں ، اور ان کو تعجب ہوتا ہے کہ یورپ والے
اس قسم کے افسانون پر کیسے یقین کرلیتے ہیں - مگر بات یہہ
ہے کہ اٹلی والون کو اپنی قوم کو مطمئن کرنے کے لیئے اس
قسم کی خبرون کا شایع کرانا شاید ضروری بہی ہے *

ایطالویون کا زعم باطل

مسٹر ایلس آسلر نامہ نگار جنگ لکھتے ہین میرے
پاس مختلف ذرایع سے جو یورپین اخبارات پہونچے
ہین انہین ایطالوی فتح یابیون کا بہت کچھہ ذکر
مذکور پڑھنے میں آیا ہے - لیکن فی الحقیقت ایسی فتحمندیان میرے
دیکھنے مین مطلقاً نہین آئین - اٹلی کے جہازات جب تك ساحلی مقامات
کا پٹرول کرتے ہین ساحلی مقامات پر البتہ اٹلی قابض رہیگی ورنہ اندرون
طرابلس کی طرف اگر رخ کیا گیا تو اسکا اسے سخت خمیازہ اٹھانا پڑیگا -
ریگستان میں توپ خانہ کا لانا بالکل غیر ممکن ہے - علاوہ اسکے
صحرا مین پانی کی بہی قلت ہے اور جب کبہی ایطالوی آگے
بڑھین گے پانی کا سلسلہ انپر بند کردیا جائیگا - عرب کنؤن مین
بالو بہر دینگے اور جہان کہین بہی ایطالوی دوڑ رہیگی خندقون

کے بغیر اسے پناہ نہ ملیگی - تونس کی سرحد سے لیکر مصر کی سرحد تک ہر ایک مربع فٹ پر ایطالویون کو لڑنا پڑیگا - اگر عربون کو شکست بھی ہوئی تب بھی طرابلس کی تسخیر ممکن نہیں - ایطالویون کو خواہ کتنی ہی مرتبہ فتح کیون نہ ہو عرب ایطالویون کے مطیع نہ ہونگے - عربون کو ایطالویون کی مہربانی و عنایتون کا ذرا بھی تیقن نہیں ہے - بیرس جرنل نے اپنے اخبار مین اسی زمانہ میں یہ لکھا تھا کہ اٹلی کے سرکاری حلقون اور اخبارات مین جو بیانات جنگ کے متعلق شایع ہوئے ہین وہ صحیح نہیں ہیں - ایطالوی فوج میں نافرمانی اور فرار ہونے کے کئی واقعے ہوچکے ہیں اور ایطالوی فوج کی کثیر تعداد مر رہی ہے -

ایطالویون کی گھبراہٹ

میجر ناتھرسٹ جو کیپ کانسٹبولری کے پنشن یافتہ افسر ہیں ترکون کے اسٹاف میں کچھہ عرصہ تک شریک تھے لکھتے ہیں - مین نے بچشم خود ایطالویوں کی کمپنی کی کمپنی کو اسلحہ ، سامان جنگ و ذخایر گھبرا کر چھوڑ دیتے دیکھا ہے - مسٹر بینٹ سابق ممبر پارلمنٹ جو ترکون کے ہمراہ اس جنگ میں شریک تھے لکھتے ہین اٹلی میں سرکاری طور پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ ترکون نے کوئی ایطالوی سامان جنگ نہیں چھینا - لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایطالوی کارتوس طرابلس کے بازارون مین کھلم کھلا اسطرح فروخت ہوتے کہ سات آنہ کو اسی کارتوس بکتے تھے حتی کہ بیشمار رفلیں و قرابینیں ایک ایک دو دو روپیہ کو فروخت ہوتی تھیں - اسلامی فوج کی چستی اور جرأت سے ایطالوی فوج کی یہ حالت ہوگئی تھی کہ ایطالویون کی بڑی بڑی فوجین ترکون اور عربون کی مختصر جماعتون کو دیکھکر نوک دم بھاگ جاتی تھیں - چنانچہ مسٹر موصوف لکھتے ہین کہ

ایطالویون نے آخر مارچ تك ایك مرتبه بھی بہادری کا کوئی کام نہیں دکھلایا - اکثر ایسا ہوا ہے که ترك اور عرب ریگستانی ٹیلون کی پشت سے نکلکر ایطالوی سپاہیون پر جو خندقون مین پناہ گزین تھے نفرت و حقارت سے یه کہہ کر تھوك دیا که تف ہے اس بزدلی پر میدان میں نکل کر مقابله کرو - ترك مبالغه کرنے یا شیخی بگھارنے کے مطلق عادی نہین *

بن غازی مین ترکون کے حملے

بن غازی میں بھی دیگر مقامات طرابلس کی طرح ترکون اور عربون نے ایطالویون کو اترتے ہی چین نه لینے دیا - متواتر حملے ہوئے - ۲ جنوری کواس زور شور سے حمله ہوا که عربی والنٹیر ، ایطالویون کے مورچون میں گھس کر مال غنیمت مار لائے اور دوسرے دن پھر حمله کرکے بڑی بڑی توپیں جو چھوٹے چھوٹے چوبی قلعون پر چڑھی تھین انہیں برباد کر دیا - ٥ جنوری کو پھر حمله کیا گیا اور یه حمله بہت زور شور سے کیا گیا - پانچ گھنٹه تك ایطالویون کے زرہ پوش جہازات گوله باری کر رہے تھے لیکن باوجود اسکے ایك انچه زمین بھی ایطالویون کے قبضه مین نه آئی - دوسرے دن کو چھوٹی چھوٹی نگرانی کرنے والی جماعتین ایطالویون کی بڑھین مگر ترکون نے انہین بالکل صاف کردیا - بن غازی پر جو تابڑتوڑ شب خون اور حمله کئے گئے اس سے ۳۳۰۰ ایطالوی مقتول و مجروح ہوئے جو ۲٤ بجرون پر روانه کئے گئے - ترکون کی طرف ۳۲ شہید اور ۸ مجروح ہوئے - ۱۲ جنوری کو ترکون اور عربون نے بن غازی مین ایطالوی لین پر پھر چڑھائی کی - علاوہ بہت سے خچرون سامان جنگ اور ذخائر چھین لیے کے چار سو ایطالی عدم کے گھاٹ اتارے گئے - اس جنگ مین اسلامی فوج کے ۳۰ شہید ہوئے -

ایک شخص جو اس جنگ میں شریک تھا ناقل ہے کہ فی الواقع اس لڑائی مین ایطالویون کو بہت خسارہ اٹھانا پڑا - عثمانی فوج ایک بلند ٹیلہ کے دامن مین مقیم تھی - اٹلی والے چاہتے تھے کہ انکے کیمپ پر حملہ کرکے ان کی قیام گاہ پر قابض ہوجائین - ایطالویون کے کیمپ کے گرد خندقین کھدی تھین - انہون نے ٹیلہ کے سامنے نئی خندقین اور کھود لیں - دونون خندقون کے درمیان ایک راستہ محفوظ رکھا گیا تھا جس سے ضرورت کے وقت ایطالوی واپس جا سکیں - اٹلی والے دن کے وقت اگلی خندقون کی طرف بڑھتے مگر رات کے وقت پچھلی خندقوں کی طرف واپس چلے جاتے تھے - جب عثمانی فوج کے سپہ سالار کو یہ بات معلوم ہوئی تو انہوں نے اپنی فوج کے آدمیون کو حکم دیا کہ وہ اگلی خندقوں سے رات کو گزر جائیں اور گھات مین چھپ کر بیٹھ جائیں - انہوں نے ایسا ہی کیا - جب ایطالوی بے خبری کی حالت میں پچھلی خندقوں سے آگے بڑھے تو عثمانی فوج نے گھات سے نکلکر انکا یک لخت اوپر حملہ کردیا اور بندوقوں کی آگ برسانی شروع کی - اس ناگہانی حملہ سے ایطالویون کے ہوش پراگندہ ہوگئے اور انکی صفون مین ابتری پھیل گئی - انجام یہ ہوا کہ ایطالویون کے بہت سے آدمی مارےگئے *

طانطور کی لڑائی ۱۷ جنوری کو اٹلی کا ایک طیارہ ترکی کیمپ پر آیا اور اوپر سے دو تحریریں پھینکیں جو عربون کے نام تھیں - ان مین سے ایک مین (جس پر ایطالی وزیر اعظم کے دستخط ہین) یہہ خبر درج تھی کہ بحیرۂ احمر مین ترکی کشتیان مع فوج کے غرق کردی گئی ہیں ، اور یہہ کہ ایک کشتی جس پر ترکی فوج مقیم بنغازی کے لیئے بندوقین اور گولا بارود بار تھا اس کو بھی غرق کردیا گیا ہے - دوسری تحریر

مین (جس پر جنرل کنیوا کے دستخط ہیں) عربوں کو ترغیب دی گئی تھی کہ اگر وہ اپنے اسلحہ حوالہ کردیں ، تو ان کو فی رائفل پچیس فرانک اور ایک بورا غلہ کا دیا جائیگا - عربوں نے ان تحریروں کی مطلق پروا نہیں کی - عربوں کے گمان مین یہہ بات نہیں ہے کہ اٹلی و الے طرابلس کو سو سال میں بھی فتح کر سکیں گے -

۱۸ جنوری کی لڑائی عربوں کی جانب سے گویا ان تحریروں کا عملی جواب تھی - ۱۹ تاریخ کی صبح کو اٹلی کی تقریباً ۶ ہزار سپاہ ظانظورہ کی جانب کنار بحر سے لگی ہوئی بڑھی - ترکی سپاہ نے جس مین تقریباً پندرہ سو عرب تھے ، بائیں جانب سے بڑھکر اطالی سپاہ کو پسپا کیا جس پر اٹلی والوں نے پیش قدمی کو روک کر خندقوں کا ایک طویل سلسلہ تیار کیا اور ان مین چھپ کر ترکوں کی پیش قدمی کا انتظار کرنے لگے - اطالی سپاہ کی مدد کے لیئے ان کے قلعوں کی توپیں بھی موجود تھیں جو ہوائی جہازوں کے اشارات پر نشانہ کرتی تھیں - اس لڑائی میں اٹلی کا کوئی جنگی جہاز شریک نہ تھا اور در حقیقت باوجود سمندر کے نہایت ساکن ہونے کے کوئی جہاز نظر بھی نہ آتا تھا - لڑائی صبح کے دس بجے سے شام کے ساڑھے چار بجے تک جاری رہی - عربوں کے متواتر حملوں نے اٹلی والوں کو مجبور کیا کہ وہ ان خندقوں سے نکل کر ان خندقوں میں پناہ لیں جو انہوں نے قلعہ کے قریب تیار کی تھیں - مگر یہاں بھی ان کے قدم نہ جمسکے اور وہ ایک بھاری نقصان کے بعد (جس کا اندازہ کم از کم پانسو نفوس کیا گیا) قلعہ کے اندر پناہ گزین ہونے پر مجبور ہوئے - ترکی کیمپوں میں مال غنیمت نہایت کثرت سے موجود ہوگیا اور بہت ہی جوی قیمت پر فروخت



ترکی پیدل فوج

ہوا - اشیا اپنی اصلی قیمت سے چار اور پانچ گنی کم قیمت پر فروخت ہوئیں - اس مال غنیمت میں معمولی استعمال اور جنگی ضروریات دونوں قسم کی چیزیں تھیں *

قبیلہ عواقیر کا حملہ

۱۸ - جنوری کی شب کو قبیلہ عواقیر کے سواروں نے ایطالوی مورچہ سماق پر جو بن غازی کے مشرق میں ہے حملہ کیا اور نخلستان میں گھس کر دشمن کے دو فوجی دستوں کو تباہ کردیا - ان حملوں سے ایطالوی فوج کے کم سے کم پندرہ سو آدمی مارے گئے اور اسلامی فوج کے ۳۰ شہید اور ۸۰ زخمی ہوئے - درنہ کے ترکی کیمپ سے نامہ نگار لکھتا ہے غازی انور پاشا کے حکم سے ہماری فوج نے صبح کے وقت حرکت کی - ہم نے حملہ کر کے ڈھائی دستوں کو ہلاک کردیا - ہر چند کہ ایطالویوں نے گولے برسانے شروع کئے مگر ہماری فوج نے مطلق پروا نہ کی - اس معرکہ میں ۴۵۰ اطالوی مارے گئے اور بہت سے زخمی ہوئے - ہماری فوج کے دس آدمی شہید اور چھہ زخمی ہوئے *

انور بے کے خطوط

انور بے کے جنگی روزنامچہ کے چند فقرے ترکی احمار " یعنی عزتہ " میں شایع ہوئے ہیں جو حسب ذیل ہیں - ہم سختی اور اضطراب کی حالت میں ہیں - مگر ہماری فوج میں جو مختلف قبیلوں اور مختلف عمروں کے آدمی موجود ہیں ان کی بہادری کی میں کچھہ تعریف نہیں کرسکتا - ۱۵ برس کے لڑکوں سے لیکر ۷۰ برس تک کے بوڑھے فوج میں شامل ہیں - مگر سب کا قول یہ ہے کہ یا ہم مارے جائینگے یا دشمن پر فتح پائیں گے - ان کی زبانوں پر یہ مثل جاری ہے کہ بہادر* آدمی کو صرف ایک دفعہ اور نامرد آدمی کو سو

دفعه موت آتی ھے ۔ مین ان کی اس حالت کو دیکھکر اٹلی والون پر ھنستا ھون کہ وہ اس دھوکے مین کیون ھین کہ عربون نے ھماری اطاعت قبول کرلی ھے ۔ اپنے روز نامچہ مین انور بے نے ایک معرکہ کی نسبت لکھا ھے کہ ھماری فوج کو دشمن سے جو مال غنیمت ھاتھہ آیا اس مین ۰۰ بندوقین ۔ دو توپین ۔ تیس ھزار کارتوس ور دیگر آلات جنگ شامل ھین ۔ اس سامان کے ملنے سے جس کی ھم کو سخت ضرورت تھی ھماری پشت قوی ھوگئی ھے ۔ مین جب یہان پہنچا تھا تو ۹۰۰ بیقاعدہ آدمی میرے ماتحت تھے ۔ مگر اس وقت ۱۶۰۰۰ جنگجو بہادر میرے محکوم ھین جو جنگ کے لیے صرف میرے اشارہ کے منتظر ھین ۞

انور بے نے میدان جنگ سے چند خطوط ان دوستون کو بھیجے ھین جو برلن (دارالسلطنت جرمن) مین موجود ھین ۔ ایک جرمن اخبار نے ان خطوط کو شایع کیا ھے ۔ ایک خط مین انور بے نے لکھا ھے کہ مجاھدون کے گروہ کے گروہ ھر طرف سے میدان جنگ کو چلے آتے ھین اور کہتے ھین کہ ھم آخر دم تک اپنے وطن کی حفاظت کرینگے ۔ وہ اپنے اس قول مین بالکل سچے ھین ۔ کیونکہ جو کچھہ وہ زبان سے کہتے ھین اس کو اپنے عمل سے کر دکھاتے ھین ۔ کل ان جنگجو بہادر عربون نے جمع ھوکر کہا کہ اگر ھم اپنے سردارون مین ذرا بھی سستی اور کاھلی دیکھینگے تو ھم انور پاشا کے پاس سے ایک بالشت سے زیادہ دور نہین رھینگے اور جو حکم وہ دینگے اس کو بجا لائینگے ۔ اس بات پر انہون نے نہایت سخت قسمین کھائیں ۔ مین اپنے تئین خوش نصیب سمجھتا ھون کہ مجھے انور پاشا کا جدید لقب ان کی طرف سے عطا ھوا ھے ۔ مجھے فخر ھے کہ مین ایسے بہادرون کے ساتھہ ان کے

هر کام مین شریک رهتا هون - ان کے سردار بھی میری عزت کرتے هین - اسلئے نہین کہ مین عثمانی انقلاب کا هیرو هون کیونکہ اس انقلاب سے یہ لوگ کچھہ زیادہ خبردار نہیں هین - بلکہ وہ میری تعظیم اس خیال سے کرتے هین کہ مین خلیفۂ اعظم کا قریبی رشتہ دار هون اسی وجہ سے وہ میرے ماتحت با قاعدہ رهکر نہایت خلوص سے میری اطاعت کرتے هین - ایك اور خط مین انور بے لکھتے هین کہ اٹلی نے عثمانی مقبوضات پر حملہ کرکے همین اس بات پر آمادہ کردیا ہے کہ هم اس کی حفاظت کرین اور اس پر اپنی زندگی کو قربان کردیں - هماری فوج بلا شبہہ دشمن کی فوج سے کم ہے - مگر هم ان پر اس لحاظ سے فوقیت رکھتے هین کہ همارے سامنے ایك نہایت شریفانہ مقصد ہے یعنی وطن کی حفاظت کے لیے جنگ مین زندہ رهنا یا مرجانا - هر قبیلے سے همارے پاس جنگجو آدمی چلے آتے هین جنکی عمرین ۱۵ سال سے ۷۰ سال تك کی هین - مگر عمرون کے اختلاف کے ساتھہ ان کی جرأتون اور همتون مین کوئی فرق نہین ہے - یہ سب هنستے کھیلتے میدان جنگ کو جاتے هین - ان کو کامل یقین ہے کہ بہادر آدمی کو بار بار موت نہین آتی - میرے دوست جب وہ اول اول میدان جنگ مین آتے هین تو ان کی اس حالت کو دیکھکر تم نہایت تعجب کروگے کہ ان کے پاس پرانی قسم کی بندوقین هین اور هر ایك کے گلے مین ایك تھیلی لٹکی هوئی ہے جس مین وہ کارتوس رکھتے هین - ان کے پیچھے پیچھے اونٹ چلے آتے هین جن پر آٹے کی بوریان لدی هوئی هین اور دس دس مردون کے ساتھہ دو دو عورتین بھی ان کے ساتھہ آتی هین - کیا تم جانتے هو کہ یہ عورتین ان کے ساتھہ کیون هین ؟

جب لڑائی نہیں ہوتی تو یہ عورتیں اون مردون کے لیے کھانا تیار کرتی ہین اور جب لڑائی کا وقت آتا ہے تو مردون سے آگے رہکر ان کی دلیری اور شجاعت کو اکساتی ہیں - جو لوگ میدان جنگ مین زخمی ہون ان کی مرہم پٹی بھی یہی عورتیں کرتی ہیں ، غرضکہ یہ عورتیں جنگ مین اسی طرح کام کرتی ہاں جس طرح کہ قدیم زمانہ کی مسلمان عورتیں کرتی تھیں *

قبیلہ براعصہ کی شرکت

۹ فروری کا ایک تار درنہ کے میدان جنگ سے پہنچا جس کا مضمون یہ تھا کہ ایطالوی مورچہ کے اس برقی آلہ کو جس کی روشنی میں ایطالویون کو ہماری فوج کے حملہ آورون کی خبر رات کے وقت ہوجاتی تھی ایک عرب نے توڑ ڈالا - اب وہ کسی طرح معلوم نہیں کرسکتے کہ رات کو عرب حملہ آور کس طرف سے ان پر حملہ کرینگے - اسکا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اٹلی کی فوج کے تمام سپاہی رات بھر دہشت زدہ رہتے ہیں اور اگر ذرا سی بھی آہٹ ان کو معلوم ہوتی ہے تو وہ اپنی توپوں سے گولے پھینکنے شروع کردیتے ہیں - عرب ان کی اس نامردانہ اور بزدلانہ حرکت کو دیکھہ دیکھکر ہنستے ہیں اور قہقہے لگاتے ہیں - اس وقت اٹلی والون کے کیمپ کی یہ حالت ہے کہ ان کو پانی بحر ساحل بحر کے اور کسی طرف سے نہیں پہنچ سکتا کیونکہ تین طرف سے عربون نے ان کو گھیر رکھا ہے - مجبوراً وہ اٹلی سے اپنے لئے جہازون پر پانی منگاتے رہتے ہیں - عرب قبیلہ براعصہ کے ہزارون آدمی یہان پہنچے - یہ قبیلہ شجاعت اور دلیری کے سبب تمام افریقہ مین مشہور ہے - سیدی علمی سنوسی اس قبیلہ کے سردار ہیں - درنہ مین عربون اور ترکون نے انکا استقبال بڑی دھوم دھام سے کیا اور تمام اسلامی فوج جو درنہ میں مقیم ہے ان کے سامنے



طرابلس مین عربون کا رسالہ اٹلی کے مقابلہ کو بڑھ رہا ہے

سے گذری - اس فوج کے پاس مختلف قسم کے ہتھیار ہیں - مگر ان کے چہروں پر عجیب ہیبت برستی ہے *

بیروت پر گولہ باری

۲۴ تاریخ کو صبح کے وقت دو اطالی جہاز بندر گاہ بیروت میں پھونچے اور عثمانی کشتیوں سے حوالگی کا مطالبہ کیا اور ان پر گولہ باری کی جس کا انہوں نے ترکی بہ ترکی جواب دیا - لیکن چونکہ یہ کشتیاں کمزور تہیں اس لئے انہوں نے سوائے اسکے کوئی چارہ نہ دیکھا کہ اپنے آپکو غرق کردیں - اسکے بعد ان جہازوں نے پرمٹ خانہ پر گولہ باری کی اور بنک عثمانی اور بنک سلانیک اور بعض دوسری عمارتوں کو نقصان پھونچا - گورنمنٹ کو تیس لاشیں اور نوے مجروح ملے - حکومت نے شہر کی حفاظت ہر ممکن کوشش سے کی قنصلوں نے اجانب کی حفاظت کے لئے والی بیروت کا شکریہ ادا کیا - باب عالی نے اٹلی والوں کے غیر قلعہ بند شہروں پر گولہ باری کرنے کی جانب دول کو متوجہ کیا - اٹلی کے جہازات ازمیر پر بھی نمودار ہوئے - اوراسکے نواحی سمندر میں بھی مٹڈلا ئے

جنرل کنیوا کا صاف اعتراف

بقول اخبار پرسی ونیر (ملیان اٹلی) جب جنرل کنیوا (اطالی کمانڈرانچیف افواج متعینہ طرابلس) اپنی گورنمنٹ کی طلبی پر روما پہنچا اور وزیراعظم وزیر جنگ وزیر خارجہ وزیر بحریہ اور چیف آف دی جنرل اسٹاف سے ملاقات کی تو جیسا کہ بحالات موجودہ ایک قدرتی بات تہی مہم طرابلس کے کمانڈرانچیف کے استقبال میں کچھہ گرمجوشی نہ تہی - گورنمنٹ اٹلی کو شروع ہی سے جنرل کنیوا کے اعلی فوجی قابلیت اور سیاسی تیز فہمی اور دیگر اوصاف کا یقین تہا - لیکن ساتھہ ہی جنرل مذکور کو وہ سست کار اور حد سے زیادہ محتاط سمجھتے تہے ، اور

طرابلس کی فتح میں تاخیر ہونے کو اس کی انہیں عادات کا نتیجہ قرار دیتے تھے - لهذا پہلی ہی ملاقات میں کینگ کے سر برآوردہ ممبران نے جنرال کنیوا سے حسب ذیل سوال کیا :—

کیا ان ذرایع سے جو اس وقت تمہیں حاصل ہیں اور تمام ان ذرایع سے جو تم طلب کرسکتے ہو اور جن کے مہیا کرنے میں گور کومنٹ کچھ تامل نہ ہوگا ، تم وہ یقینی اور نمایاں فتح حاصل کرسکتے ہو جس کی اٹلی کو علی الخصوص اس وجہ سے ضرورت ہے کہ وہ ٹرکی کو کسی غیر مشروط صلح پر مجبور کرسکے ؟ - جنرل کنیوا نے اس سوال کا جواب بلا تامل اس ایک لفظ میں دیا کہ « نہیں » - آگے چل کر نامہ نگار مذکور لکھتا ہے کہ میں نہیں جانتا (اور اگر جانتا بھی ہوں تو میں نہیں بتاؤں گا) کہ اس جواب کے لیئے جنرل کنیوا نے کیا دلائل پیش کی تھیں ، لیکن یہہ یقینی ہے کہ اس نے نہایت زور کے ساتھہ اعتراف کیا کہ پیشقدمی اندرون ملک کی جانب بالکل لاحاصل ہے - کیونکہ مقابلہ ایسے غنیم سے ہے جو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ ہماری گرفت سے کیونکر بچ سکتا ہے - آخر میں جنرل کنیوا نے کہا :

« میں قوم کو وہ فتح ہرگز نہیں دے سکتا جو ٹرکی سے غیر مشروط صلح کرانے کے لیئے ضروری ہے - میں خود جو ذمہ داری اپنے اوپر لے سکتا ہوں وہ طرابلس اور بارقہ کی آہستہ اور تدریجی فتح ہے - اگر تم ایک نمایاں کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہو تو اس کی تلاش کہیں لیبیا سے باہر کرو ، کیونکہ جس قسم کی جنگ میرے متعلق کی گئی ہے اس میں کوئی فوج نمایاں فتح حاصل نہیں کرسکتی ، نہ اس وقت ؛ نہ

ایکماہ مین ؛ نہ ایك سال مین ، نہ ابد تك ، *

لڑتے لڑتے خود کشی کی نوبت

اطالوی فوج مین بھی دلی پھیل گئی تھی - عام طور پر سپاہی لڑنے سے جان چرانے لگے - ایك دن اطالوی سپہ سالار نے ایك افسر کو حکم دیا کہ وہ تھوڑی سی فوج لے کر بنغازی کے باھر جدید مورچے قایم کرے اور خراب شدہ مورچون کو از سرنو درست کرے - افسر نے کہا کہ مین عربون کے ساتھہ لڑنے سے خود کشی کرنا بہتر جانتا ھون - یہ کہکر وہ افسر روپوش ھوگیا - ایك بار اطالوی سپہ سالار نے دو فوجی دستون کو عربون پر حملہ کرنیکا حکم دیا مگر جب انہون نے پیش قدمی کی تو عرب ان پر ٹوٹ پڑے - چند گھنٹے کی لڑائی کے بعد بعض اطالوی افسر مارے گئے - بعض میدان جنگ میں ہتیار پھینك کر فرار ھوگئے - بھاگنے والے افسر فوراً گرفتار کئے گئے اور سپہ سالار کے سامنے لائے گئے - حکم صادر کیا گیا کہ ان میں سے ھر ایك کی ننگی پیٹھہ پر سو سو کوڑے لگائے جائیں - یہ حکم سنکر ایك افسر نے فوراً سپہ سالار پر فیر کیا - بندوق کی گولی اس کے بائیں بازو پر لگی - اس کے بعد اسنے دو دیگر افسرون کو گولیون سے هلاك کیا اور ایك افسر کو زخمی کر کے پھر خود کشی کرلی - اس افسر کے باقی ھم خیال فوراً اٹلی کو واپس بھیج دے گئے تا ھم فوج کا ایك حصہ جس کو عربون سے جنگ کرنے کا موقع مل چکا تھا لڑنے سے جان چراتا تھا - سپہ سالار نے اسکو بھی جہازون پر سوار کردیا اور اس کی جگہ دوسری نئی فوج آگئی *

غازی ادهم پاشا کا چیلنج

غازی ادهم پاشا کمانڈنگ ترکی افواج طبروق نے اطالی کمانڈر کے نام حال مین جو مراسله بهیجا تها اس کا خلاصه یه تها که اگر تم اپنی قوم اور سلطنت اور فوج کی عزت رکهنی چاهتے هو تو اپنے قلعون کی چار دیواری اور جهاری توپون کی پناه سے باهر میدان جنگ مین آؤ - میرے بهادر عرب سپاهی هر دم جنگ کے شائق اور خون اعدا کے پیاسے هین - وه تمهارے قلعون پر حمله آور هونا چاهتے هین - مگر مین ان کو اس اراده سے روك رها هون - تم اگر ملك کے فتح کرنے کو آئے هو تو بهادرون کی طرح میدان مین آؤ *

قلم سے تسخیر طرابلس

جو اعلان جنرل کینوا کے دستخط سے عربی زبان مین چهاپ کر ایك طیاره (ائیرو پلین) کے ذریعے سے لشکرگاه عرب تك پهنچایا گیا تها اسکی نقل (دی پیرس جرنل) نے شایع کی هے - اسکا ترجمه حسب ذیل هے -

اے اهل طرابلس ! تمهین جنگ ترك کر کے هماری طرف رجوع کرنے مین کیون تامل هے ؟ کیا تمهین اس بات کی ضرورت نهین که تم لوگ اپنی مسجدون مین نمازین پڑهو - اپنے اهل و عیال مین رهکر آرام کی زندگی بسر کرو - اپنے مال ومواشی کی پرورش کرو اور اطمینان و دل جمعی کے ساتهه اپنے تجارتی کار و بار مین مشغول هو جاؤ

هم لوگ بهی اهل کتاب اور دیندار هین - متقی هین صاحب علم و فضل هین - اطالیه تمهارا باپ هے جس نے تمهاری ماں (طرابلس) سے نکاح کرلیا هے ! ! مین تمهین صلاح



سنوسیوں کا مشورۂ جنگ

دیتا ہوں کہ تم لوگ خاطر جمع ہوکر ہمارے مطیع ہوجاو - ہم تمہیں کسی قسم کا ضرر یا نقصان نہیں پہنچائینگے اور تمہاری گذشتہ حرکات بھول جائینگے - میں تم لوگوں سے سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ہمارے پاس آکر سر تسلیم خم کرلے اور اپنی بندوق و آلات حرب تفویض کردے تو ہم اسکو ۲۰ فرنگ اور ایک بوری جو کی بطور انعام عنایت کرینگے - مذہبی پیشواؤں اور روساے قوم کی ، گورنمنٹ اطالیہ کی طرف سے خاص طور پر خاطر مدارات کی جائیگی اور مناصب عالیہ سے سرفراز کئے جائینگے - میری ایک ہی بات ہوا کرتی ہے جس میں کچھہ بھی تغیر و تبدل ممکن نہیں - اللہ اکبر - تمہیں ذات کبریاے الہی سے التجا کرنی چاہئے کہ تمہاری آنکھیں حق و باطل پہچاننے کے لئے کھول دے - احرار طان کا نامہ نگار مقیم جنگ لکھتا ہے اس اعلان کا جواب جنگ اور نفرت سے دیا گیا - لفظ مادر کے اشارہ پر عرب بہت بر افروختہ ہوئے *

ہوائی جہاز پر حملہ

اطالیہ کے ایک جنگی طیارہ (ایروپلین) نے عثمانی کیمپ پر چکر لگا کر مدافعین پر گولہ اندازی کرنے کا ارادہ کیا لیکن ابھی اسنے کوئی عملی کارروائی نہیں کی تھی کہ ترک اور عرب مدافعین نے پیشدستی کر کے مٹرالیوز قسم کی توپوں کے مونھہ اہل طیارہ کی طرف پھیردئے - چند توپیں داغی گئیں اور طیارہ کو اطالی کیمپ کی جانب الٹے پاؤں چلے جانے کی سوجھی - عرب مدافعین کے سواروں نے اپنے باد رفتار گھوڑوں کی مدد سے دور تک اسکا تعاقب کیا اور برابر گولیاں چلاتے رہے - جاسوسوں کی خبروں سے معلوم ہوا کہ وہ طیارہ غنیم کے کیمپ تک نہیں پہنچا اور قیاس کیا جاتا

هے کہ اضطراب کی حالت میں اسکے ڈرائیوروں کے اوسان خطا
ہوگئے اور وہ کسی سنسان ریگستان میں گرکر پاش پاش ہوگیا ۔
مقام وہیبہ (طرابلس الغرب) میں ۱٤ ہزار اطالی فوج نے
ترکوں اور عربوں پر تین مختلف اطراف سے یکبارگی حملہ کرکے
ان کو گھیر لیا ۔ عثمانی فوج کا میمنہ (بازوے راست) تو اپنی
جگھہ پر ٹھہرا اور نہایت استقلال و ثابت قدمی کے ساتھہ دشمن
کا مقابلہ کرتارہا ۔ میسرہ (بازئے چپ) نے غنیم کی واپسی
کا راستہ قطع کر دیا ۔ اور غنیم کی سپاہ سخت بےترتیبی کے ساتھہ
مضطربانہ پسپا ہونے پر مجبور ہوئی ۔ اس خونریز معرکہ میں
اطالیوں کی جانب سے ایکہزار سپاہی مقتول اور ایکہزار کے قریب
اسیر ومجروح ہوئے ۔ عثمانی فوج ایک افسر کام آیا اور ۸۰ سپاہی
شہید ہوئے ۔ لڑائی چوبیس گھنٹے تک جاری رہی ٭

بم بازی

۵ ۔ مارچ کو طرابلس میں ایطالویوں کے فوجی کیمپ
سے دو غبارے بلند ہوے اور انہوں نے ظانطور
کے عثمانی کیمپ پر ڈائنامیٹ کے گولے پھینکے ۔ مگر ان سے کوئی
نقصان نہین ہوا ۔ درنہ مین پانچ عربون نے موقع پاکر اس منار
پر بم کے گولے پھینکے جس کو عثمانی کیمپ کے حالات دریافت
کرنے کے لیئے اطالویون نے تعمیر کیا تھا ۔ نتیجہ یہہ ہوا کہ
منار مذکور برباد ہوگیا ۔ خمس میں ترکون اور عربون نے ایطالوی
فوج پر حملہ کیا ۔ مگر ان کو کمک پہنچ گئی اور ان کے جنگی
جہازون نے گولے برسانے شروع کیے ۔ یہ دیکھکر ترک اور
عرب پیچھے ہٹ گئے اور ایطلوی جنگی جہازات کی پناہ میں اپنے
مورچون کی طرف واپس چلے گئے ٭

سلطان محمد پنجم کی طرف سے ایک مرصع تلوار اور ایک مرصع

تھا سنوسیون کے سر گروہ کی خدمت پیش کیا گیا *

۳ مارچ کو سنغازی مین (۵۰) عربون نے ایطالویون کے مورچہ پر بم کے گولے پھینکے اور اسکو برباد کر ڈالا - پھر ان مین اور ایطالویون میں ایک خونریز لڑائی ہوئی جو پانچ گھنٹے تک جاری رہی - ایطالوی فوج کے ۱۰۰ سپاہی ماریگئے اور ہتیارون کا ایک ذخیرہ عربون کے ہاتھہ آیا - ۹ مارچ کو عین زارہ میں ایطالویون نے عبارون سے کئی گولے عثمانی کیمپ پر پھینکے - مگر ان سے کوئی نقصان نہیں ہوا - اس کے بعد ایطالویون کے ساتھہ عرب دست و گریبان ہوئے اور ان کے ۵ آدمی شہید اور ۹ آدمی زخمی ہوے - ایطالوی فوج کا نقصان معلوم نہ ہوسکا تاہم بہت سا سامان جنگ عربون کے ہاتھہ آیا - قسطنطنیہ میں ترکون کی عام راے اس بات پر مایل ہوئی کہ ہوائی جہازون کا ایک بیڑا تیار کیا جائے - چنانچہ اخبار صباح مین اس غرض کے لئیے چندہ کی فہرست کھولی گئی - بقول ڈیلی اکسپرس ایطالویون نے ترکی شفاخانون پر عبارون سے گولے پھینکے اور سامان علاج و تیمارداری کو عثمانی کیمپ میں جانے سے روک دیا - ان کے جہاز ساحل کی بستیون پر بغیر کسی اطلاع کے آگ برسانے لگے - وہ طرابلس کے قصبات کے امن پسند لوگون کو گرفتار کر کے لیگئے اور انکو اسیران جنگ ظاہر کیا تاہم ہر لڑائی میں عربون اور ترکون سے شکست پر شکست کھائی *

مختلف معرکۃ الارا لڑائیان

سعادتلو شتوان بک نے جو بن غازی کی طرف سے ترکی پارلمنٹ کے ممبر ہین بن غازی سے واپس آکر معرکون کی تفصیل حسب ذیل بیان کی

۱۹ - شوال کو بن غازی مین جو معرکہ ہوا وہ نہایت

خوفناك تھا - اٹلی والون کے دو فوجی دستون نے پیشقدمی کر کے چاہا کہ صابری میں کیمپ قائم کرین اور مضبوط مورچے بنائیں - عربون کے قبیلہ براعثہ اور قبیلہ عیادلہ کے بہادر نوجوانون نے نہایت شدت اور سختی سے ان کا مقابلہ کیا اور وہ اس جوش و خروش کے ساتھہ حملہ آور ہوے کہ اٹلی والون کے پاؤن میدان جنگ سے اکھڑ گئے - وہ شہر کی طرف بھاگے اور انہون نے اپنے جنگی جہازون کی زد میں پناہ لی - اس معرکہ میں اٹلی والون کے ۳۰۰ آدمی مارے گئے اور ۴۰۰ زخمی ہوے - ہماری فوج میں صرف ۲۵ آدمی شہید اور ۴۹ آدمی زخمی ہوے *

۶ ماہ ذی الحجہ کو ایك اور زبردست معرکہ پیش آیا - دشمن کی فوج اپنے مورچون سے آگے بڑھی - عربون کے قبیلہ عواقیر کے بہادر ان کے سامنے فوراً سینہ سپر ہوے اور ایسی مستعدی کے ساتھہ حملہ آور ہوے کہ اٹلی کی فوج تتربتر ہوگئی - میدان میں ان کا قدم جمنا محال ہوگیا - انہون نے ۱۲۰ مقتول اس خونی زمین پر چھوڑے اور بھاگ گئے - ان کے زخمیون کی تعداد معلوم نہیں ہوئی - ہماری فوج میں ۱۲ آدمی شہید اور ۳۱ آدمی زخمی ہوے *

۸ ذی الحجہ کو اٹلی کے چار فوجی دستون نے تین توپون کے ساتھہ مقام سلاوی کی طرف پیشقدمی کی - ان کے مقابلے کے لیے عربون کے قبیلہ قطانہ اور عادلہ اور شعیب کے بہادرون نے قدم بڑھائے اور ایسی بہادری اور دلیری سے لڑے کہ اٹلی والون کو پسپا ہونا پڑا - وہ میدان جنگ سے بھاگ کر اپنی جہازی توپون کی زد میں پہونچ گئے - میدان جنگ میں ان کے ۷۰۰ سپاہیون کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور تقریباً اتنے ہی سپاہی زخمی ہوے

تھے - بندوقیں ، کارتوس اور رسد کا سامان بھی انہوں نے بہت کچھہ چھوڑا جو تمام عربوں کے ہاتھہ آیا - اٹلی والوں کی تین توپوں کو بھی عربوں نے بیکار کردیا - ہماری فوج میں صرف ۷ آدمی زخمی ہوئے اور کوئی آدمی شہید نہیں ہوا *

۱۲ ذی الحجہ کو قبیلہ سلاطہ اور عروہ کے عربوں نے مقام سلاہ کے ایطالوی مورچوں پر نہایت شجاعت اور بہادری سے حملہ کیا - یہ معرکہ نو گھنٹہ تک جاری رہا ۶۰۰ ایطالوی سپاہی میدان جنگ میں مارے گئے - ہماری فوج میں سے صرف (۲۵) آدمی شہید اور ۲۹ آدمی زخمی ہوئے - ہماری فوج کے بہادروں نے ایطالوی مورچوں کے ایک حصہ کو بالکل تباہ کردیا *

۱٤ ذی الحجہ کو ایک اور مہتم بالشان معرکہ عربوں اور ایطالویوں کے درمیان برپا ہوا - عربوں کے قبیلہ حامد اور وغار اور سلمانی اور عقایل اور شعیب نے مقام برکہ میں دشمن کے مورچوں پر دھاوا کیا اور اس کو تباہ کرڈالا - انہوں نے لوہے کی وہ زنجیریں توڑ ڈالیں جو مورچے کے گرد پھیلی ہوئی تھیں - وہ شیران ببر کی طرح دشمنوں کی فوج پر لپکے اور اس جوش سے حملہ کیا کہ ان کے دل دہل گئے اور ان کے پاؤں اکھڑ گئے - ہماری فوج کے بہادروں کو بہت سا مال غنیمت ہاتھہ آیا - اس میں غلہ اور ہتھیار سب کچھہ شامل تھا - ان بہادروں نے ایطالوی فوج کے سپہ سالار کے خیمہ کو آگ لگاکر تباہ کردیا - مگر اس معرکہ میں فریقین میں سے کوئی شخص کام نہ آیا - زخمی البتہ بہت سے ہوئے *

۱٦ ذی الحجہ کو عربی قبائل دغار ، عروہ ، شعیب ، مساعیر ، عبید اور شلمانی کے جنگجو دلیروں نے ایطالویوں کے کیمپ پر حملہ

لیا - یہ کیمپ مقام برکہ میں واقع تھا - رات کے وقت یہ معرکہ شروع ہوا تھا اور صبح تک جاری رہا - جب دونوں گروہ ایک دوسرے کے سامنے سے ہٹے تو معلوم ہوا کہ اٹلی والوں کے ایک ہزار سپاہی مارے گئے - ہماری فوج کے بہادروں نے دشمن کی فوج کے تین کیمپ پھونک دیے اور رسد کے بہت بڑے ذخیرہ پر قبضہ کر لیا - عربوں میں سے صرف ۹۰ آدمی اس معرکہ میں شہید ہوے اور کمتر آدمی زخمی ہوے *

۱۸ ذی الحجہ کی رات کو عربوں کے بہادر قبیلہ درسہ نے سلمانی کے ایطالوی کیمپ پر حملہ کیا اور ایطالویوں کی اس فوج میں سے جو سلمانی کے مورچہ پر پہرہ دے رہی تھی ۲۰۰ آدمیوں کو کاٹ کر ڈھیر کردیا - ہماری فوج میں سے صرف ۱۵ آدمیوں نے جام شہادت پیا اور ۲۰ آدمی زخمی ہوے - اس رات کو ایطالویوں نے بزدلی اور خوف سے بہت شور و غل مچایا *

۱۹ ذی الحجہ کو یعنی واقعۂ مذکورہ سے دوسرے دن رات کے وقت اتفاق سے اٹلی والے عربوں کے قبیلہ براعصہ کے کمینگاہ میں پہنچ گئے - اس قبیلے کے بہادروں نے جو اٹلی والوں کی تاک میں بیٹھے تھے گھات سے یکایک نکل کر اس جوش کے ساتھہ اٹلی والون پر حملہ کیا کہ وہ مبہوت ہوگئے اور ان کے ہاتھہ پاؤں پھول گئے - عربوں نے ان کو ایک دم ذبح کرڈالا - اس معرکہ میں بھی بہت سا مال غنیمت عربوں کے ہاتھہ آیا اور وہ اس سامان کو لیکر اپنے کیمپ کی طرف واپس آگئے - ہماری فوج میں ایک ادمی کے سوا کوئی شخص زخمی نہیں ہوا *

۱۵ محرم کو ایک اور خونریز معرکہ ہوا - عربی قبائل عواقیر، ردسہ اور براعثہ کے بہادروں نے یعقوب جمیل کی ماتحتی میں اٹلی

والون کی طرف پیش قدمی کی - وہ بڑی جرات اور دلیری سے برابر آگے بڑھتے رہے - یہاں تک کہ سنغازی کے دروازوں تک پہونچ گئے - اٹلی والون نے ان کا مقابلہ کیا - عربون کی تعداد تین ہزار تھی اور اٹلی والے آٹھہ ہزار تھے - جب ہماری فوج کے بہادر دشمن کے قریب جا پہونچے تو انھون نے توپون کا منہہ دشمن کی طرف کردیا اور ان سے آگ برسانی شروع کی - اٹلی والون کے کئی مورچے برباد ہو گئے - بیحد نقصان اٹھانا پڑا - ان کی فوج کے ۵۰۰ آدمی ہلاک ہوے اور تقریباً اسی قدر آدمی زخمی ہوے - برخلاف اس کے ہماری فوج میں ۱۵ آدمی شہید اور تھوڑے سے آدمی زخمی ہوے - یہ معرکہ منجملہ ان معرکون کے تھے جو ہمیشہ یادگار رہینگے - ترکی روز نامچۂ جنگ میں اس معرکہ کا ذکر فخر سے کیا گیا ہے *

۱۸ جنوری کو مصر کے بہادر عزیز بک علی نے قبیلہ عواقیر کو اپنی ماتحتی میں لیکر دشمنون پر حملہ کیا اور وہ بن غازی کے سب سے مضبوط قلعہ پر حملہ آور ہوے اس قلعہ کے گرد خندقین کھودی گئی تھیں - قبیلہ عواقیر خندق سے عبور کر گیا اور اطالویون کے ساتھہ دست و گریبان ہوا - یہ معرکہ نہایت ہولناک تھا - بہت دیرتک لڑائی ہوتی رہی - خون کی ندیان بہ نکلیں - یہانتک کہ فتح و نصرت کی ہوا چلی اور اس نے عربون کے پرچم کو حرکت دی - تقریباً ۱۳۰۰ آدمی اطالوی فوج کے مارے گئے - اٹلی والون نے اس معرکہ کی تفصیل لکھنے سے گریز کی ہے اور اس کی نسبت غلط خبرین تار پر روانہ کین *

۱۹ جنوری کی صبح کو قبیلہ براعصہ کے عرب گھات میں

بیٹھے ہوے تھے اور دشمن کے سپاہیون کا انتظار کررہے تھے
کہ یکایک اٹلی کی فوج کا ایک دستہ کمینگاہ میں آ گیا - وہ
اس غرض سے باہر نکلے تھے کہ ترکون کے حالات کی تحقیقات
کریں - عربون نے ان کو ہرطرف سے گھیر لیا اور انکو قتل
کرنا شروع کیا - یہان تک کہ ان میں سے کوئی متنفس نہ بچا -
اس معرکہ میں ہماری فوج کے ۳۲ آدمی شہید ہوے اور
۸۰ زخمی ہوے *

۳۰ جنوری کو قبیلہ درسہ کے بہادر اور جانباز عرب جن
کی شجاعت مشہور عالم ہے اپنے سپہسالار عزیز بے مصری کی ماتحتی
میں اٹلی والون کی طرف بڑھے - جو مورچے اٹلی والون نے
صوبہات میں بنا رکھےتھے یہ حملہ انہیں پر تھا - لوہے کی زنجیر
کا ایک جال مورچون کے گرد پھیلا ہوا تھا جس کو عربون نے
ایک ہی حملہ میں توڑ ڈالا اور مورچون پر گولے برسانے شروع
کیے - ان مورچون کا ایک حصہ گولون کی ضرب سے برباد ہوگیا
عربون میں سے ایک جماعت کمینگاہ میں تھی - وہ خیال کرتے تھے
کہ دشمن کی مدد کے لیے کوئی فوج ضرور آئیگی - ان کا خیال بالکل
صحیح نکلا - جب عثمانی توپون اور بندوقون کی آواز بلند ہوئی
کمینگاہ کے قریب اٹلی والے اپنے مورچون سے باہر نکلے -
مگر اس سے پیشتر کہ وہ میدان جنگ میں پہونچین ان عربون
نے جو گھات میں لگے ہوے تھے ناگہانی طور پر ان کو گھیر
لیا اور ان پر تلوارون اور بندوقون کا وار کرنا شروع کیا
یہان تک کہ ان میں سے کوئی نہ بچا - سب موت کے گھاٹ
اتار دیے گئے - اٹلی والون کے مورچون اور انکے جہازون سے
برابر آگ برستی رہی - مگر عربون نے اس آتش فشانی کی

مطابق پورا اُن کی - اس موقع پر دشمنوں کی فوج کے
۳۰۰ آدمی قتل ہوئے اور بہت سے ہتھیار اور رسد کا
سامان عربوں کے ہاتھ آیا - اس فتحیابی کے بعد عرب نہایت
خوشی کے ساتھ اپنے کیمپ کو واپس آئے -

سلطانی قدردانی

۳ مارچ کو انور بے نے درنہ میں تمام عربی
قبایل کو جمع کر کے سلطان المعظم کا تار سنایا
جس کا مضمون یہ تھا کہ سلطان تمام عربوں کو اپنا سلام بھیجتے
ہیں جو اس وقت میدان جنگ میں جان بازی کر رہے ہیں -
سلطان کو ان کے بہادرانہ اور دلیرانہ کار ناموں سے نہایت مسرت
ہوئی ہے - وہ امید کرتے ہیں کہ شیران عرب اپنے وطن کی
حفاظت اور حمایت میں ثابت قدمی اور استقلال کے رستے سے ایک
قدم پیچھے نہیں ہٹینگے - اس تار کو درنہ کے عربوں نے
خاموشی کے ساتھ سن لیا - پھر انہوں نے ایک ساتھ یہ نعرہ بلند
کیا کہ خدا سلطان کی مدد کرے - ان کی مجموعی آواز سے
ایک عجیب پر رعب منظر نمایاں ہوا -

انور بے نے حکم دیا ہے کہ درنہ - بن غازی اور طبروق میں
عربوں کے لڑکوں کو تعلیم دینے کے لئے مدارس قایم کے جائیں
اور ہر روز ساڑھے چار قرش ہر طالب علم کو بطور ترغیب
تعلیم کے دیا جائے - ۳ مارچ کو درنہ میں میلاد شریف کی
محفل عثمانی کیمپ میں منعقد کی گئی - اس خوشی کی تقریب
پر توپوں کے فیر کیے گئے - بندوقیں چھوڑی گئیں - نقارے
بجائے گئے اور عربوں نے گھوڑ دوڑ کے کرتب دکھائے - یہ تمام
دن خوشی اور مسرت میں بسر ہوا - انور بے نے حکم دیا کہ
اس خوشی کی تقریب پر عربوں کے بچوں کا ختنہ بھی کیا جائے -
چنانچہ انجمن ہلال احمر کے ڈاکٹروں نے عربوں کے بچوں کا ختنہ

گیا - نیز انور بے کے حکم سے تمام بچوں کو مٹھائی اور نقدی تقسیم کی گئی اور ان کو پھدے کے کپڑے بھی عطا کے گئے -

درنہ و طبروق کی لڑائیاں

۳ مارچ کو درنہ مین عربون کے ایک فوجی دستہ نے جن مین ۷۰ عرب شریک تھے دشمن کے دو فوجی دستون کو شکست فاش دی - مگر ان کے بھاگنے کے بعد جلد کمك پھنچ گئی جس مین چھه پلٹنیں اور پانچ پھاڑی توپیں شامل تھیں - عربون نے نہایت تندی اور تیزی سے مقابلہ کیا - پچاس بندوقیں اور ۳٦ کارتوسون کے صندوق عربون کے ہاتھه آئے - کئی اطالوی افسر مارے گئے اور بیس اطالوی سپاہی زخمی ہوئے - عثمانی فوج میں سے بھی چند آدمی شہید اور چند زخمی ہوئے - طبروق میں ٤ مارچ کی رات کو ٥٠ عربون نے اطالوی مورچہ کو تباہ کردیا جو نو تعمیر تھا - صبح کو اطالیون اور عربون میں خونریز لڑائی ہوئی جو پانچ گھنٹہ تك جاری رہی - نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن کے ۱۰۰ آدمی مقتول اور زخمی ہوئے - بہت سا سامان جنگ بطور غنیمت عربون کے ہاتھه آیا -

٤ مارچ کو درنہ مین جو لڑائی ہوئی اس کی تفصیل یہ معلوم ہوئی ہے کہ اس میں صرف چار ہزار عرب شریك تھے - لڑائی صبح سے مغرب کے بعد تك جاری رہی - ٦۰۰ ایطلوی مارے گئے جن مین ۷۰ فوجی افسر تھے - عربون مین سے صرف ۳٦ آدمی شہید ہوئے جن میں سے ۲٥ قبیلہ براعصہ کے تھے - ۲۰ عربون کو خفیف زخم پہنچے - ۳۰۰ بندوقین اور بہت سا سامان جنگ عربون کے ہاتھه آیا - طبروق کی لڑائی کی نسبت جو پانچ دن پہلے ہوئی تھی یہ تفصیل معلوم ہوئی کہ صرف ۳۰۰ عربون نے چار ہزار ایطالویوں سے دن بھر سینہ سپر ہوکر مقابلہ کیا اور شام

کے وقت ان کو بھگا دیا - اس لڑائی میں ۲۰۰ ایطالوی مارے گئے - صرف ۱۶ عرب شہید اور ۳۰ زخمی ہوئے - ۵۰ بندوقیں اور سامان جنگ کے صنادیق عربون کے ہاتھہ آئے - اس وقت ٤ جرمن افسر عثمانی کیمپ مین موجود تھے جنہون نے ان لڑائیون کے صحیح حالات روٹر کے تارون کے برخلاف لکھکر اپنے ملک کے اخبارون کو بھیجے *

۱۲ مارچ کو طبروق مین اٹلی والے پیشقدمی کرکے ناطورہ کے قریب پہونچے - ان کی تین پلٹنیں اور دو توپ خانے تھے - جب انہون نے توپون سے آگ برسانی شروع کی تو سید صالح سنوسی فوراً علم ہاتھہ مین لیکر کھڑے ہو گئے اور انہون نے عربون کو ہمراہ لیکر ان کا مقابلہ کیا - تین گھنٹے تک لڑائی ہوتی رہی - انجام یہ ہوا کہ ایطالویون نے شکست کھائی اور وہ فرار ہو گئے - ان کے بھاگنے کے بعد دو پلٹنیں اور آ پہونچین - عربون نے ان کے ساتھہ بھی سینہ سپر ہوکر مقابلہ کیا - اثناء جنگ مین جہازی توپون سے برابر آگ برستی رہی - مگر نتیجہ یہ ہوا کہ ایطالوی بھاگ کر اپنے جہازون میں سوار ہو گئے وہ میدان جنگ میں ۲۰۰۰ مقتول چھوڑ گئے اور ۲۰۰۰ ایطالوی سپاہی زخمی ہوے - عربون میں سے صرف ۱۶ آدمی شہید اور ۹۵ آدمی زخمی ہوے - بہت سا سامان جنگ عربون کے ہاتھ آیا

ہوائی جہازون کا بیڑہ تیار کرنے کے لئیے چندہ جمع ہونا شروع ہو گیا - اس چندہ سے جو ہوائی جہاز خرید کیا جائیگا اس کا نام طرابلس ہوگا *

مرغب کا معرکہ

٤ مارچ کو عربون نے قابل بک کی ماتحتی میں مرغب کا مورچہ واپس لینے کے لئیے جس پر ۲۷ فروری کو ایطالوون نے قبضہ کیا تھا اس بلند مقام پر حملہ

کیا - عربوں کا یہ حملہ تلواروں کے ذریعہ سے تھا - انہوں نے سختی کے ساتھہ ایطالویوں کو مرعب کی بلندی سے اتارا - ایطالویوں نے بار بار کوشش کی کہ پھر اس ٹیلہ پر چڑھ جائیں - مگر عربوں نے کے سامنے کچھہ پیش نہ گئی - اثناے معرکہ میں اٹلی والوں کی چھہ پہاڑی توپیں جو بڑے دہانہ کی تھیں عربوں کے ہاتھہ آئیں مگر وہ ان کو اپنے کیمپ میں نہ لے جا سکے - کیونکہ بار برداری کا کافی سامان ان کے پاس نہ تھا - اس کے بعد عرب مرعب کو چھوڑ نے اور اپنے کیمپ میں واپس آنے پر مجبور ہوئے کیونکہ سمندر کے ساحل سے ایطالویوں کی بھاری توپوں کے گولے اس ٹیلہ کی طرف پھینکے جا رہے تھے - اس لڑائی میں اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا - مگر عربوں میں سے صرف گیارہ آدمی شہید ہوے *

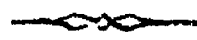
صویہات میں جو بنغاری سے ایک گھنٹہ کی مسافت پر ہے جو معرکہ عربوں اور ایطالویوں کے درمیان ہوا تھا اسکی نسبت ایطالویوں نے جھوٹی افواہیں شایع کی تھیں مگر انور بے نے جو خبر سرکاری طور بھیجی اس سے معلوم ہوا کہ تمام دن سخت لڑائی ہوتی رہی - اٹلی والوں نے ۱۷۰۰ مقتول میدان میں چھوڑے جس میں ۴۲ چھوٹے بڑے افسر شامل تھے اور ان کا ایک جنرل بھی مارا گیا - ایطالویوں کا ایک پورا توپخانہ بھی عربوں کے ہاتھہ آ گیا - عربوں نے شہر کی چار دیواری تک ان کا تعاقب کیا - عثمانی فوج میں سے صرف ۱۲۰ شہید اور ۵۰ آدمی زخمی ہوئے *

میدان جنگ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۱۱ مارچ کو طبروق میں جو معرکہ ہوا روٹر نے اس کی خبر غلط اڑائی اس نے ظاہر کیا تھا کہ عربوں نے ایطالویوں پر اس حالت میں

حملہ کیا جبکہ وہ طبروق میں ایک نیا قلعہ بنا رہے تھے حالانکہ انہوں نے کوئی نیا قلعہ نہیں بنایا - روٹر نے لکھا تھا کہ اٹلی والوں کے ۱۳ آدمی مارے گئے حالانکہ ۳۰ ایطالوی مقتول تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جو میدان میں پڑے تھے اور بھیڑے ان کو کھا رہے تھے - جن عربوں نے اٹلی والوں کی لاشوں کو گاڑیوں پر اٹھایا تھا انکے قول کے مطابق ۱۰۰ سے زیادہ مقتول ہوئے -

المؤید کا ایک نامہ نگار ۲۷ مارچ کو برقہ سے لکھتا ہے کہ ہم پندرہ شخص جن میں عرب ، مصری اور جزیرۂ کریٹ کے مسلمان شامل تھے ناظورہ کے ایطالوی مورچوں سے ۲۵۰۰ میٹر کے فاصلہ پر پہنچے - ہمارے ساتھ دو جرمن والنٹیر بھی تھے - ہمکو ایطالویوں کی لاشیں میدان میں پڑی نظر آئیں - یکایک ایطالویوں نے ہم پر توپوں کے گولے پھینکے جن میں سے دو گولے ہم سے ۳۰ میٹر کے فاصلہ پر گرے - یہ دیکھکر ہم ایک وادی میں چھپ گئے - اطالویوں نے حملہ کا شبہہ کیا اور رات بھر گولے چلاتے رہے - صبح کو تین اطالوی فوجی دستے بحری مورچوں اور ناظورہ کے مورچوں سے باہر نکلے مگر ۴۰۰ عربوں نے ان کے مقابلہ کا ارادہ کیا اور وہ کیمپ سے آگے بڑھ آئے - جب اطالویوں نے عربوں کی شکل دیکھی تو وہ اپنے مورچوں میں واپس چلے گئے *

مسلمانان ہند اور جنگ طرابلس



یہ صحیح ہے کہ دنیا کی تاریخ میں افسوس ناک جنگوں اور خونریزیوں کے بہیترے واقعے پائے جاتے ہیں - غیر قوموں کی لڑائی کیسی ایک قوم آپس ہی میں کس کس طرح نہیں کٹ مری ہے ؟ - لیکن ایسے واقعے اس زمانہ میں گذرے ہیں جبکہ دنیا کے روابط محدود تھے - اس زمانہ

مین جنگ سے لوگون کو آج کل سا تعلق نہ ہوتا تھا - نہ کوئی بین‌المللی
واسطہ تھا اور نہ عالمگیر تجارت - آج کل تبادلات بین‌المللی کچھہ
اسطرح کے واقع ہوئے ہیں کہ ہر متمدن ملک ایک نہ ایک طرح سے
دوسرے کا محتاج واقع ہوا ہے - اور یہ ہی محتاجی متمدن دنیا کے لئے
اقتصادی طور پر فایدہ بخش ہے - لہذا ہر متمدن کو جنگ سے ایک نہ ایک
طرح کا تعلق ہوتا ہے - یہ دلچسپی اس وقت خصوصاً بڑہ جاتی ہے جب
کہ جنگجو قومون سے کسی کی حیات وممات کا مسئلہ کسی جنگ پر منحصر
کردیا جاے - ہندوستان کے مسلمانون نے تمدن کے اثرات سے یا دیگر
مسلمانان عالم کی دیکھا دیکھی جنگ طرابلس سے بہت دلچسپی دکھلائی ہے -
لیکن یہ دلچسپی انتظامی طور پر قانونی دائرون کے اندر رہی ہے اور
جب ٹرکی ایک اسلامی سلطنت اور اسکا فرمانروا مسلمانون کے جملہ متبرک
مقامات کا محافظ کہلاتا ہے اور یہ مذہبی اقتدار روایات قدیمہ کے مطابق ثابت
ہی ہوچکا ہے تو اس دلچسپی کی ایک معقول وجہ آسانی سے معلوم ہو سکتی ہے -
لیکن محض تعظیمی یا روحانی حیثیت سے کوئی پولیٹکل قدرت نہیں کہی
جاسکتی - جب ٹرکی کے ساتھہ روس کی زبردست جنگ چھڑی تہی اسوقت
بہی مسلمانان ہند نے دلچسپی دکھلائی تہی - ورنہ بہت سی جنگیں ایشیا و افریقہ
مین مسلمانون کے برخلاف ہوئین جسمین مسلمان کچھہ بہی متأثر نہین ہوئے
بلکہ مسلمان مسلمان کے مقابلہ مین اپنے فرمانروایون کے حکم پر لڑے - ظاہر
ہے کہ جب تک تعلق کی کوئی خاص وجہ نہ ہو اثرات وحسیات پیدا نہین
ہوسکتے - سب سے بڑی وجہ یا سفارش جو ترکون کی موجودہ ہمدردی کی
نسبت سمجھہ میں آسکتی ہے و یہ ہے کہ ٹرکی کے ساتھہ یہ جنگ ایسی
حالت مین کی گئی جبکہ اسنے صدیون کے استبداد کو چھوڑ کر مغربی حکومت
کا ڈھنگ ڈال دیا تھا اور یہ بہی کہ باوجود صلح کی تمنا ظاہر کرنے اور جنگ
سے گریز کرنے کے بلاوجہ جایز محض طاقت اور قوت کے زور پر معاہدون
کو پس پشت ڈالکر اسکا ملک چھین لینے کے لئے دفعتاً چڑھائی کر دیگئی -

ترکی نے ار ار امن کی درخواست کی مگر کچھہ شنوائی نہ ہوئی ۔ ٹرکی کے برسرحق اور بیکس ہونے کے باعث تمام حق پسند اس کی طرف متوجہ ہو گئے ۔ مظلوم و بیکس کی ہمدردی عین بہادری ہے ۔ حق پسندی و مظلومون کی طرفداری کا مادہ ہر ملک میں خواہ یورپ ہو یا ایشیا یا امریکہ کچھہ نہ کچھہ موجود ہے ۔ اس جنگ مین ترکون کی ہمدردی کی صدائین نہ صرف سلطان کے حلیفۃ المسلمین کہنے والون سے بلند ہوئین بلکہ ان مسلمانون سے جو سلطان کی خلافت کو نہیں مانتے اور نیز ان غیر مسلمان یورپینون سے جنھون نے عملی ہمدردی کی اور کر رہے ہین جنمین اکثر شریف النفس انگریزون کا نام خصوصیت سے لیا جا سکتا ہے ۔ بعض لوگون نے یہ الزام دینا چاہا ہے کہ ترکون نے اس جنگ مین مذہبی عنصر کو بڑہا دیا اور اس جنگ کو مذہبی جنگ قرار دیا لیکن اسکے ماننے کے لئے کوئی عقلمند تیار نہیں ہوسکتا کیونکہ اب بھی تمام عیسائی رعایا اسی آزادی سے قلمرو عثمانیہ مین آباد ہے جیسا وہ جنگ کے پہلے تھی ۔ مدافعت عین وطن خواہی ہے خصوص اپنے ملک کی حمایت اور اپنے فرمانروا کی امداد میں ۔ مسلمان خواہ کسی ملک اور رنگ کے ہون ایک خدا اور ایک رسول کے احکام کے تابع ہین اور یاد رہے کہ انکو صریحاً مذہبی طور پر امن کی قدردانی کرنے اور فتنہ و فساد سے الگ رہنے اور اپنے حکمرانون کی جایز اطاعت کرنے کی تاکید کی گئی ہے ۔ یہ بات بالکل بلا مبالغہ اور خوشامد سے خالی ہے کہ ہماری انصاف پرور اور بے تعصب گورنمنٹ انگلشیہ کی سلطنت مین دیگر برٹش رعایا کی طرح مسلمانون کو جو عام امن وامان حاصل ہے فی الحقیقت ویسی بہبودی کسی اسلامی سلطنت میں حاصل نہیں اور یہ ہی وجہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی سب سے بڑی اسلامی سلطنت شمار کی جاتی ہے اور ہے بھی ۔ بعض یہ اعتراض کرینگے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے کیون اس جنگ مین بیطرفی اختیار کی اور اسنے کیون ترکی کی مدد نہ کی ۔ ایسا اعتراض وہی لوگ کرتے ہین جو معاملات سیاست موجودہ سے بالکل ناواقف ہین ۔ جرمنی جو سلطان کا

اتنا بڑا رفیق اور دوست کہلاتا تھا اسنے کیون مدد نہ کی ؟ بلکہ کل سلطنتون مین سے ایك ہی ترکی کی مدد کو کیون نہ آئی ؟ اسکی وجہ صاف ھے کہ دول یورپ دوگروہون مین منقسم ھین - ایك طرف اٹلی اسٹریا اور جرمنی ھین دوسری طرف انگلستان فرانس اور روس - اور کوئی سلطنت جب تك کہ اسکے رفیقون کی صلاح نہ ھوا یا اسکے منافع ضروری حایل نہ ھون کسی کی مدد کو نہین آسکتی - ترکی کے لئے یہ مناسب تھا کہ وہ کسی دولت کے ساتھہ متحد و متفق ھوتی لیکن یہ قصور نوجوان ترکون کا نہین ھے بلکہ دور قدیم کا - ترکی کے ساتھہ اگر کسی نے کبھی حق دوستی ادا کیا ھے تو وہ انگلستان ھے اور آیندہ بھی اگر کوئی ترکی کو مدد دے سکتا ھے تو وہ انگلستان ہی ھے - خوشی کی بات ھے کہ انگلستان کے ساتھہ مضبوط تعلقات جلد قایم ھوجائینگے - الغرض انگلستان کی بے طرفداری کی پالیسی اس جنگ مین یورپ کے عام امن کے لحاظ سے ضروری تھی - یہ امر قابل ستایش ھے کہ انگلش گورنمنٹ نے اگر اس جنگ مین ترکی کی کچھہ مدد نہین کی تو اسے اٹلی کی بھی حمایت نہین کی اور مسلمانون کو کوئی موقع شکایت کا نہین دیا - بلکہ یہ امر شکریہ کے قابل ھے کہ گورنمنٹ انگلشیہ نے مسلمانون کو ترکون کی ھمدردی کے جلسے کرنے اعانہ مجروحین کے بھیجنے مین کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہین کی اور مسلمانان ھند کے معاملہ کا جہانتك اس جنگ مین تعلق تھا اسکی نگہداشت بخوبی کی اور آیندہ بھی کریگی - اس کتاب کے پڑھنے کے بعد ھماہ نوع خواھان سے جو توقع کی جا سکتی ھے وہ یہ ھی کہ وہ صلح پسندون کے حربہ سے جو کہ بائیکاٹ ھے اٹلی کی بنی ھوئی چیزون سے ھمیشہ اجتناب کرینگے اور اپنے جذبات کو آشتی و انتظامی طور پر محدود رکھہ کر مجروحین و متولین طرابلس کی امداد مین حتی الوسع چندہ دینگے اور یہ دعا کرینگے کہ یہ جنگ ترکون کی عزت و ابرو کے ساتھہ جلد ختم ھو ٭

§ اختتام جنگ پر اس کتاب کی دوسری جلد کافی درخواستون کے آنے پر شایع ھوگی

HISTORY

OF

THE ITALO-TURKISH WAR.

(ILLUSTRATED)

Vol. I

BY

Q. A. LATIF, M. A.,

ate Editor of The Darussaltanat & Urdu Guide Calcutta.

Translator Hablul Matin Office Calcutta.

Printed & Published

BY

JELALUDDIN AL-HOSAINI

Editor & Proprietor Hablul Matin,

At the Hablul Matin Press

4, MEDICAL COLLEGE STREET

CALCUTTA.

1330. A. H.

1912. A. C.